پہلی تصویر

رُقیہ علی

بچے دل ودماغ پر بننے والی پہلی تصویر کو نہیں بھولتے

پہلی تصویر

رُقیہ علی

(RUQIA ALI)

علم و عرفان پبلشرز
الحمد مارکیٹ، 40 اُردو بازار، لاہور
65-سی بی اے، فیز-IV، ڈی ایچ اے، لاہور
فون: 37232336، 37352332 فیکس: 37223584
www:ilmoirfanpublishers.com
E-mail:ilmoirfanpublishers1@gmail.com

http://kitaabghar.com

انتساب!

آمامہ (عرف بلی) کی معصوم شرارتوں

اور

عائشہ کی محبت کے نام

http://kitaabghar.com

پہلی تصویر

گُل سیڑھیوں کے جنگلے سے اوُپر چڑھتی ہے۔جنگلے کے ایک سوراخ سے دوسرے میں پاوں رکھتی ہے۔یوں تیسرے پھر چوتھے اور اُوپر چڑھ جاتی ہے جب آدھی سیڑھیوں تک پہنچ جاتی ہے تو خود سے کہتی ہے واہ ہو! اب تو میں بڑی ہوگئی ہوں ساتھ ساتھ اُوپر چڑھتی جاتی ہے۔پھر خود سے ہی یادنہیں پچھلے سال تم کتنی بُری طرح ِگری تھی ایک ہاتھ سے جنگلے کو پکڑتے ہوئے اور دُوسرے سے سَر میں چوٹ ڈھونڈنے کی کوشش کرتی ہے تو ِگرنے لگتی ہے لیکن جلدی سے دُوسرے ہاتھ سے بھی جنگلے کو پکڑ لیتی ہے پھر خود سے ہی منہ بناتے ہوئے چلو چھوڑو زخم کا نشان پھر ڈھونڈلوں گی یہ نہ ہو دوسرا انشان بن جائے۔یوں چڑھتے چڑھتے اُوپر پہنچ جاتی ہے۔اُوپر پہنچ کر کھڑی ہو کر سیڑھیوں کو دیکھتے ہوئے واہ ہو! تم نے تو کمال کر دیا ِگری بھی نہیں اور اُوپر بھی پہنچ گئی۔

یوں چلتے چلتے کمرے میں پہنچ جاتی ہے زوریز شیو کر رہا ہوتا ہے۔گُل زوریز بھائی آپ تیار نہیں ہوئے پھر غور سے دیکھتے ہوئے یہ کیا آپ روز روز شیو کرتے ہیں داڑھی کیوں نہیں رکھ لیتے۔

زوریز’’کیوں رکھوں‘‘؟

لاپرواہی سے ہاتھ گھماتے ہوئے گل چلو نہ رکھیئے لیکن شیو تو بندہ ہفتے بعد کرلیتا ہے اس سے کم از کم وقت بچتا ہے جو آپ مجھے روزانہ دیر کروادیتے ہیں وہ تو نہیں ہوگی۔زوریز کُرسی سے اُٹھتے ہوئے جی دادی اماں آئندہ آپ کی نصیحت پر عمل کروں گا۔

گُل’’میں آپ کو بہت مرتبہ بتا چکی ہوں میرا نام گُل ہے دادی اماں نہیں‘‘۔

غسل خانے میں جاتے ہوئے زوریز’’جی دادی اماں مجھے پتہ ہے میں نہانے جا رہا ہوں آکر تمہاری پونی بنا دوں گا‘‘۔

’’اب اس کی ضرورت نہیں گل میں بڑی ہوگئی ہوں بس گیارہ کی ہونے والی ہوں‘‘۔

زوریز’’تمہارے گیارہ کے ہونے میں ابھی آٹھ ماہ ہیں۔

گُل پہلے ایک پاؤں آگے رکھتی ہے پھر دوسرا اور بولتی ہے’’دیکھو! یوں میں گیاہ میں داخل ہوئی سمجھو گیارہ کی ہوگئی‘‘۔

زوریز’’میں سمجھ گیا دادی اماں۔آپ پونی کریں۔اور میں نہا کر آیا‘‘۔

http://kitaabghar.com

سُندس میک اَپ کر کے سنگھار میز کے سامنے سے اُٹھتی ہے اور حَسن کے اوُپر سے کمبل اُتارتے ہوئے ''دیکھیں! میں کیسی لگ رہی ہوں''۔

حَسن ''نہ کرو یار سونے دو۔ تمہارا میک اپ تو روز ہی دیکھتا ہوں آج کیا خاص بات ہے''۔

سُندس ''آج میں نئی بیس(Foundation) لائی ہوں اس سے Natural Look آتی ہے''۔

حسن دل میں بس اب خیر نہیں تعریف کروں گا تو جان چھوڑے گی کمبل اُتارتے ہوئے سُندس کو دیکھتا ہے۔

حَسن ''سندس سچ میں لگ ہی نہیں رہا کہ تم نے میک اُپ کِیا ہے بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔ سُندس کو محبت بھری نظروں سے دیکھنا شروع کر دیتا ہے۔

سُندس شرماتی ہے اور جلدی سے خوشی سے جا کر سنگھار میز کے سامنے کھڑی ہو جاتی ہے اور خود کو غور غور سے دیکھنا شروع ہو جاتی ہے۔

حَسن ''یار نیند بھی خراب کی ہے اور اَب دُور جا کر بیٹھ گئی ہو۔ سُندس بس آپ کا کام ہو گیا اب ناشتے کے لیے تیار ہو جائیں۔

زوریز نہا کر نکلتا ہے تو گُل پونی بنانے کی کوشش میں لگی ہوتی ہے لیکن پونی نہیں ہو رہی ہوتی۔ زوریز ابھی تک ہوئی نہیں پونی لاؤ میں بناتا ہوں وہ گُل سے برُش لے کر گُل کی پونی بنانا شروع کر دیتا ہے۔

زوریز دادی اماں آپ تو بڑی ہوگئی تھی اب پونی کیوں نہیں ہوئی۔

گُل منہ بناتے ہوئے۔۔۔

دراصل میں چاہ رہی تھی آپ کو پونی بنانی آ جائے۔

زوریز جی دادی اماں آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں میں نے تو سیلون کھولنا ہے۔

گُل پیچھے مُڑ کر نہیں زوریز بھائی آپ سیلون نہیں کھول سکتے بڑے بابا آپ کو زوہیب بھائی کی طرح بزنس میں لگا ئیں گے۔ اُن کے سامنے نام بھی مت لینا۔ ورنہ بہت بُرا ہو گا۔

زوریز جی دادی اماں میں آپ کی نصیحت پر عمل کروں گا۔ پونی بنانے کے بعد اپنے بالوں میں برُش کرتا ہے جوُتے پہننا شروع ہو جاتا ہے۔

گُل ذرا سوچیں! اگر میں نہ ہوتی تو اتنے اچھے اچھے مشورے آپ کو کون دیتا۔

زوریز آپ نے بجا فرمایا۔۔۔ چلو چلیں۔

http://kitaabghar.com http://kitaabghar.com http://kitaabghar.com http://kitaabghar.com http://kitaabghar.com http://kitaabghar.com

دونوں پاؤں پٹختے ہوئے کمرے سے نکلتے ہیں زوریز سیڑھیاں ایک ایک چھوڑ کر نیچے اُترتا ہے اور گُل سیڑھیاں جنگلے سے سلائیڈ لیتی ہوئی نیچے اُترتی ہے۔

ناشتے کی میز پر سعدیہ ماں جی آپ Silent بیٹھی ہیں پراٹھا اور egg لیں۔

ماں جی سعدیہ میں آج بہت دُکھی ہوں۔

سعدیہ افسُردہ سا منہ بنا کر What's happend ماں جی۔۔۔اسی دوران حَسن ور سُندس بھی ناشتے کے لیے میز پر بیٹھتے ہوئے السلام علیکم ماں جی۔

ماں جی وعلیکم السلام۔میرے ڈرامے کی ہیروئن پر بہت ظلم ہو رہا ہے وہ بیچاری معصوم ظلم سہہ رہی ہے کچھ کر ہی نہیں رہی۔اس لیے آج میں بہت دُکھی ہوں۔اس کے دُکھ میں آج ناشتہ نہیں کروں گی۔

سعدیہ ماں جی کی کہانی سُن کر سُندس کی طرف دیکھتے ہوئے تمہاری Beautiful Look آ رہی ہے۔سُندس خوش ہو کر بھابھی میں نئی بیس لائی ہوں وہی لگائی ہے۔

توفیق اگر فرصت ہو تو مجھے اور زوہیب کو ناشتہ دے دیں ہم نے آفس جانا ہے۔

ماں جی بیٹا ناشتہ سامنے رکھا ہے کرو۔

سعدیہ Every thing آپ کے سامنے پڑی ہے توفیق چائے ملے گی۔

سعدیہ پروین Tea لاؤ۔صاحب Late ہو رہے ہیں۔

پروین کی آواز آتی ہے آئی بھابھی۔

اسی دوران گُل اور زوریز آتے ہیں گُل ماں جی کے گلے لگتی ہے گُل السلام علیکم۔

ماں جی وعلیکم السلام اور گُل کو بہت پیار کرتی ہے اس کا منہ چومتی ہے۔

زوریز ماں جی اس کو ہی چومتی رہیں گی یا میری باری بھی آئے گی۔

ماں جی وعلیکم السلام میرے شہزادے پھر اُس کا ماتھا چومتی ہیں۔

گُل ماں جی ناشتہ نہیں کر رہی۔

ماں جی میں اپنی ہیروئن کے دُکھ میں ہوں۔

گُل جی میں ماں۔

زوریز اور گُل ڈبل روٹی پر جام لگا کر کھانا شروع کر دیتے ہیں۔

http://kitaabghar.com http://kitaabghar.com http://kitaabghar.com http://kitaabghar.com http://kitaabghar.com http://kitaabghar.com

سُندس زوریز سے اب تمہیں پونی بنانی آ گئی ہے زوریز جی آنٹی۔ آج تو دادی اماں بنانے نہیں دے رہی تھی کہہ رہی تھی وہ بڑی ہوگئی ہے۔ سُندس ہنستے ہوئے میں بھی کل سے یہ جملہ سن رہی ہوں۔

پروین چائے لے کر آتی ہے بھابھی یہ چائے۔ سعدیہ رکھو۔ پروین رکھ دیتی ہے۔

سعدیہ دو کپ بنا کر ایک توفیق اور دوسرا زوہیب کو دیتی ہے۔ لیجئے Tea آ گئی ہے۔ توفیق حَسن آج تم آفس آنا ایک Client سے میٹنگ ہے زوہیب کا ابھی اتنا تجربہ نہیں ویسے بھی تمہاری ڈیلنگ اچھی ہے۔

حَسن بھائی میری کتاب کا اینڈ ہونے والا ہے آج میں تو نہیں آ سکتا۔

توفیق یار آ جانا کہا نا بہت اہم میٹنگ ہے حَسن سُنی اَن سُنی کر دیتا ہے۔

گُل آہستہ سے زوہیب بھائی بابا نہیں آئیں گے زوہیب چاچو ضرور آئیں گے۔

گُل بالکل نہیں جب تک بڑے بابا ڈانٹیں گے نہیں۔ نہیں آئیں گے۔

زوریز چلو! دادی اماں لیٹ ہو رہے ہیں گُل اُٹھتے ہوئے خدا حافظ بڑے بابا، بڑی ماما، ماما و بابا، ماں جی۔

سعدیہ زوریز دھیان سے گُل کو سکول Drop کرنا۔

زوریز جی امی۔

ماں جی گُل کو جاتے ہوئے پھر چومتی ہے خدا تمہاری حفاظت کریں خدا حافظ۔

توفیق زوریز گُل کا بیگ تو اُٹھا لو۔ بچی کیسے اُٹھا رہی ہے۔

زوریز بیگ پکڑتے ہوئے لاؤ جناب اور چلو۔۔ گُل چلتے چلتے رُک جاتی ہے بھاگ کر آتی ہے زوہیب کے کان میں آ کر شرط ہار جاؤ تو گول گپے لیتے آنا۔

زوہیب ٹھیک ہے دونوں ہاتھ مارتے ہیں۔

دونوں نکل جاتے ہیں ان کے جاتے ہی زوہیب اور توفیق بھی آفس کے لیے نکل پڑتے ہیں۔ حَسن ناشتہ کر کے اپنے کمرے کی طرف چل پڑتا ہے سعدیہ پروین سارے Utensils اُٹھا لو۔ ماں جی میں ذرا ان کو دیکھو کیا حال ہے؟ سُندس اور سعدیہ اکیلی رہ جاتی ہیں۔

سُندس بھابھی آپ کی انگلش تو بڑی اچھی ہوتی جا رہی ہے۔

سعدیہ "Thank You"

سعدیہ اقصیٰ کچھ New dress دے کر گئی ہے تم Check کرو پھر میں Final کرتی ہوں۔ سُندس ضرور بھابھی

دکھائیں و دنوں اُٹھ کر کمرے میں چلی جاتی ہوں۔

ماں جی لان میں جاتی ہے شرافت پودوں کو پانی دے رہا ہوتا ہے اور خود سے باتیں کر رہا ہوتا ہے آج تو آٹا بھی ختم ہو گیا ہے رات کو بچوں کو کیا کھلائیں گے۔ ماں جی سُن لیتی ہے وہیں سے واپس مُڑ جاتی ہے اپنے کمرے میں جاتی ہے اور پیسے لے کر آتی ہے۔

ماں جی شرافت پودوں کا کیا حال ہوا ہے؟ تم ان کا خیال نہیں رکھتے۔

شرافت ماں جی بہت خیال رکھتا ہوں مجھے تو صحیح لگ رہے ہیں آپ کو پتہ نہیں کیوں خراب لگ رہے ہیں۔

ماں جی یہ لو پیسے کھاد لے آنا اور ان کو کل ڈال دینا اور دیکھو! زیادہ کھاد نہ ڈالنا۔ کہ کُل پودے سڑ ہی جائیں اس لیے صرف پانچ کلو ہی لانا۔

شرافت پیسے پکڑتا ہے تو گنتا ہے شرافت ماں جی یہ پیسے تو بہت زیادہ ہیں۔ پانچ کلو کھاد زیادہ سے زیادہ پانچ سو کی آئے گی۔

ماں جی باقی تم رکھ لو چلو! کوئی ضرورت پوری کر لینا۔

شرافت کے چہرے پر مسکراہٹ آجاتی ہے خوش ہو کر شکریہ ماں جی۔

☆......☆......☆

ماسی رشیدہ ایک عورت کو لے کر کلثوم محل میں داخل ہوتی ہے اندر آتے ہوئے ماسی رشیدہ مجھے اس گھر میں کام کرتے ہوئے تیس سال ہو گئے ہیں کلثوم بیگم جس سے اب سب ماں جی کہتے ہیں اس کی ساس نے مجھے رکھا تھا۔ میرے ہاتھوں میں کلثوم بیگم کی دونوں بہوئیں بیاہ کر آئی ہیں ماشاءاللہ بڑی کے دو بیٹے ہیں وہ بھی جوان ہیں چھوٹی کی ایک بیٹی ہے بالکل گلاب کے پھول جیسی اس لیے اس کا نام اُس کے دادا نے گُل رکھا تھا دس سال کی ہے۔ پہلے تو میں کھانا پکاتی تھی۔ اب بوڑھی ہو گئی ہوں اس لیے اب صرف کلثوم بیگم کے ہی کام کرتی ہوں۔ سب بچے میرے ہاتھوں میں پلے بڑھے ہیں۔

عورت تو خالہ تم نے کبھی کام چھوڑنے کا نہیں سوچا؟

ماسی رشیدہ کوئی ایک بار بڑی بار لیکن یہ لوگ جانے ہی نہیں دیتے بڑی عزت کرتے ہیں بڑے بادشاہ لوگ ہیں کسی چیز کا حساب کتاب میں نہیں رکھتے۔ کسی نوکر کا دل ہی نہیں کرتا کام چھوڑ کر جائے۔ تم کام کرو گی تو تمہارا بھی دل نہیں کرنا کہ چھوڑ کر جاؤ۔ بس کبھی کبھار کلثوم بیگم کچھ دیکھے یا نہ۔ کوئی پوچھتا ہی نہیں۔

یوں باتیں کرتی کرتی دونوں ماں جی کے کمرے میں پہنچ جاتی ہیں ماسی رشیدہ کلثوم بیگم یہ ہے ریحانہ ماں جی ریحانہ کی طرف دیکھتی ہیں۔

http://kitaabghar.com

ریحانہ السلام علیکم!

ماں جی وعلیکم السلام۔رشیدہ تم نے ساری بات کر لی ہے اور کام سمجھا دیا ہے۔

رشیدہ جی۔۔۔

ماں جی جاؤ رشیدہ اس کو سعدیہ سے ملوادو۔رشیدہ جی بیگم صاحبہ۔دونوں چلی جاتی ہیں۔

ثمال یار آج پھر تم لیٹ ہو زوریز یار بس گُل کو چھوڑنے میں دیر ہو جاتی ہے۔

ثمال تو ڈرائیور سے کہا کرو۔وہ چھوڑ دیا کرے۔زوریز ایسا خواب میں بھی مت سوچنا۔سارے گھر کی جان ہے۔

ثمال اچھا چلو۔چلیں سر نقوی کی کلاس ہے اور ذراب بھی انتظار کر رہی ہوگی۔

زوریز چلو دونوں کلاس کی طرف چل پڑتے ہیں کلاس میں جا کر ذراب کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں ذراب پھر تم دونوں لیٹ ہو۔چلو اچھا ہوا ابھی سر نہیں آئے۔ویسے بھی آج سر نے Marks بتانے ہیں۔

اتنے میں سر آجاتے ہیں۔

سر نقوی کیسے ہو Students۔آج تھرڈ سمسٹر مکس بتانے ہیں اس مرتبہ پھر زوریز کا سب سے زیادہ فور جی پی اے ہے۔اس نے Top کیا ہے۔

سر نقوی Congratulation keep it up

زوریز Thanks

زراب اور ثمال Congratulatiions Thanks۔

دوسرے ساتھ والے سٹوڈنٹ بھی مبارک باد دیتے ہیں۔

سر نقوی لگتا ہے آج کلاس نہیں لی جائے گی کل کلاس ہوں گی Enjoy کرو اور چلے جاتے ہیں۔ ذراب ہیرو Treat دو۔

زوریز ابھی چلیں میڈم! ہم ابھی Treat دیتے ہیں بس آپ کا حکم ہو۔

پھر تینوں کنٹین کی طرف چل پڑتے ہیں۔

☆......☆......☆

شام کو سب عورتیں لاؤنج میں بیٹھی ہوتی ہیں۔ ماں جی رشیدہ سے باتیں کر رہی ہوتی ہے سعدیہ اور سُندس کپڑوں کی باتیں کر رہی ہوتی ہیں تو توفیق اور زوہیب آجاتے ہیں۔

http://kitaabghar.com

زوہیب امی گُل کہاں ہے؟

سُندس وہ تو سو رہی ہے آج اس نے سکول میں جانے کا کیا کیا ہے؟ کہ اب تھک گئی ہے اپنے کمرے میں لیٹی ہے۔

سعدیہ میں اُس کے Room میں گئی تو اس نے مجھے Board show کر کے جانے کو کہہ دیا۔

زوہیب ماسی رشیدہ یہ گول گپے پروین کو دیں اور اس کو کہیں کہ نکال کر لائے میں اس کو لے کر آتا ہوں اور وہ چلا جاتا ہے۔

اتنے میں توفیق اندر آجاتا ہے سعدیہ اُٹھا کر ان سے بیگ پکڑتی ہے دونوں کمرے میں چلے جاتے ہیں۔

سُندس ماسی رشیدہ پروین سے کہنا جلدی نکال کر لائے۔

ماسی رشیدہ جی دُلہن۔

زوہیب گل کے کمرے کا دروازہ کھولتا ہے تو میز پر Board پڑا ہوتا ہے جس پر درج ہوتا ہے۔ Let me taking some rest (مجھے کچھ آرام کرنے دو) زوہیب گُل اُٹھو۔

گُل زوہیب بھائی نظر نہیں آتا لکھ کر بھی لگایا ہے میں آرام کر رہی ہوں پھر بھی تنگ کر رہے ہیں۔ زوہیب چلو کوئی بات نہیں گول گپے ہم کھا لیتے ہیں۔ تم تو آرام کر رہی ہو۔

گُل جلدی سے اُٹھ کر بیٹھ جاتی ہے کس کم بخت نے کہا ہے میں آرام کر رہی ہوں میں تو بس ویسے ہی لیٹی تھی۔

زوہیب کا ہاتھ پکڑ کر چلو بھائی کھاتے ہیں۔

دونوں لاؤنج میں آجاتے ہیں۔ رشیدہ نے گول گپے میز پر رکھے ہوئے ہیں۔ اتنے میں زوریز بھی آجاتا ہے۔ گول گپے دیکھتے ہی چلو زوہیب اور گُل مقابلہ ہو جائے۔

گُل ٹھیک ہے۔

تینوں بیٹھ کر کھانا شروع کر دیتے ہیں توفیق اور سعدیہ بھی آجاتے ہیں۔ سعدیہ پروین صاحب کے لیے Tea لاؤ۔

پروین لائی بھابھی۔

توفیق اخبار لے کر بیٹھ جاتا ہے گُل کو گول گپے کھاتے دیکھتا ہے ساتھ ہی گُل زیادہ نہ کھانا تمہارا گلا خراب ہو جائے گا۔

گُل بڑے بابا آپ گلے کو چھوڑیں بس دُعا کریں میں جیت جاؤں۔

اتنے میں پروین چائے لا کر دیتی ہے اور سعدیہ کپ میں ڈال کر توفیق کو دیتی ہے۔

جب گُل کافی گول گپے کھا چکی ہوتی ہے تو سُندس بس کرو گُل بھائی صحیح کہہ رہے ہیں تمہارا گلا خراب ہو جائے گا لیکن وہ نہیں سُنتی اور کھاتی جاتی ہے۔ اسی دوران حَسن آجاتا ہے توفیق حَسن تم آج نہیں آئے۔ کل تم نے ضرور آنا ہے سُنا۔ تم نے اب میں

کل کوئی بہانہ نہ سُنوں۔

حسن ضرور بھائی آجاؤں گا۔

حسن سعدیہ سے بھابھی ایک کپ چائے دے دیں پھر گُل کو دیکھتا ہے اچھا تو اب یہ کھا رہی ہے یہ تو آرام کر رہی تھی اُٹھ نہیں رہی تھی۔ زوریز آخری گول گپے کو کھاتے ہوئے لو میں جیت گیا تم دونوں ہار گئے۔

گُل کوئی بات نہیں ہم Next time جیت جائیں گے۔ زوہیب کے کندے پر ہاتھ مارتے ہوئے زوہیب بھائی آپ پریشان مت ہونا میں آپ کے ساتھ ہاری ہوں۔

زوہیب ٹھیک ہے گُل ہم دونوں ہار گئے چلو اس کو جیتنے دو۔

زوریز آج کی بریکنگ نیوز میں نے اس سمسٹر میں بھی Top کیا ہے۔

گُل یاہو۔۔۔

ماں جی زوریز کو پیار کرتی ہیں سعدیہ گلے لگا کر چومتی ہے سُندس مبارک ہو زوریز۔

زوریز Thanks آنی۔

زوہیب، توفیق اور حَسن بھی گلے مل کر مبارکباد دیتے ہیں۔

پھر گُل بھی زوریز کے گلے ملتے ہوئے زوریز بھائی اب آپ ہم دونوں کو Treat دیں گے۔ زوریز ٹھیک ہے جہاں کہو گی۔ پھر گُل کے کان کے قریب منہ کر کے آج تمہاری پسند کے کارٹون بھی دیکھیں گے۔

گُل خوش ہو کر آج تو خوب مزہ آئے گا رات دیر تک۔

زوریز منظور ہے۔

دونوں ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہیں۔

☆......☆......☆

توفیق لان میں بیٹھا پودوں کو گوڈی کر رہا ہوتا ہے تو گُل سارا گھر گھومتی ہوئی وہاں آجاتی ہے جب دیکھتی ہے کہ بڑے بابا پودوں میں گوڈی کر رہے ہیں تو اُن کے پاس آجاتی ہے۔ گُل بڑے بابا آپ کو تو آج آرام کرنا چاہیے ہر وقت کام کرتے رہتے ہیں منہ بنا کر آج تو سنڈے ہے۔

توفیق گُل بیٹا تو کیا ہوا؟ میں تو پودوں کے ساتھ وقت گزار رہا ہوں یہ کون سا کام ہے آؤ تم بھی گوڈی کرو۔ تمہیں بھی مزہ آئے گا۔ گُل توفیق کے ساتھ بیٹھ کر پودوں کو گوڈی کرنا شروع ہو جاتی ہے لیکن اس کی زُبان کہاں بند ہوتی ہے؟

http://kitaabghar.com

گُل بڑے بابا آپ ہر وقت کام کرتے ہیں اور بابا ہر وقت آرام یا بس کتاب پڑھتے رہتے ہیں۔

توفیق کیونکہ میں بڑا ہوں میں کوشش کرتا ہوں کہ اپنے بھائی کے حصے کا کام کروں اور اس کو جتنا ہو سکے سکون دوں۔

جب بڑے چھوٹوں کے راستے سے کانٹے چُننے کی کوشش کرتے ہیں تو چھوٹے ان کی عزت کرتے ہیں اگر بڑے کبھی انہیں کچھ کہیں تو ان کو لگتا ہے وہ ٹھیک ہیں یوں رشتے مضبوط ہوتے ہیں۔ اور دل کے رشتے بنتے ہیں تم نے دیکھا نہیں میں حَسن کو ڈانٹتا ہوں لیکن وہ غصہ نہیں کرتا میرا حکم مانتا ہے اور عزت بھی کرتا ہے۔

گُل بڑے بابا آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن زوہیب بھائی۔ تو بابا سے چھوٹے ہیں وہ تو کام کرتے ہیں۔

توفیق وہ اپنے بھائی کے حصے کا کام کرتا ہے اور میں اپنے بھائی کے حصے کا کام کرتا ہوں۔

اچانک سے کھڑی ہو جاتی ہے گُل اور اپنے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے بڑے بابا میں تو آپ کو جو بتانے آئی تھی وہ تو بھول ہی گئی ہوں۔

توفیق کیا بات بتانی تھی۔

بڑے بابا آپ کو بتانا ہے گُل آج زوریز بھائی کی پوزیشن لینے کی خوشی میں ماما کچن میں Special ناشتہ بنا رہی ہیں اور بڑی ماما کو بھی کچن میں آنے کی اجازت نہیں۔ صرف پروین مدد کر رہی ہے۔ توفیق یعنی آج تو زوریز کی عیش ہو گی۔

گُل بڑے بابا زوریز بھائی کے ساتھ پورے گھر کی بھی۔ میرے پیٹ میں چوہے دوڑ رہے ہیں لیکن میں کچھ کھا نہیں سکتی جب تک زوریز بھائی اُٹھتے نہیں۔ توفیق تو تم اس کو اُٹھا دو۔

گُل بڑے بابا یہ بات نہیں؟ میں اُٹھا نہیں سکتی۔ دراصل وہ رات کو میرے ساتھ کارٹون دیکھتے رہے تھے۔ منہ بناتے ہوئے اس لیے ان کو آرام کرنے دیں۔ ہم قربانی دے دیں گے تھوڑا ناشتہ لیٹ ہو جائے گا۔

توفیق میری بیٹی تو بڑی Genius ہے۔ گُل بڑے بابا Genius تو ہوں لیکن پوزیشن لینے کے لیے زیادہ محنت کرنی پڑتی ہے وہ میں کر نہیں سکتی کیونکہ مجھے زوریز بھائی سے کام تھوڑے زیادہ ہوتے ہیں اس لیے صرف A+ پر ہی گزارہ کر لیتی ہوں

توفیق حیرت سے کیا کام ہوتے ہیں ہمارے بیٹے کو پروین سے کہہ دیا کرو۔

گُل وہ کام پروین نہیں کر سکتی۔ مجھے ہی کرنے پڑتے ہیں۔

توفیق کیا کام ہیں میں کر دوں گا۔

گُل بڑے بابا آپ بھی بہت معصوم ہیں مجھے کارٹوں دیکھنے ہوتے ہیں اب یہ کوئی اور تھوڑی دیکھ سکتا ہے۔ زوریز بھائی تو بس میرے پاس بیٹھ کر پڑھتے رہتے ہیں اور میں کارٹون دیکھتی رہتی ہوں اس لیے وہ پوزیشن لے لیتے ہیں۔

توفیق میری بیٹی ٹھیک کہتی ہے چلو ہم +A پر ہی گزارہ کرلیں گے۔ہم Genius تو ہیں پوزیشن کی ضرورت نہیں۔

گُل منہ بناتے ہوئے بڑے بابا آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں ہمیں پوزیشن کی ضرورت نہیں۔ ہم تو ویسے ہی Genius ہیں۔

ناشتے پر سب بیٹھے ہوتے ہیں زوریز آتا ہے میز کو کھانوں سے بھرا دیکھ کر اتنا سب کچھ۔

ماں جی یہ تمہاری آنی نے تمہارے لیے بنایا ہے۔زوریز سندس سے تھینک یو آنی۔آپ نے تو بہت کام کیا ہے۔

سُندس ویلکم! تم اتنے اچھے ہو۔یہ تو میں نے کچھ نہیں کیا۔

زوہیب آلو والے پراٹھے کو توڑتے ہوئے سُندس آنی میرے لیے کب کریں گی۔

سندس زوہیب جب تمہاری بیوی آ گئی تو پہلا ناشتہ میں تمہارے لیے بناؤں گی۔

گُل کو چُپ چاپ بیٹھی ناشتہ کر رہی ہوتی ہے حَسن گُل کو دیکھتے ہوئے۔میری بیٹی بول نہیں رہی کیا ہوا ہے؟

گُل بابا ناشتہ کر رہی ہوں ویسے بھی سوچ رہی ہوں زوریز بھائی کو کیا Gift دوں۔

توفیق میری چھوٹی سی شہزدی اتنی بڑی بڑی باتیں کیسے سوچ لیتی ہے۔

سعدیہ کوئی ضرورت نہیں زوریز کو Gift دینے کی۔زوریز کو ہماری Princess کو Treat دینے کی ضرورت ہے۔

زوریز کو آج رات کو میں گُل اور زوہیب کو کھانے پر لے کر جا رہا ہوں۔

سُندس اس کا مطلب ہے آج گُل کی عید ہونے والی ہے۔زوریز تم چکن منچورین اور ایک فرائیڈ رائس لو۔تمہارے لیے خاص میں نے بنائے ہیں تمہیں بہت پسند ہیں۔

توفیق حَسن کل تم نے آفس آنا ہے۔اب مجھے دوبارہ نہ کہنا پڑے۔

حَسن چپ چاپ جی بھائی۔

سب ناشتہ کرتے ہیں ۔گُل ماما چپل کباب بہت مزے کے ہیں۔سُندس گُل کی گال پر پیار کرتے ہوئے اچھا تو میری Princess کو کباب اچھے لگے ہیں۔

سعدیہ ہماری Princess کو تو ہمیشہ سے Spicy چیزیں اچھی لگتی ہیں۔

گُل بڑے اور ماں جی کو قیمے والے پراٹھے پسند ہیں یہ ماں جی اور بڑے بابا کو دیں۔

حسن پراٹھے توفیق کو اور زوریز ماں جی کو دیتا ہے۔

توفیق دیکھو! میری شہزادی کو میری کتنی پرواہ ہے۔ماں جی ہمارے شہزادی تو ہر اک کا خیال رکھتی ہے۔ماں جی آؤ میری

شہزادی ایک دفعہ گلے تو ملو۔

گُل بھاگ کر ماں جی کے گلے لگ جاتی ہے ماں جی گُل کو بہت پیار کرتی ہیں۔

☆......☆......☆

شام میں سب لاؤنج میں بیٹھے ہوتے ہیں تو سعدیہ ماں جی آج شازیہ کا فون آیا تھا وہ کہہ رہی تھی کہ زوہیب ار بادلہ کی Marriage کی datefix کریں تو میں طلاب کا بھی سوچوں۔

ماں جی زوہیب ماشاءاللہ باپ کے ساتھ بزنس سنبھال رہا ہے میرا تو خیال ہے اب شادی ہو جانی چاہیے کیا خیال ہے توفیق تمہارا؟

توفیق ماں جی آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں اگلے اتوار کو شادی کی تاریخ مقرر کر لیتے ہیں۔

سُندس توفیق بھائی ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

حَسن جو کتاب میں گُم ہوتا ہے ماں جی اُس کی طرف دیکھتے ہوئے۔ حَسن تم کچھ نہیں کہو گے؟ حَسن جی آپ لوگ کیا بات کر رہے ہیں؟

سندس کبھی ارد گرد بھی دیکھ لیا کریں۔

سعدیہ حَسن بھائی ہم زوہیب کی Marriage کی بات کر رہے ہیں۔

حَسن اب اس کی شادی ہو جانی چاہیے بچہ جوان ہو گیا ہے۔

گُل جو سب کی باتیں سُن رہی ہوتی ہے چلو بہت مزہ آنے والا ہے۔

گُل زوریز بھائی ہم دونوں مل کر زوہیب بھائی کی شادی پر ڈانس کریں گے۔

زوریز ایسا ویسا ڈانس ہم تو سب کچھ ہلا دیں گے۔

ماں جی تو بس فیصلہ ہو گیا اگلے اتوار ہم شادی کی تاریخ طے کرنے جا رہے ہیں۔

زوہیب زوریز چلو کھانے پر چلیں یہ خود ہی باقی کام کر لیں گے۔

گُل اُچھل کر چلو زوریز بھائی۔

ماں جی جاؤ کوشش کرنا جلدی آ جاؤ۔ گُل چھوٹی ہے سو جاتی ہے۔

زوریز ماں جی شاید آپ تک اطلاع نہیں پہنچی دادی اماں بڑی ہو گئی ہیں مجھے بھی ابھی کل ہی اطلاع پہنچی ہے۔

ماں جی اطلاع مجھ تک بھی پہنچی ہے لیکن ابھی چھوٹی ہے۔

سعدیہ زوریز Listen Take Care Peancess ماں جی خدا کے حوالے تینوں چلے جاتے ہیں لیکن گل جاتے جاتے خدا حافظ میرا کھانے پر انتظار مت کرنا۔ میرا پیٹ بھرا ہوگا۔

سُندس ٹھیک ہے جاؤ۔

تینوں ریسٹورنٹ میں پہنچ جاتے ہیں کھانے کی میز پر بیٹھتے ہیں گل ساتھ ہی زوہیب بھائی آڈر میں دوں گی۔

زوہیب ہاتھ کے انگوٹھے سے اشارہ کرتے ہوئے ٹھیک ہے۔

زوریز ویٹر کو بلاتا ہے ویٹر آتا ہے اور کھانوں کی فہرست دیتا ہے۔

گُل آرڈر دیتی ہے چکن منچورین، ویجی ٹیبل، فرائیڈ ایگ رائس، وائیٹ سوس پاستہ اینڈ چکن، ریڈلٹن کباب، ویجی ٹیبل ؟؟؟

ویٹر آرڈر لے کر چلا جاتا ہے تو زوہیب میٹھا۔

گُل زوہیب بھائی آپ کو تو پتہ ہے مجھے میٹھا پسند نہیں۔ جاتے ہوئے آپ کو ایک آئس کریم دے دلوا گے۔

زوہیب چلو تم کو نہیں پسند تو آج ہم بھی نہیں کھائیں گے۔

زوریز واہ! کیا بات ہے؟ آج تو بہت دوستی چل رہی ہے۔ مجھے کوئی نہیں پوچھے گا مجھے کیا پسند ہے؟

گُل آپ بس Bill Pay کریں آج آپ کوئی فرمائش نہیں کر سکتے۔

زوہیب بھی چہرے کے تاثرات سے گُل کی بات کی تائید کرتا ہے۔

زوریز جی دادی اماں جیسے آپ کا حکم۔ اتنی دیر میں کھانا آجاتا ہے۔

تینوں کھانا کھاتے ہیں گل زوہیب بھائی دیکھا آج کھانا کتنا مزے کا لگ رہا ہے سچ میں اس کا تو Taste ہی الگ ہے۔

زوریز ظاہر ہے بل تو میں نے کرنا Pay ہے مزیدار تو ہوگا۔

زوہیب اصل میں میں اور گُل تمہارے ساتھ کھانے آئیں ہیں اس لیے زیادہ مزے کا ہے۔ گُل زوہیب بھائی آپ نے ٹھیک کہا ہے۔ زوریز بھائی آپ فکر نہ کریں۔ ایک ماہ تک ہم زوہیب بھائی سے ان کی شادی کی Treat لیں گے۔ زوہیب گُل کے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے ضرور۔ میں اپنی پیاری سی Princess کو Treat دینے کو تیار ہوں۔

گُل زوریز کی طرف اشارہ کرتے سنیں زوریز بھائی۔

زوریز میں کب کچھ کہہ رہا ہوں کون کم بخت آپ کو Treat دے کر خوش نہیں ہوگا۔

تینوں کھانا کھا کر نکلتے ہیں تو گُل زوریز بھائی آپ جا کر گاڑی میں بیٹھیں میں اور زوہیب بھائی آتے ہیں۔

زوریز ٹھیک ہے وہ چلا جاتا ہے۔

گُل زوہیب بھائی زوریز بھائی کے لیے پرفیوم لینا ہے۔

زوہیب ٹھیک ہے چلو دونوں پرفیوم لینے چلتے ہیں۔

زوریز گاڑی کے قریب پہنچتا ہی ہے۔دروازہ کھول رہا ہوتا ہے تو ثمال آجاتا ہے۔

ثمال زوریز تم اس وقت یہاں یقیناً گُل کو لے کر آئے ہوں گے لیکن وہ دکھائی نہیں دے رہی ارد گرد دیکھتے ہوئے۔

زوریز ہاں اُس کو کھانے پر لے کر آیا ہوں وہ زوہیب کے ساتھ گئی ہے۔

ثمال یار تم دونوں کو اس کو بہلانے کے علاوہ کوئی کام نہیں۔کبھی کسی لڑکی کو بھی کھانے یا گھمانے لے آیا کرو۔

زوریز تم ایک بچی سے Jealous کیوں ہوتے ہو؟

ثمال Jealours نہیں ہوتا حیران ہوتا ہوں۔

اتنے میں گُل اور زوہیب آجاتے ہیں ثمال زوہیب سے ملتا ہے۔

گُل السلام علیکم بھائی۔

ثمال وعلیکم السلام۔

گُل جا کر گاڑی میں پیچھے بیٹھ جاتی ہے۔

زوہیب اور زوریز کو محسوس ہوتا ہے وہ جانا چاہ رہی ہے زوریز اچھا ثمال کل ملتے ہیں۔

ثمال اچھا چلو جاؤ خدا حافظ۔

زوریز خدا حافظ پھر روانہ ہو جاتے ہیں۔

گُل گاڑی کی پچھلی سیٹ پر ہی سو جاتی ہے گھر پہنچتے ہیں تو زوہیب زوریز گُل سو گئی ہے تم اس کو اُٹھا کر اس کے کمرے میں لے جاؤ۔میں گاڑی بند کر کے آتا ہوں۔

زوریز گُل کو اُٹھا کر اس کے کمرے میں لے جاتا ہے۔زوہیب گاڑی بند کر کے اپنے کمرے میں چلا جاتا ہے۔زوریز گُل کو اس کے بستر پر لِٹا کر اس کے اُوپر کمبل اوڑھ کر اپنے کمرے میں چلا جاتا ہے۔

☆☆☆

گُل صبح اُٹھتی ہے تو خود کو اپنے بستر پر سوئے پاتی ہے تو جلدی سے بھاگ کر باہر جاتی ہے گاڑی کھولتی ہے تو دیکھتی ہے

اس کا تحفہ سیٹ سے نیچے گرا ہوتا ہے اُس کو اُٹھا کر سیدھا زوریز کے کمرے کی طرف بھاگتی ہے۔سیڑھیوں پر پہنچ کر منہ بناتے ہوئے میرے ہاتھ میں تو پرفیوم ہے لحاظ سیڑھیاں چڑھنی پڑیں گیں۔جنگلے سے نہیں جاسکتی پھر جلدی سے بھاگ کر سیڑھیاں چڑھ کر زوریز کے کمرے میں پہنچ جاتی ہے زوریز سویا ہوتا ہے۔آرام سے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُس پر پرفیوم لگاتی ہے اور ہاتھ اس کے ناک کے قریب کرتی ہے زوریز اُٹھ جاتا ہے یہ کتنی اچھی خوشبو ہے۔گُل کو دیکھ کر اچھا تو دادی اماں تم ہو۔

گُل پرفیوم دیتے ہوئے یہ رہا آپ کا Gift (تحفہ)۔

زوریز تم نے یہ کب خریدا خوشی سے؟

جب آپ کو گاڑی میں بھیجا تھا۔گُل میں نے اور زوہیب بھائی نے لیکن پسند میری ہے۔زوریز بہت اچھا ہے اور ہاتھ کو سونگھتے ہوئے خوشبو بھی بہت اچھی ہے تھینک یو۔

گُل زوریز بھائی آپ کو اچھا لگا۔

زوریز بہت اچھا لگا۔آج میں یہ ہی لگا کر جاؤں گا۔

گُل خوشی سے یاہو!

زوریز اب جاؤ تیار ہو جاؤ پھر دیر ہو جائے گی۔گُل اچھا اور چلی جاتی ہے۔

سعدیہ شازیہ کو فون ملاتی ہے۔

شازیہ ہیلو!

سعدیہ کیسی ہو ہم Sunday کو بادلہ اور زوہیب کی Date fix کرنے آرہے ہیں۔

شازیہ یہ تو خوشی کی بات ہے گھر میں سب خیریت ہے۔

سعدیہ سب Fine ہے پھر Sunday کو ملاقات ہو گی شازیہ اچھا خدا حافظ۔

گُل اپنے کمرے میں بیٹھی کارٹون دیکھ رہی ہوتی ہے۔

زوریز گُل کیا کر رہی ہو۔

گُل زوریز بھائی نظر نہیں آتا کارٹون دیکھ رہی ہوں زویز نظر آرہا ہے۔

گُل زوریز کی طرف دیکھتے ہوئے پھر کیا بات ہے؟

زوریز تمہاری Favour چاہیے۔

گُل کیا Favour؟

http://kitaabghar.com

زوریز آج ثمال نے میرے آنر میں پارٹی دی ہے۔رات کو دیر سے آؤں گا تم نے دروازہ کھولنا ہے تم نے اپنا ٹاپ آن رکھنا ہے میں فون کروں گا تم دروازہ کھول دینا۔ ویسے تو میں سب کو بتا کر جا رہا ہوں لیکن زیادہ دیر ہو تو ماں جی ناراض ہوگی۔

گل زوریز بھائی آپ فکر ہی نہ کریں جائیں Enjoy کریں۔

زوریز تھینک گل پھر رات کو ملاقات ہوگی۔ دیکھنا! دھیان سے سونا بیل بجتے ہی اُٹھ جانا۔گل ٹھیک ہے بھائی۔

زوریز کے جاتے ہی گل دوبارہ کارٹوں دیکھنا شروع ہو جاتی ہے۔

سعدیہ زوریز Try کرنا جلدی آؤ تمہیں تو پتہ ہے ماں جی کو Late آنا پسند نہیں۔

زوریز آپ فکر نہ کریں میں آجاؤں گا آپ سو جائیں خدا حافظ۔

سعدیہ Ok bye۔

ثمال کے گھر پر سب دوست اکھٹے ہوتے ہیں زوریز ثمال شکریہ یار میرے لیے اتنا کچھ کرنے کے لیے۔

ثمال شکریہ تو تمہارا تم آ گئے یہ نہیں کہا یار میں نہیں گل کے بغیر پارٹی میں آ سکتا کیونکہ اس نے جلدی سونا ہوتا ہے۔ساتھ میں حارث اور عمار کھڑے ہوتے ہیں وہ بھی ہنسنے لگتے ہیں۔

عمار کیا سچ میں زوریز اتم نے تنا اپنی کزن کو خود پر سوار کیا ہوا ہے؟

زوریز ایسی کوئی بات نہیں۔ثمال کچھ زیادہ بڑھا چڑھا کر بیان کر رہا ہے وہ تو بڑی معصوم سی بچی ہے۔میں اس کی پرواہ کرتا ہوں اور یہ Jealous ہوتا ہے۔

حارث یار بچی سے Jealous ہوتے ہو۔

ذراب ثمال Jealous نہیں ہوتا یہ تو جناب یہاں پتہ نہیں کیسے آ گئے ہیں۔ان کے ساتھ وہ ہر جگہ پائی جاتی ہے۔

ثمال اب آپ کچھ کہنا پسند فرمائیں گے۔

زوریز آپ سب کا دماغ خراب ہے۔

اتنے میں دوسرے دوست آجاتے ہیں حارث عمار اور ثمال چلے جاتے ہیں۔

زوریز ذُراب کو غور سے دیکھتے ہوئے بڑی خوبصورت لگ رہی ہو۔

ذُراب تعریف ہی کرتے رہو گے یا پھر Serious بھی ہو گئے۔

زوریز اتنا سنجیدہ ہو کر تعریف کر رہا ہوں پھر بھی کہہ رہی ہو۔

ذُراب تعریف تو تم ہر لڑکی کی کرتے ہو۔لیکن تعریف سے آگے کب جاؤ گے۔

http://kitaabghar.com

زوریز آگے بھی چلے جائیں گے ابھی وقت نہیں آیا جب وقت آئے گا تو دیکھا جائے گا۔ میری طرف تو دیکھو! دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے قیامت ڈھا رہی ہو۔

ذُراب ہنستے ہوئے یہ ہی تمہاری باتیں۔

زوریز کیا باتیں دل سے کی ہوئی تعریف کو بھی باتیں سمجھتی ہو۔ جناب دل کی آواز ہے۔

ذُراب آج یہ دل کی آواز جانے کتنوں کے نصیب میں ہے۔

زوریز ہم دل والے ہیں اچھی چیز کو دیکھ کر تعریف کرنے میں کنجوسی نہیں کرتے بلکہ کُھلے دل سے اس کو مانتے ہیں۔ دوسری لڑکیوں کی طرف دیکھتے ہوئے دیکھو! ارشال اور مدیر کتنی خوبصورت لگ رہی ہیں۔

ذراب بس کرو۔ وہ دونوں ان کے پاس آجاتی ہیں۔

زوریز اور مثال آپ پر Pink Colour قیامت لگ رہا ہے پھر مدیر کو دیکھتے ہوئے واہ Ear Rings تو بہت خوبصورت لگ رہی ہیں۔

تعریف کس کو بُری لگتی ہے اُوپر سے لڑکیاں تو ہوتی ہی تعریف کی بھوکی اور بے وقوف۔ ارشال تھینک زوریز مدیر تھینک زوریز۔

دونوں کی تعریف اس کے سامنے یوں ذراب کو احساس دِلاتی ہے زوریز صرف تعریف ہی کرسکتا ہے ذُراب تم باتیں کرو میں چلتی ہوں۔

زوریز کے لیے کسی کا جانا یا آنا کب کوئی معافی رکھتا ہے لاپروائی سے ٹھیک ہے۔ اور آن سے لاپروائی سے ٹھیک ہے۔ اور آن سے باتیں کرنے لگ جاتا ہے۔

گُل کے لیے زوریز کی ہر بات اہمیت رکھتی ہے بلکہ حکم کا درجہ رکھتی ہے گُل کارٹوں دیکھتے دیکھتے سو جاتی ہے اچانک اُٹھ جاتی ہے بھاگ کر غُسل خانے میں جا کر منہ دھوتے ہوئے سونا نہیں۔ زوریز بھائی نے آنا ہے اور مجھے دروازہ بھی کھولنا ہے ورنہ اُن کو ماں جی سے ڈانٹ پڑے گی۔ منہ پر پانی کے بہت چھینٹے مارتی ہے۔ خود سے اب تو نیند بھاگ گئی ہوگی۔ غسل خانے سے باہر آ کر کارٹون دیکھنے لگ جاتی ہے۔ مگر نیند پر کبھی کسی کا زور چلتا ہے کہتے ہیں نا نیند تو سُولی پر بھی آجاتی ہے گُل کی بھی آنکھیں بند ہو رہی ہوتی ہیں تو دونوں ہاتھوں سے آنکھوں کو پکڑ کر کھولنے کی کوشش کرتی ہے ساتھ میں خود سے سونا نہیں۔

اگر کوئی پرواہ کرتا ہے تو لاشعوری طور پر آپ بھی اُس کی پرواہ کرتے ہو۔

زوریز ثمال سے یار اب مجھے بھی اجازت دو کافی رات ہوگئی ہے۔ گُل کی ڈیوٹی لگا کر آیا ہوں دروازکھولنے کی۔ میں جانتا

ہوں وہ جاگنے کی کوشش میں لگی ہوگی۔

ثمال ہنستے ہوئے اب یہ تم کیا بات کررہے ہو۔کیا یہ گُل کا ذکر نہیں؟نہیں شاید میں Jealous (جَل) رہا ہوں۔

زوریز چھوڑو میں جارہا ہوں۔

ثمال اچھا خدا حافظ۔خیال سے جانا۔

گُل نیند کو روکنے کے لیے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر آنکھوں کو کھول کر بیٹھی ہوتی ہے پر جیسے ہی گھنٹی بجتی ہے دروازہ کھولنے کے لیے دروازہ کی طرف دوڑ پڑتی ہے چونکہ بے احتیاطی میں دوڑتی ہے تو صوفے سے ٹکرا کر گر پڑتی ہے لیکن اپنی تکلیف کی پرواہ کیے بغیر جلدی سے اُٹھ کر بھاگتی ہے اور دروازہ کھولتی ہے۔

وہ دروازہ کھول رہی ہوتی ہے تو ماں جی اور رشیدہ دیکھ لیتی ہے۔بندہ جتنی بھی احتیاط کرے کوئی نہ کوئی آپ کا راز جان ہی جاتا ہے۔لیکن ماں جی وہیں کھڑی ہو کر دیکھتی رہتی ہیں۔وہ دونوں آہستہ آہستہ چوروں کو طرح گُل کے کمرے میں چلے جاتے ہیں۔

ماں جی اپنی عزت کروانا اور دوسروں کی عزت رکھنا خوب جانتی ہیں۔رشیدہ بیگم صاحبہ آپ ان کو کچھ کہیں گی نہیں۔

ماں جی اگر کوئی عزت دے تو لے لینی چاہیے۔

رشیدہ کیا مطلب؟

ماں جی وہ میری عزت کرتے ہیں اس لیے ڈرتے ہیں تو یہی کافی ہے۔مجھے ان کو ڈانٹنے کی ضرورت نہیں۔اسی طرح گھر چلتے اور بچوں کے دل میں بڑوں کی عزت رہتی ہے۔

رشیدہ جی بیگم صاحبہ آپ ٹھیک کہتی ہیں۔اگر یہ بات سب کو سمجھ آجائے تو کوئی مسئلہ ہی نہ رہے۔

گُل جو جوزُبان کو مشکل سے بند رکھا ہوتا ہے کمرے میں پہنچتے ہی کیسی رہی پارٹی مزہ آیا۔

زوریز بہت مزہ آیا شکریہ گُل۔اس کا احساس ہوتا ہے گُل نے جاگنے کے لیے کیا کیا جتن کیے ہوں گے۔اب تم سو جاؤ۔

گُل جو نیند کے غلبے میں ہوتی ہے اوکے ویسے بھی مجھے بہت نیند آئی ہے بستر پر جا کر لیٹ جاتی ہے زوریز اپنے کمرے میں چلا جاتا ہے۔

☆☆☆

بچوں کے لیے شادی بیاہ یا کوئی بھی تقریب ہو بڑے معانی رکھتے ہیں لیکن اگر ان کا تعلق خاندان کے فرد سے ہو تو وہ زیادہ پُرجوش ہوتے ہیں۔یہی وجہ ہوتی ہے کہ گُل لاؤنج میں ٹہل رہی ہوتی ہے کبھی ایک کونے سے دوسرے میں کبھی دوسرے سے پہلے میں بڑی ماما، بڑے بابا جلدی آجائیں۔دیر ہو رہی ہوتی ہے۔

http://kitaabghar.com

ماں جی جو پاس صوفے پر بیٹھی ہوتی ہے گُل تم آرام سے بیٹھ جاؤ آجاتے ہیں۔

بچے ہمیشہ خود کو بڑے عقل مند سمجھتے ہیں گُل ماں جی آپ بھی بچوں جیسی باتیں کر رہی ہیں پہلے ہی دیر ہو رہی ہے اور یہ سب آ ہی نہیں رہے اور آپ مجھے بھی بیٹھنے کو کہہ رہی ہیں۔

ماں جی تمہارے اس طرح ٹہلنے سے یا شور کرنے سے وہ آجائیں گے۔

گُل آئیں گے نہیں تو کم از کم احساس تو ہوگا کہ دیر ہو رہی ہے۔

اتنے میں زوہیب آجاتا ہے۔

گُل بھائی آپ تیار نہیں ہوئے۔آپ کی شادی کی Datafix کرنے جارہے ہیں آپ ہی ابھی تک تیار نہیں ہوئے۔

ماں جی یہ تھوڑی ہی جائے گا۔

بچوں کو معاشرے کے رسم ورواج کا پتہ نہیں ہوتا وہ تو دل کی سنتے ہیں۔رسم ورواج تو بڑے سکھاتے ہیں گُل ماں جی کیوں نہیں جائیں گے اُدھر بادلہ آپی انتظار کر رہی ہوگی۔

ماں جی گُل میری شہزادی لڑکے نہیں جاتے۔

مگر گُل کو کون سمجھائے اور اس کو دوسروں کی بات سمجھ بھی نہیں آتی ماں جی میں نے کہا ہے کہ بھائی جائیں گے تو جائیں گے۔دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے پلیز۔۔۔

گُل کی محبت کے آگے سب ہار مان جاتے ہیں یہ تو ماں جی ہوتی ہے جن کی گُل جان ہے۔جاؤ زوہیب تیار ہو جاؤ ورنہ یہ نہیں چھوڑے گی۔

زوہیب گُل کو جیتا ہوا دیکھ کر ہنستے ہوئے جی ماں جی چلا جاتا ہوں اور تیار ہونے چلا جاتا ہے۔زوہیب کے جاتے ہی گُل دوبارہ شروع ہو جاتی ہے ماما۔۔۔

سُندس جو کمرے میں بیٹھی تیار ہو رہی ہوتی ہے حَسن جلدی تیار ہو جائیں گُل نے سارا گھر سر پر اُٹھایا ہوا ہے۔

حَسن میں تیار ہوں اپنے بٹن بند کرتے سنگھار میز کی طرف آتے ہوئے میز سے پرفیوم اُٹھا کر لگانا شروع ہو جاتا ہے۔

سُندس خوبصورت تو بہت حد ہے لیکن آج پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت لگ رہی ہوتی۔

حَسن دیکھ کر ملکہ لگ رہی ہو۔ہاتھ سے سُندس کے چہرے کو چھوتے ہوئے ایسا لگتا ہے نئی دُلہن بیاہ کر آئی ہے۔

سُندس شرماتے ہوئے شکریہ!

گُل کے شور کو سُن کر سعدیہ اور توفیق آتے ہیں سعدیہ Princess,we are coming گُل واہ ہو! بڑی ماما

http://kitaabghar.com

کمال لگ رہی ہیں پھر توفیق کو دیکھتے ہوئے بڑے بابا آپ تو بالکل Young لگ رہے ہیں۔

جب بچے بڑوں کی تعریف کرتے ہیں ان کے انداز معصوم اور حقیقت پر مبنی ہوتے ہیں اس سے ان کے دل میں بھی بچوں کے لیے پیار بڑھتا ہے۔سعدیہ اور توفیق دونوں گُل کو پیار کرتے ہیں۔

اسی دوران زوریز آجاتا ہے۔اس کو ہر چیز دکھانے کھڑا ہوجاتا ہے دادی اماں Prince لگ رہا ہوں۔

گُل غور سے آگے پیچھے گھوم کر زوریز کا اچھی طرح جائزہ لے کر پھر ہاتھ کے اشارے سے Prince، لگ رہے ہیں۔سعدیہ جو پاس کھڑی ہوتی ہے لیکن ہماری Princes سے زیادہ پیارنہیں لگ رہے ہو۔

اسی دوران زوہیب بھی تیار ہوکر آجاتا ہے۔سعدیہ زوہیب کو دیکھتے ہوئے Where؟

اس سے پہلے کے ذوہیب بولتا۔ماں جی یہ بھی جائے گا میری شہزادی کی فرمائش ہے۔گُل کی کہی ہوئی بات کب کوئی ٹالتا ہے سعدیہ خاموش ہوجاتی ہے۔تم شازیہ سے خود ہی بات کر لینا۔

سعدیہ جی ماں جی۔ہماری Princess نے کہا ہے تو شازیہ کو کوئی Objection نہیں ہوگا۔

حُسن کو بتانے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ وہ تو خود ہی محسوس ہوجاتا ہے جیسے ہی سُندس اور حَسن آتے ہیں یوں محسوس ہوتا ہے کسی ملک کی ملکہ نے لاؤنج میں قدم رکھا ہے حَسن بھی بہت خوبصورت لگ رہا ہوتا ہے۔ماں جی ماشاءاللہ بہت خوبصورت جوڑی ہے۔

خدا تم دونوں کو اپنے حفظ و ایمان میں رکھے۔حَسن اور سُندس دونوں کو گلے لگاتی ہے۔

سُندس توفیق بھائی سامان رکھوالیا ہے۔توفیق سُندس سب کچھ رکھوادیا ہے بس تم دونوں کا انتظار تھا سب گاڑیوں میں سوار ہوکر نکلتے ہیں۔

چونکہ زوریز کی گُل اور سُندس سے زیادہ بنتی ہے اس لیے سُندس، حَسن، گُل اور زوریز ایک ہی گاڑی میں بیٹھتے ہیں۔ زوریز گاڑی چلاتا ہے ساتھ والی سیٹ پر گُل بیٹھتی ہے حَسن اور سُندس پچھلی سیٹ پر۔گُل بابا ماما کوئین لگ رہی ہیں۔حَسن سُندس کی طرف دد یکھتے ہوئے۔آنکھوں کے اشارے سے گُل کی تصدیق کرتا ہے۔البتہ زوریز آنی گُل ٹھیک کہہ رہی ہے آپ سچ میں ملکہ لگ رہی ہیں۔

سُندس تھینک زوریز۔تم بھی شہزادے لگ رہے ہو۔تم بھی شہزادے لگ رہے ہو۔حَسن ہمارا زوریز ہمیشہ سے شہزادہ ہے آج تو زیادہ ہی لگ رہا ہے یار بچ کے رہنا کوئی تم پر عاشق ہی نہ ہوجائے۔

زوریز حسن چاچو آپ فکر ہی نہ کریں میں عاشقوں سے نبٹنا جانتا ہوں۔

http://kitaabghar.com

سُندس کوئی بات نہیں اگر کوئی عاشق ہو گیا تو ہم اپنے شہزادے کی اُس سے شادی کر دیں گے۔

زوریز جس کو آزادی پسند ہوتی ہے اور محبتیں اکٹھی کرنے کی عادت ہو چکی ہوتی ہے۔ وہ خود کو کیوں بندھنا چاہے گا بولتا ہے آنی مجھے سات آٹھ سال تک شادی نہیں کرنی ابھی تو دُنیا دیکھنی ہے۔

سُندس کوئی بات نہیں منگنی کر لے گئے۔

زوریز آنی کوئی Commitment نہیں صرف آزادی سے جینا ہے پھر دیکھوں گا۔

حسن یار تم تو آج سب کا دل ہی توڑ دو گے۔

زوریز چاچو دل میں بہت اچھے سے رکھ لیتا ہوں۔ سُندس پھر تو چاچو پر ہی گئے ہو یہ بھی سب کے دل رکھ لیتے تھے۔

زوریز پھر آنی آپ کے لیے کیسے مانے؟

حسن یار اس پر تو دل بچپن سے ہی تھا۔ خوبصورت تو انتہا کی تھی بلکہ یوں کہو ملکہ ہے۔

گُل جو چپ چاپ باتیں سُن رہی تھی جلدی سے بولتی ہے بابا میں خوبصورت ہوں۔

حسن کے بولنے سے پہلے زوریز دادی اماں تم تو پرستان کی شہزادی ہو۔

حسن میری جان تم تو اپنی ماما سے بھی زیادہ خوبصورت ہو۔

بیٹی کی شادی اور اُس کے سُسرال والے ماں باپ کے لیے بڑے معانی رکھتے ہیں شازیہ جو کچن کا رُخ کم ہی کرتی ہے آج صبح سے نسرین کے ساتھ کچن میں ہی ہے شازیہ کھانا تو بن گیا ہے بس تم کباب جلدی سے تل لو اور دیکھو! جلدی کرو بس وہ آنے ہی والے ہیں۔

عثمان شازیہ۔۔۔

شازیہ باورچی خانے سے نکلتی ہوئی کیا بات ہے؟

عثمان سارے انتظامات ہو گئے ہیں اگر کچھ بازار سے منگوانا ہے تو شفیق کو بھیج دو۔

شازیہ آپ فکر نہ کریں۔ میں نے سب انتظامات کر لیے ہیں۔

عثمان کو تسلی ہو جاتی ہے ٹھیک ہے۔

پیا کا خیال ہی ہر لڑکی کے لیے خوبصورت ہوتا ہے بادلہ بھی سسرال کو اچھی لگنے کے لیے سنگھار میز کے سامنے بیٹھی تیار ہو رہی ہوتی ہے۔

طلاب کی نظریں کسی کے انتظار میں ہوتی ہیں۔ کھڑکی کے پاس کھڑی باہر دیکھ رہی ہوتی ہے تو چوکیدار گیٹ کھولتا ہے

http://kitaabghar.com

۔مہمانوں کی گاڑیاں اندر آتی ہیں سب باہر نکلتے ہیں طلاب بادلہ مہمان آ گئے ہیں میں جا رہی ہوں ۔تم تیار ہوتی رہو۔ وہ بھاگ کر نیچے آجاتی ہے۔دروازے پر پہنچتی ہی ہے تو سب مہمان بھی پہنچ جاتے ہیں۔سب سے باری باری ملتی ہے۔ساتھ ہی آواز دینے لگ جاتی ہے۔امی مہمان آئے ہیں۔شازیہ اور عثمان بھی آ جاتے ہیں۔سب ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔سب آگے چلے جاتے ہیں۔

طلاب زوریز کو جو گل کا ہاتھ پکڑ لے دروازے سے اندر داخل ہو رہا ہوتا ہے۔غور سے دیکھتی ہے وہ بہت سمارٹ لگ رہا ہوتا ہے۔آنکھوں کے اشارے سے ہی واہ کیا بات ہے؟

زوریز کو تو ویسے ہی خوبصورت لڑکیوں کی تعریف کرنے اور دل رکھنے کی عادت ہوتی ہے طلاب کے پاس ہو کر واہ کیا اَدا ہے کس پر بجلی گرانی ہے؟

طلاب آپ پر؟

زوریز ایک ہاتھ میں تو گل کا ہاتھ پکڑا ہوتا ہے دوسرے سے دل کو پکڑتے ہوئے کمزور دل ہوں۔

طُلاب کو اس کی باتیں اچھی تو لگتی ہیں۔لیکن لاپرواہی اور بیزاری ظاہر کرتے ہوئے باتیں بنانی تو کوئی تم سے سیکھے۔

زوریز حقیقت کو ہمیشہ باتیں ہی سمجھتے رہنا۔

طلاب تو کیا سمجھوں جناب؟

زوریز دل کی آواز۔

طُلاب دل کی آواز سمجھ بھی لوں تو کیا ہوگا؟

زوریز سنجیدہ ہو کر بعض چیزوں کا کوئی مطلب نہیں ہوتا۔

گُل کو اُن کی باتوں کی سمجھ نہیں آتی لیکن محسوس کرتی ہے دونوں اس کو توجہ نہیں دے رہے تو طلاب آپی مجھ سے بھی مل لیں کہ صرف ذوریز بھائی سے باتیں کرنی ہیں۔

طلاب زوریز کی طرف دیکھتے ہوئے تمہارے زوریز بھائی باتیں ہی بہت کرتے ہیں کسی اور کی باری مشکل سے آتی ہے ۔نیچے ہو کر گُل سے ملتی ہے لیکن نظریں زوریز کی طرف ہی ہوتی ہے۔

زوریز کو جب لگتا ہے کہ طلاب سنجیدہ ہو رہی ہے تو نظرانداز کرتے ہوئے بتاؤں گی نہیں میری Princess کیسی لگ رہی ہے۔

طلاب گُل تو ہمیشہ سے ہی بہت پیاری لگتی ہے آج تو اور پیاری لگ رہی ہے اس کو تمہارے حوالے کی ضرورت نہیں۔

گُل تھینک یو آپی اب چلیں۔تینوں آگے چل پڑتے ہیں۔

http://kitaabghar.com

سب لاؤنج میں بیٹھتے ہیں ڈرائیور مٹھائی کے ٹوکرے لا کر لاؤنج میں رکھ دیتے ہیں۔

بچوں کی اور بڑوں کی عادات ایک جیسی ہو جاتی ہیں دونوں ہر بات کو کہنے میں دیر نہیں لگاتے دوسروں کی پرواہ نہیں کرتے ماں جی بھی بیٹھے ہی عثمان اور شازیہ دونوں بُرا مت منانا زوہیب ہماری شہزادی کی فرمائش پر آیا ہے۔

شازیہ پھوپھو یہ اس کی خالہ کا گھر ہے ویسے بھی آ سکتا ہے آپ فکر نہ کریں۔

عثمان بھی اپنے سر کے اشارے سے شازیہ کی تائید کرتا ہے۔

سعدیہ گُل تو سب سے پہلے Ready ہو کر Wait کر رہی تھی بہت Excited تھی۔

عثمان ظاہر ہے اُس کے بھائی کی شادی ہے بچے ویسے بھی اس طرح کی تقریبات کے لیے بہت خوش ہوتے ہیں۔

شازیہ کلثوم بیگم سے پھوپھو آپ کیسی ہیں؟

ماں جی اللہ کا شُکر ہے ٹھیک ہوں اور اپنے پوتے کی شادی کے لیے پُر جوش ہوں اب تم لوگ عثمان پھوپھو آپ ہی کی امانت ہے۔

توفیق عثمان صاحب شادی کی تاریخ اور دن کون سا ہونا چاہیے؟

عثمان توفیق بھائی جو آپ کو مناسب لگے۔

حسن عثمان بھائی زیادہ بھی لمبی تاریخ کی ضرورت نہیں میرا خیال ہے اس ماہ کی دس تاریخ ٹھیک ہے۔

شازیہ حسن بھائی تیاری کے لیے وقت کم ہے۔

ماں جی جہیز کی ضرورت نہیں گھر پہلے ہی بھرا ہے سُندس شازیہ آپی ماں جی ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ زوہیب کے کمرے کے لیے زوریز اور ہم سب نئے فرنیچر اور Renovation work کے لیے آرڈر کر دیا ہوا ہے۔

حَسن تو پھر اس ماہ کی دَس تاریخ طے ہے۔

شازیہ اور حَسن خاموش ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔

ماں جی دیکھتے کیا ہو؟ شازیہ وہ گھر تمہاری پھوپھی اور بہن کا ہے کون سی بادلہ غیروں میں جا رہی ہے۔

پھوپھی کی یقین دہانی سے شازیہ کی تسلی ہو جاتی ہے ٹھیک ہے پھوپھو۔ عثمان بھی شازیہ کی تائید کرتے ہوئے ٹھیک ہے پھوپھو۔

سعدیہ اُٹھو سُندس سب کا منہ میٹھا کرواؤں۔

سب باتیں کر رہے ہوتے ہیں لیکن گُلاب اور زوریز ایک دوسرے سے باتیں کر رہے ہوتے ہیں۔

http://kitaabghar.com

سُندس اُٹھ کر سب سے پہلے ماں جی اور پھر باری باری سب کا منہ میٹھا کرواتی ہے۔

سُندس طلب اور گُل دونوں بادلہ کو بھی لے کر آؤ۔

گُل اور طلاب دونوں بادلہ کو لینے جا رہی ہوتی ہے تو زوریز میں بھی ان کے ساتھ چلتا ہوں۔ تینوں کمرے میں جاتے ہیں بادلہ گُل سے گلے ملتی ہے۔

گُل آپی آپ کو بہت پیاری لگ رہی ہیں بادلہ کے بولنے سے پہلے زوریز کیوں آج بھائی کا ہارٹ فیل کروانا تو ہے۔

بادلہ چڑتے ہوئے نہیں ہوتا ان کا ہارٹ فیل۔ زوریز طُلاب کی طرف دیکھتے ہوئے آج کوئی میرا کروانے کی کوشش میں ہے۔

بادلہ ہنستے ہوئے تمہارا؟ نہیں ہونے والا البتہ تم بہت سے لوگوں کا کروا کر جاؤ گے اور تمہیں پتہ بھی نہ ہوگا۔

زوریز بادلہ اب آپ بھابھی بن رہی ہو پھر بھی اتنی سنگدلی۔

بادلہ ناک چڑھاتے ہوئے سچ کہہ رہی ہوں۔

طُلاب یہ بحث لمبی ہے پھر کریں گے چلیں سب نیچے انتظار کر رہے ہیں۔

تینوں بادلہ کو لے کر نیچے آتے ہیں۔

بادلہ سب کو سلام کرتی ہے اور ماں جی کے ساتھ بیٹھ جاتی ہے۔ ماں جی بہت پیار کرتی ہیں سُندس بادلہ کا منہ میٹھا کرواتی ہے۔

بادلہ زوہیب کی طرف دیکھتی ہے جو مسلسل اُس کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔

سعدیہ اُٹھ کر بادلہ کو چومتی ہے ماشاءاللہ میری Daughter بہت پیاری ہے۔ حسن اور توفیق بھی بادلہ کے سر پر پیار دیتے ہیں۔

رسم کرنے کے بعد سب رخصت ہو جاتے ہیں۔ شازیہ روایتی ماں کی طرح ایک بیٹی کے رُخصت ہو جانے کے یقین کے بعد دوسری کے لیے خواب دیکھنا شروع ہو جاتی ہے۔ شازیہ چلو ایک بیٹی کا فرض پورا ہو جائے گا عثمان اگر سعدیہ باجی طُلاب کا رشتہ بھی مانگ لیں تو اچھا ہوگا۔

مرد عورت کے مقابلے میں اتنا روایتی نہیں سوچتے اس لیے عثمان جہاں اس کے نصیب ہوں گئیں ہو جائے گا تو فکر نہ کرو۔ اگر زوریز کے ساتھ طلاب کا رشتہ نہ بھی ہوا تو خدا نے بہتر ہی لکھا ہوگا۔ کچھ خدا پر بھی چھوڑ دیتے ہیں۔

لیکن شازیہ سُنی اَن سُنی کر دیتی ہے کیونکہ وہ جانتی ہے اُس کی بیٹی کی بھی یہی خواہش ہے۔

طلاب بادلہ سے آج تو زوہیب بھائی کی نظریں آپ سے ہٹ ہی نہیں رہی تھیں۔

بادلہ جانے دو فون تو کبھی کیا نہیں۔

طلاب آپ کو تو پتہ ہے ذوہیب بھائی بچپن سے ہی Shy ہیں زوریز کے تو بھائی لگتے ہی نہیں۔

بادلہ زوریز اچھا ہے دل تو سب کا خوش رکھتا ہے۔

طلاب آسمان پر بٹھا کر سیڑھی کھینچ لیتا ہے۔

بادلہ سب پتہ ہے تو پھر کیوں؟

طلاب اس بے وقوف دل کی وجہ سے لیکن تم چھوڑو اور اچھا اچھا سوچو!

☆......☆......☆

زوریز سنگھار میز کے سامنے بیٹھا بالوں میں کنگھی کر رہا ہوتا ہے گُل دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتی ہے۔ زوریز کے ارد گرد چکر لگاتے ہوئے غور سے دیکھتے ہوئے بولتی ہے زوریز بھائی کدھر جا رہے ہیں۔

زوریز تمہیں اس سے مطلب؟

گُل مطلب ہے تو پوچھ رہی ہوں۔

زوریز زوہیب کے کمرے کی Renovation کروانے کے لیے کسی سے ملنا ہے۔

گُل ہاتھ ملتے ہوئے اور منہ بناتے ہوئے مجھے تانیہ کے گھر جانا ہے اس کی Birthday ہے۔

ہر انسان کو جب کوئی اچھا نہیں لگتا تو وہ چاہتا ہے اُس کے ساتھ جس جس کا تعلق ہے وہ اُس سے نہ ملے۔ خاص طور پر ایسے لوگوں سے جو لگتے ہو وہ اس کے عزیز کو خراب کر دیں گے حالانکہ کوئی کسی کی وجہ سے خراب نہیں ہوتا اگر اُس کا میلان اُس طرف نہ ہو۔ یہی وجہ تھی کہ زوریز کو گُل کا۔ تانیہ سے ملنا پسند نہیں۔ زوریز تم نہیں جا رہی۔ مجھے ضروری کام ہے ویسے بھی مجھے تمہاری یہ دوست پسند نہیں۔

گُل لیکن مجھے تو جانا ہے آپ مجھے Drop کریں گے یا نہیں۔

زوریز نہیں جاؤ دادی اماں زوہیب کے ساتھ جاؤ گُل آخری بار پوچھ رہی ہوں۔

زوریز پرفیوم لگا رہا ہوتا ہے گُل کے اوپر لگاتے ہوئے نہیں۔

گُل کے منہ اور آنکھوں میں پرفیوم جا رہا ہوتا ہے گُل منہ پیچھے ہٹاتے ہوئے۔ زوریز بھائی مجھے آپ کے ہی ساتھ جانا ہے۔ پرفیوم اُس کے ہاتھ سے لے کر بھاگتی ہے دونوں کمرے میں ایک دوسرے کے پیچھے بھاگتے ہیں گُل پرفیوم پورے کمرے میں کر رہی ہوتی ہے۔

زوریز پرفیوم واپس کرو سارا ضائع کر رہی ہو۔

گُل نہیں دوں گی اور کمرے سے باہر بھاگ جاتی ہے زوریز اس کے پیچھے بھاگتا ہے۔

لاؤنج میں سب خواتین بیٹھیں شادی کے لیے کپڑے دیکھ رہی ہوتی ہیں۔زوریز گُل پرفیوم واپس کرو۔

گُل صوفے کے پیچھے کھڑی ہوکر پہلے آپ مجھے چھوڑ کر آئیں۔

سُندس زوریز منع کر رہا ہے تو نہ جاؤ۔

گُل ماما مجھے ضرور جانا ہے تانیہ کی بَرتھ ڈے ہے۔

سعدیہ زوریز گُل کو Drop کر کے آؤ۔

زوریز نہیں امی مجھے تانیہ پسند نہیں عجیب سی باتیں کرتی ہے اور آپ کو تو پتہ ہے یہ طوطا ہے ہر بات کو اس نے دُہرانا ہوتا ہے۔

ماں جی بیٹا اُس نے اپنی عمر کے لوگوں سے ہی معاشرہ سیکھنا ہے ہم اس کو قید تو نہیں کر سکتے۔

زوریز ماں جی میں نہیں جانے والا زوہیب کے ساتھ جائے۔گُل کے پیچھے بھاگتا ہے گُل آگے بھاگتی ہے تو گر جاتی ہے اور پرفیوم کی بوتل ٹوٹ جاتی ہے اس کے ہاتھ میں شیشہ لگ جاتا ہے۔ہاتھ خون وخون ہو جاتا ہے سب آگے بڑھ کر گُل کو پکڑتے ہیں زوریز کی تو جیسے جان نکل جاتی ہے اس کو کچھ سمجھ ہی نہیں آتا۔سعدیہ اس کے Hand سے کانچ نکلو۔ پروین جلدی سے Firstaid Box لاؤ۔

سُندس گُل کو گود میں لیتی ہے۔

زوریز تھوڑی دیر گُل کے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں لیے دیکھتا رہتا ہے سعدیہ اُس کو ہلاتی ہے۔Hurry۔۔۔

زوریز ہوش میں آتا ہے جی امی۔گُل کے ہاتھ سے شیشہ نکلتا ہے اور پروین کو زور زور سے جلدی آؤ۔۔۔ماں جی زوریز کچھ نہیں ہوا بچوں کو چھوٹ لگتی رہتی ہے۔

پروین آجاتی ہے یہ لیں۔

زوریز ماں جی اتنا خون بہہ رہا ہے۔گُل کا خون بہہ رہا ہوتا اور زوریز کا دل ڈوب رہا ہوتا ہے اور وہ پاگلوں کی طرح بے حواس ہوتا ہے۔

ماں جی اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے حوصلہ کرو۔سعدیہ پروین سے ابتدائی طبی امداد کا بکس پکڑتی ہے زوریز اُس کے ہاتھ کو صاف کر کے پٹی کرتا ہے۔

پٹی کرنے کے بعد آنی ایک طرف ہو جائیں پھر گُل کو اُٹھا کر صوفے پر لٹا دیتا ہے۔

سُندس ماتھا چومتی ہے سعدیہ اور ماں جی بھی گُل کو چومتی اور پیار کرتی ہیں۔

گل زوریز بھائی پھر مجھے تانیہ کے گھر لے کر چل رہے ہیں سب ہنس پڑے۔

جب آپ کے پیارے کو تکلیف ہوتی ہے تو آپ اس کے لیے سب کچھ کرنے کو تیار ہوتے ہیں تا کہ وہ خوش ہو جاتا اور تکلیف کو بھول جائے۔اس لیے زوریز ایک دَم بغیر سوچے سمجھے بولتا ہے لے کر چل رہا ہوں۔اس کے لیے تحفہ بھی لے کر دوں گا۔

ماں جی ہم نے کہا تو نہیں مانے اب اتنی جلدی سے مان گئے ہو۔

زوریز ماں جی اس کو میری وجہ سے چوٹ لگ گئی ہے۔سعدیہ اگر پہلے Agree ہو جاتے تو Better تھا۔سعدیہ کوئی بات نہیں لیکن دھیان سے جانا۔ماں ہوتی ہے اس لیے تاکید کرتی ہے۔

گُل صوفے پر اُٹھ کر بیٹھ جاتی ہے تو چلیں بھائی۔زوریز جلدی سے اُٹھا جاتا ہے چلو۔زوریز گُل کا ہاتھ پکڑتا ہے اور دونوں چلے جاتے ہیں۔

زوریز راستے میں گل کو تحفہ بھی لے کر دیتا ہے۔لیکن اُس کو گُل کی فکر ہو رہی ہوتی ہے اُس کو تانیہ کے گھر چھوڑتے ہوئے اپنا دھیان رکھنا۔جب فارغ ہو مجھے فون کر دینا میں فوراً آ جاؤں گا۔اگر چکر آئیں تو بھی مجھے فون کر دینا۔اب کیسا محسوس کر رہی ہو؟ چکر تو نہیں آ رہے۔

گُل نہیں آپ فکر نہ کریں میں ٹھیک ہوں۔

گُلی گاڑی سے اُتر کر اندر جانے لگتی ہے تو زوریز ہاتھ میں دَرد تو نہیں ہو رہا۔

گُل زوریز بھائی آپ فکر ہی نہ کریں۔دَرد نہیں ہو رہا۔خدا حافظ۔

زوریز اچھا جاؤ۔خدا حافظ۔

گُل اندر چلی جاتی ہے لیکن زوریز کو سکون کہاں آتا ہے دَس منٹ تک کھڑا رہا ہے ہو سکتا ہے اس کو درد ہو اور واپس آ جائے۔جب وہ واپس نہیں آتی تو واپس چلا جاتا ہے۔

گُل تانیہ یہ تمہارا Gift۔

تانیہ تھینک یو۔ہاتھ کو دیکھتے ہوئے ہاتھ پر کیا ہوا ہے۔گُل بس زوریز بھائی کو تنگ کر رہی تھی تو پرفیوم کی بوتل ٹوٹ کر میرے ہاتھ پر لگ گئی۔ویسے تم نے کچھ اُوور میک اپ نہیں کیا ہوا؟

پاس ہی تانیہ کی بہن فون پر اپنی دوست سے باتیں کر رہی ہوتی ہے جو خود بھی میک اپ میں لدی ہوئی ہے فخریہ انداز میں مَیں لڑکیوں کو میک اپ کرنا اور تیار رہنا آنا چاہیے تو ان کے نصیب اچھے ہوتے ہیں۔پڑھائی تو بالکل نہیں کرنی چاہیے اس سے خوبصورتی ضائع ہو جاتی ہے دیکھو! میں کامیاب ہوں عادل مجھ پر جان چھڑکتا ہے۔

http://kitaabghar.com

گُل اس کو سر سے پاؤں تک غور سے دیکھتی ہے انتہائی ماڈرن اور میک اپ سے لدی ہوتی ہے۔ پوز بنا بنا کر سیلیفیاں لے رہی ہوتی ہے۔گل بچی ہوتی ہے ظاہر ہے چمکتی ہوئی چیز اچھی لگتی ہے اُس کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے اُس کی ادائیں گل کو بھاتی ہیں گل اُسی کو دیکھتی جاتی ہے۔

تانیہ گُل میں نے صرف تمہیں ہی Invite کیا ہے۔گل تانیہ کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے شکریہ۔ پھر تانیہ کی بہن سے آپی آپ بہت پیاری ہیں۔

گُل خود کون سے شہزادی سے کم ہوتی ہے وہ گُل کی گال پر پیار سے ہاتھ مارتے ہوئے تم بھی بہت پیاری ہو۔

پانچ بجے زوریز آ جاتا ہے تانیہ اور گُل باتیں کر رہی ہوتی ہیں چوکیدار اور تانیہ بی بی۔گل کو لینے آئیں ہیں۔

گُل اچھا تانیہ میں چلتی ہوں دراصل زوریز بھائی میرے لیے پریشان ہیں اس لیے جلدی لینے آ گئے ہیں۔

تانیہ اچھا خدا حافظ اُس کو باہر تک چھوڑنے جاتی ہے۔

گُل گاڑی میں بیٹھ ہی رہی ہوتی ہے زوریز ہاتھ میں دَرد تو نہیں۔ چکر تو نہیں آئے۔

گُل بھائی میں ٹھیک ہوں۔ آپ پریشان نہ ہوں۔ زوریز شُکر ہے ورنہ میں بہت پریشان تھا۔ پھر گُل بتانا شروع ہو جاتی ہے اور زوریز گاڑی چلا دیتا ہے۔

سنگھار میز کے سامنے بیٹھی گُل میک اپ کر رہی ہوتی ہے۔سُندس کمرے میں داکل ہوتی ہے سُندس گُل کو اپنے سنگھار میز کے سامنے بیٹھی میک اپ سے مٹھائی کی دُکان بنی ہوئی دیکھ کر۔

گُل تم یہ کیا کر رہی ہو۔تم نے تو آج تک لپ اِسٹک نہیں لگائی یہ کیا بنی ہو؟ گُل منہ بناتے ہوئے ماما لڑکیوں کو تیار رہنا چاہیے۔ میک اپ کرنا آنا بہت ضروری ہے اس سے لڑکیوں کے نصیب اچھے ہوتے ہیں۔

سُندس گُل کے منہ کی طرف دیکھتی رہ جاتی ہے کیا مطلب؟ سُندس اُٹھو منہ دھوؤ۔

گُل نہیں ماما اور بھاگ کر لاؤنج میں آ جاتی ہے وہاں زوریز، سعدیہ، ماں جی، رشیدہ اور سعدیہ بیٹھیں ہوتی ہیں سب گُل کو حیرت سے دیکھتے ہیں سُندس بھی اس کے پیچھے آ جاتی ہے۔

ماں جی گُل میری شہزادی یہ کیا بنی ہو؟

گُل ماں جی میک اپ کیا ہوا ہے۔ لڑکیوں کو میک اَپ کرنا اور تیار رہنا چاہیے اچھے نصیبوں کے لیے ضروری ہے۔

سعدیہ Who told you?

زوریز تانیہ کے گھر سے سیکھ کر آئی ہوگی۔ میں نے کہا تھا یہ طوطا ہے جو کوئی کہے گا وہی دُہرائے گی تانیہ اور اُس کے گھر و

http://kitaabghar.com

اسلے ایسے ہی ہیں۔

گُل ماں جی دیکھا میں کتنی پیاری لگ رہی ہوں۔ زوریز جا کر منہ دھوئ۔ آنی اس کو لے کر جائیں۔

گُل میں نہیں جاؤں گی۔

ماں جی کوئی بات نہیں۔ میری شہزادی پیاری لگ رہی ہے۔

زوریز خاک پیاری لگ رہی ہے مٹھائی کی دُکان لگ رہی ہے۔

ماں جی گُل میرے پاس آؤ۔

گُل ماں جی کے پاس جا کر بیٹھ جاتی ہے ماں جی گُل کو پیار کرتی ہیں۔ زوریز کو دیکھ دیکھ کر غصہ آتا ہے۔ سُندس اور سعدیہ ہنستی ہیں۔

ماں جی میری شہزادی میک اپ کی ضرورت اُن کو ہوتی ہے جو پیارے نہ ہوں۔ تم تو پہلے ہی بہت خوبصورت ہو۔ اس لیے تو کوئی شہزادی کہتا ہے اور کوئی Princess۔ تمہیں میک اپ کی ضرورت نہیں۔ جب کوئی دلیل کے ساتھ بات کرتا ہے تو دل کو لگتی ہے اس لیے ماں جی کی بات گُل کے دل کو لگتی ہے۔ لیکن چمک کا اثر ہوتا ہے تو گُل کہتی ہے ماں جی تانیہ کی آپی تو کہہ رہی تھی میک اپ سے اچھے نصیب ہوتے ہیں۔

ماں جی نصیب کردار سے اچھے ہوتے ہیں تمہارے نصیب اچھے تو ہیں اس لیے اللہ نے اتنی خوبصورت زندگی دی ہے۔ سب پیار کرتے ہیں۔ ہر چیز ملتی ہے کبھی کسی چیز کی کمی نہیں ہوتی بتاؤ آپ کے پاس کوئی چیز نہیں ہے۔

گُل سوچ کر ماں جی سب کچھ ہے کپڑے جوتے۔ ٹاپ ہے جس پر میں کارٹوں دیکھتی ہوں اگر کوئی چیز چاہیے تو زوریز بھائی جلدی سے لادیتے ہیں سب پیار کرتے ہیں۔

ماں جی تو پھر تمہیں میک اَپ کی ضرورت نہیں۔

گُل منہ بناتے ہوئے تو پھر آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں میں جا کر منہ دھو دیتی ہوں۔

ماں جی سُندس جاؤ۔ اس کا منہ اچھی طرح دھلواؤ سُندس گُل کو لے کر چلی جاتی ہے۔

زوریز اس لیے میں کہتا ہوں۔ اس کو کہیں مت جانے دو۔ اتنی معصوم ہے۔

ماں جی نہیں بیٹا میں نے تم سے پہلے بھی کہا تھا اس کو معاشرے کے طور طریقے سیکھنے ہیں جس کے لیے لوگوں سے ملنا ضروری ہے ہم اس کو قید نہیں کر سکتے جہاں وہ غلط ہو سمجھا سکتے ہیں وہ سمجھ جاتی ہے تم آگ بگولہ مت ہوا کرو تھوڑا خود پر کنٹرول کیا کرو۔

☆......☆......☆

http://kitaabghar.com

اگر ایک دوسرے کے جذبات اور احساسات کا خیال ہو تو مشترکہ خاندان کا نظام بہت اچھا ہوتا ہے انسان وقت گزرتا نہیں بلکہ وقت سے لطف اندوز ہوتا ہے اور خوشیاں سمیٹتا ہے یوں اچھی یادیں رہتی ہیں زوہیب کی شادی کی تیاریاں پورے گھر میں بڑے زور وشور سے ہو رہی ہوتی ہیں سعدیہ اور سُندس بادلہ کے لیے کپڑے خریدتی ہے لیکن گہنے خریدنے کا وقت آتا ہے تو ماں جی سے درخواست کی جاتی ہے یوں بڑوں کو بھی اپنی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

سُندس ماں جی آج ہم نے زیورات خریدنے ہیں آپ کو جانا ہے ڈرائیور سے بھی کل کہہ دیا تھا کہ کل کہیں نہیں جانا۔ ماں جی نے زیورات کے لیے جانا ہے آپ گھنٹے تک تیار ہو جائیں۔

ماں جی سُندس تم دونوں خرید لو۔ اب ماڈرن دَور ہے بچوں کا انتخاب بدل گیا ہے۔

سعدیہ کمرے میں داخل ہو رہی ہوتی ہے ماں جی لیکن ہمارے ہاں آپ سب سے Important ہیں اور آپ کی Choice سب سے Unique ہے آپ نے Bridle کا ویسے Suit کا بھی Choose کرنا ہے۔ ماں جی کے اندر اپنی بہوؤں کے لیے محبت بڑھ جاتی ہے خوشی سے بس میں آدھے گھنٹے میں تیار ہو گی تم دونوں بھی جا کر تیار ہو جاؤ۔

حَسن اور زوریز اور گُل زوہیب کے کمرے کو سیٹ کرواتے ہیں واش رُوم کے لیے چیزوں کا انتخاب حَسن اور زوریز کرتے ہیں گُل کمرے کے لیے پینٹ کا انتخاب کرتی ہے۔

حَسن مزدوروں سے یار یہاں سے ٹائل صحیح نہیں لگی ان کو اُتار کر دوسرے رَنگ کی لگاؤ یہ Combination اچھا نہیں۔ زوریز کیا خیال ہے۔ زوریز چاچو آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

حَسن مزدور سے آج کام ختم کرو کل اس کی فٹنگ کرنے کے لیے پلمبر نے کام شروع کرنا ہے۔

ساتھ ہی زوریز تم نے اور گُل نے فٹنگ Select کر لی ہے۔

زوریز چاچو کل تک آ جائی گی آرڈر کر آئیں ہیں زوریز مزدور سے بھائی کوشش کرو آج کام ہو جائے۔

پینٹ کرنے والا جو پینٹ کر رہا ہوتا ہے یار تمہارا کام کب تک ہو گا۔

پینٹ والا صاحب چار دِن اور لگے گیں۔

حَسن زوریز فرنیچر کا کیا کیا ہے؟ وہ زوہیب اور آنی پسند کر آئیں ہیں بس کمرے کے Renovate ہوتے ہی آ جائے گا۔

ماں جی تیار ہو جاتی ہیں اور ڈرائیور بھی آ جاتا ہے تینوں خواتین اور ساتھ بھی رشیدہ گاڑی میں بیٹھ کر جاتی ہیں۔

تینوں اپنے خاندانی سُنار کے پاس جاتی ہیں ماں جی وہاں بہت سے زیورات دیکھتی ہیں سُندس اور سعدیہ کو بھی دکھاتی

http://kitaabghar.com

ہیں رشیدہ سے بھی مشورہ لیتی ہیں دُلن کے لیے دَس سیٹ پسند کیے جاتے ہیں۔

ماں جی سُندس یہ تمہارے لیے اور سعدیہ تمہارے لیے کیسا ہے؟

سُندس کانٹے اور ہار ساتھ لگاتے ہوئے بہت خوبصورت سعدیہ اپنے ساتھ لگاتے ہوئے Beautiful۔

زیورات پسند کرنے کے بعد دُلہن کے لیے ولیمے کا جوڑا خریدا جاتا ہے۔

رات کو سب لاؤنج میں بیٹھے ہوتے ہیں سندس سب کو زیورات اور جوڑا دکھاتی ہے۔

توفیق بہت خوبصورت ہے۔

سُندس ماں جی کا انتخاب ہوتا ہے ہی بے مثال ہے۔سُندس زوہیب تم نہیں کچھ کھو گئے تمہاری بیگم کے لیے ہے۔

زوہیب آنی آپ کو پسند ہے تو اچھا ہے۔

سُندس زوریز کی شادی ہوتی تو اس کے دیکھنا تھا کیسے آپ کو ایک ایک چیز کے بارے میں رائے دیتا۔

ماں جی یہ شروع سے ہی ایسا ہے جو چیز سعدیہ اس کے لیے پسند کرتی یہ خوشی خوشی لے لیتا لیکن زوریز اگر نہ پسند ہو تو لڑائی کر کے تبدیل کرواتا۔سعدیہ ہاں سُندس زوہیب میرا Obedient boy ہے لڑکی بھی جو میں نے اس کے لیے Choose کی اس نے کوئی Objection نہیں لگایا۔

حسن لیکن بھابھی زوریز کے لیے ایسی غلطی مت کیجئے گا۔

سعدیہ بھائی زوریز کے Case میں Impossible ہے توفیق اس لیے تو ہم نے کسی سے بات نہیں کی جب کہے گا ہم جا کر رشتہ مانگ لے گیں۔

زوریز مابدولت خود لڑکی پسند کریں گے کسی کی بھی نہیں مانے گئے۔

کبھی کبھی بڑے بول ہی آگے آجاتے ہیں۔زوریز کو کیا پتہ قسمت اس کے ساتھ کیا کرے گی۔

توفیق حسن اور زوریز کمرہ کب تک Renovate ہو گا شادی تک ہو جائے گا۔

حسن بھائی آپ فکر ہی نہ کریں چار دن میں ہو جائے گا۔

گُل بڑے بابا آپ فکر ہی نہ کریں میں کام کروا رہی ہوں وقت پر ہو جائے گا۔

توفیق بھی اس کا مان رکھتے ہوئے میری شہزادی اس لیے تو بے فکر ہوں ورنہ دونوں انتہائی سست ہیں۔

شازیہ عثمان صاحب میں اور بادلہ کل برأت کے لیے سوٹ لینے جائیں گی آپ نے ہال بُک کروالیا ہے۔

عثمان توفیق بھائی کا فون آیا تھا وہ کہہ رہے تھے مہندی اکٹھی کرنی ہے اس لیے اُنھوں نے اُس کا انتظام کرلیا ہے۔اس

http://kitaabghar.com

لیے میں نے برات کے لیے بُکنگ کروادی ہے تمہاری تیاری کتنی رہ گئی ہے۔

شازیہ بس چار دن میں ہو جائے گی۔

بادلہ طلاب خالہ نے مجھے Shopping کے لیے نہیں کہا؟ طلاب کہیں گی بھی نہیں تمہیں تو پتہ ہے وہاں سب ایک دوسرے کے لیے Shopping کرتے ہیں اور چیزیں Choose کرتے ہیں تم بھول جاؤ۔

بادلہ وہ اور بات ہے لیکن یہ تو میری شادی کی شاپنگ ہے۔

طلاب اُس کے سَر پر مارتے ہوئے لگتا ہے میڈم کی عقل گھاس چرنے گئی ہوئی ہے۔

اِسی دوان شازیہ کمرے میں آتی ہے کیا بات ہے؟

کس بات پر بحث ہو رہی ہے؟

بادلہ امی خالہ نے مجھے شاپنگ کے لیے نہیں بُلایا۔ شازیہ شاپنگ تو وہ کر چکے ہیں۔ بادلہ میرے بغیر امی یہ زیادتی نہیں ہے اب یہ حال ہے تو آگے میرے ساتھ کیا ہوگا۔

شازیہ یہ اُن کے گھر کا رواج ہے ایک دوسرے کے لیے وہ چیزیں پسند کرتے ہیں اور کوئی اعتراض بھی نہیں کرتا۔

بادلہ غصے سے یعنی میرے ساتھ بہت بُرا ہونے والا ہے۔ شازیہ خود پر کنٹرول کرو۔ بہت اچھے ہیں ایک دوسرے کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھتے ہیں ایک دوسرے کی پسند کو اہمیت دے کر جوائنٹ فیملی سسٹم چلتا ہے۔ زوہیب اچھا لڑکا ہے تمہارا خیال کرے گا۔

بادلہ آج تک مجھے فون تو کیا نہیں کیا خاک خیال کرے گا۔

شازیہ ذرا رکھ رکھاؤ والا ہے لیکن شریف بندہ ہے بادلہ امی آپ نے مجھے کہاں پھنسا دیا ہے؟

شازیہ تم سے پوچھ کر ہاں کی تھی میں نے شازیہ کو۔ ورنہ ان کو رشتوں کی کمی تھوڑی تھی تب تو تمہیں کوئی اعتراض نہیں تھا۔ تم تو اس کو بچپن سے جانتی تھی پھر اب یہ شور کیوں؟

بادلہ مجھے نہیں پتہ تھا وہ یوں سَر د ہوگا جس پر کسی موسم کا اثر ہی نہیں ہوتا۔

شازیہ ابھی سے دماغ دُرست کر لو یہ نہ ہو دوسرے دن لڑائیاں شروع ہو جائیں۔ یہ بھی جان لو وہ ایک دوسرے کی رائے کو اہمیت دیتے ہیں ایک کہتا ہے تو دوسرے کے لیے وہ بات حدیث کا درجہ رکھتی ہے۔

طلاب لیکن زوریز ایسا نہیں ہے۔

شازیہ وہ بھی زیادہ باتیں مان لیتا ہے کبھی کبھار نہیں مانتا۔ دیکھا نہیں دونوں بھائی گُل کا کیسے خیال رکھتے ہیں چاہے

زوہیب ہو یا زوریز گُل آدھی رات کو بھی کوئی فرمائش کرے تو پوری کرتے ہیں۔کسی نے کوئی بات منوانی ہو تو گُل سے کہلواتے ہیں۔تم نے دیکھا نہیں۔شادی کی تاریخ طے کرنے کے لیے گُل نے کہا تھا تو زوہیب بھی آیا تھا۔

طلاب بادلہ سوچ لو نند بھی ہے وہ بھی نخرے اُٹھوانے والی۔

شازیہ ایسی بھی کوئی بات نہیں بڑی اچھی ہے اصل بات تو میں بھول ہی گئی ہوں۔کل تیار رہنا تمہارا بارات کا سوٹ لینے جانا ہے۔

بادلہ جو غصے میں بھری ہوتی ہے ماں پر غصہ نکلتے ہوئے وہ بھی آپ خود لے آئیں۔

شازیہ بڑے آرام سے ٹھیک ہے میں لے آؤں گی۔

بادلہ دیکھتی ہے کہ ماں کو فرق ہی نہیں پڑا تو جلدی سے نہیں میں چلوں گی آپ تو سنجیدہ ہی ہو گئی ہیں۔

☆......☆......☆

مہندی ہاتھوں پر لگنے سے نہ صرف ہاتھ خوبصورت لگتے ہیں بلکہ دُلن کے دل میں اَرمان پیدا ہوتے ہیں وہ پیا کے خواب دیکھنے لگتی ہے مہندی کی تقریب میں دو لوگ مل رہے ہوتے ہیں تو کئی نئے جوڑے بن رہے ہوتے ہیں جو جہاں ایک دوسرے سے ملنے کی تمنا دل میں سجا رہے ہوتے ہیں۔

زوریز حسن اور دوسرے لوگ ذوہیب کو دوپٹے کے نیچے لاتے ہیں۔طلاب، سندس اور دوسری لڑکیاں بادلہ کو لے کر آتی ہیں۔دونوں کو اسٹیج پر بٹھاتے ہیں تو گُل جلدی سے دونوں کے درمیان بیٹھ جاتی ہے بادلہ کو بُرا لگتا ہے کہتی تو کچھ نہیں لیکن منہ بناتی ہے۔

سُندس ''اُٹھو گُل''۔ دُلہا دُلن کے ساتھ نہیں بیٹھتے۔ سعدیہ Let her sit (بیٹھنے دو) دیکھا نہیں Princess کتنی Pretty لگ رہی ہے۔

ماں جی نہیں سُندس کیوں اٹھاتی ہو شہزادی کو۔سُندس چُپ ہو جاتی ہے۔

بادلہ غصے سے تپتے ہوئے جی آنی بیٹھی رہنے دیں۔

زوہیب گُل کو پیار کرتا ہے۔

پہلے ماں جی دونوں کو مہندی لگاتی ہیں پھر سُندس اور سعدیہ۔یوں باری باری سب مہندی لگاتے ہیں۔توفیق دونوں کو مٹھائی کھلاتے ہیں اور سر پر پیار کرتے ہیں۔

حسن دونوں کو مہندی لگا کر جب مٹھائی کھلاتا ہے تو دَس منٹ تک ذوہیب کو تنگ کرتا ہے مٹھائی بار بار اُس کے منہ تک لے کر جاتا ہے جیسے ہی کھانے لگتا ہے پیچھے ہٹا لیتا ہے۔

ذوہیب چاچو بس کردیں میری بس ہوگئی ہے۔حَسن یار جوان جہاں ہوکر تھک گئے ہو اگر کھاؤ تو جانو۔

زوریز یار بہادر بنو Challange قبول کرو۔

ذوہیب خود کا حوصلہ بڑھاتے ہوئے میں تیار ہوں۔

حَسن جیسے ہی مٹھائی اُس کے منہ کے قریب لاتا ہے۔ذوہیب ہاتھ واپس نہیں جانے دیتا۔حَسن یار میری اُنگلیاں تو چھوڑ دو۔یہ بھی کھاؤ گے۔

ذوہیب مسکراتے ہوئے کیسا لگا چاچو۔

حسن یار تم جیت گئے۔

پھر بادلہ کو مٹھائی کھلاتا ہے اس کو تھوڑا سا تنگ کرتا ہے۔

طلاب مہندی لگانے آتی ہے تو زوریز بھی ساتھ آکر بیٹھ جاتا ہے۔

طلاب مجھے تو لگانے دو پھر تم لگانا۔

زوریز دیکھ رہا ہوں کیسے مہندی لگاتی ہو۔

طلاب تو دیکھیں جناب!

دونوں کو مہندی لگاتی ہے۔زوریز اُس کے کان کے پاس منہ لے جا کر خود کو کب لگوا رہی ہو۔

طلاب آہستہ سے تم لگا دو۔میں تیار ہوں۔

زوریز منہ گُل کی طرف کر کے میں تو اپنی دادی اماں کو لگا رہا ہوں۔

گُل کے دونوں ہاتھوں کے درمیان میں گول گول مہندی کے دائرے بنا دیتا ہے۔ہاتھ پکڑ کر کتنے پیارے ہاتھ لگ رہے ہیں۔

گُل کے گال کھینچتا ہے زوہیب بھی گُل کو پیار کرتا ہے طلاب منہ دیکھتی رہ جاتی ہے۔

سب مہمان چلے جاتے ہیں زوہیب اور بادلہ بھی اسٹیج سے چلے جاتے ہیں۔لیکن گُل ابھی تک اسٹیج پر بیٹھی ہوتی ہے۔

سعدیہ Princess lets's go inside

گُل بڑی ماما میں اُٹھ نہیں سکتی ہاتھوں پر مہندی لگی ہوئی ہے۔

سُندس جو پاس کھڑی ہوتی ہے بولتی ہے پاؤں پر تو نہیں لگی آؤ چلیں۔

گُل ماما آپ بھی بڑی معصوم ہیں۔بتایا نہ ہاتھوں پر مہندی لگی ہے کیسے اُٹھوں۔

توفیق ہنسنا شروع ہو جاتا ہے۔

حَسن کوئی بات نہیں میں اپنی بیٹی کو اُٹھا لیتا ہوں وہ گل کو اُٹھانے لگتا ہے تو زوریز آ جاتا ہے چاچو آپ چھوڑیں یہ مہندی میں نے دادی اماں کے ہاتھوں پر لگائی ہے میں ہی اُٹھا کر لے جاتا ہوں۔ حَسن پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ زورزیز گُل کو اُٹھا لیتا ہے۔

''اَب ٹھیک ہے نا''۔

''گُل یہی بات'' زویز بھائی میں ان کو سمجھا رہی تھی کہ میں چل نہیں سکتی مہندی لگی ہے مگر کسی کو سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ تو بابا سمجھدار ہیں جن کو سمجھ آ گئی۔

زوریز جی دادی اماں آپ ٹھیک کہتی ہیں۔

وہ لے جا کر گل کو بستر پر لٹا دیتا ہے۔ سُندس بھی ساتھ ہوتی ہے۔

گُل ماما دونوں ہاتھوں کے نیچے تکیہ رکھیں۔

مہندی اُتر نہ جائے کیونکہ میں سو جاؤں گی۔ اگر ہاتھ سیدھے ہو گئے تو نہیں اُترے گی۔

سُندس ایک ہاتھ اور زوریز دوسرے ہاتھ کے نیچے تکیہ رکھتے ہیں۔

سندس''اب ٹھیک ہے''۔

گُل ٹھیک ہے لیکن ماما پلیز رات کو دھیان رکھیے گا۔ میرے ہاتھ اُلٹے نا ہو جائیں۔

زوریز آنی میں ادھر ہی سو جاتا ہوں جب اس کے ہاتھوں کی مہندی سوکھے گی تو میں جا کر سو جاؤں گا۔

سُندس چلو تم اِدھر اُس کے پاس سو جاؤ۔

سُندس کمرے میں جاتی ہے تو حَسن گُل سو گئی؟

سُندس نہیں لیٹی ہے زوریز اُس کے ہاتھوں کی مہندی کا پہرہ دے رہا ہے۔

سُندس اور حسن ماں باپ ہوتے ہیں گُل پر جان دیتے ہیں حَسن خوش ہو کر دیکھا! میری بیٹی مہندی لگا کر کتنی خوش تھی۔

سُندس ہاں بہت خوش ہے دونوں ہاتھوں کے نیچے ایک ایک تکیہ رکھوا کر سوئی ہے ساتھ میں ایک چوکیدار بھی بٹھایا کہ کہیں مہندی نہ اُتر جائے۔ زوریز گل کے پاس لیٹ جاتا ہے گُل بچی ہوتی ہے ایک منٹ میں سو جاتی ہے۔ ساتھ سیدھا ہاتھ زوریز کے منہ پر دے مارتی ہے۔ زوریز جلدی سے اس کا ہاتھ پکڑ لیتا یہ۔ ابھی چھوڑتا ہی ہے تو دوسرا آ جاتا ہے وہ دونوں ہاتھ پکڑ کر بیٹھ جاتا ہے کہ کہیں مہندی نہ اُتر جائے۔ یوں ہاتھ پکڑے پکڑے بیٹھا بیٹھا سو جاتا ہے۔ سُندس آدھی رات کو آتی ہے زوریز ہاتھ پکڑے بیٹھا بیٹھا سو رہا ہوتا ہے۔

سُندس زوریز اُٹھو جاؤ سو جاؤ۔اس کی مہندی سوکھ گئی ہے۔

زوریز آنکھیں مَلتا ہوا اُٹھتا ہے اس کے دونوں ہاتھوں کو دیکھتا ہے تو مہندی سوکھ چکی ہوتی ہے۔زوریز جی آنی اور چلا جاتا ہے۔

سُندس ہنستی ہوئی کمرے میں جاتی ہے حَسن کیا ہوا؟

سُندس زوریز گُل کے ہاتھ پکڑے بیٹھا بیٹھا سو رہا تھا۔حَسن دونوں بھائی گُل سے بہت پیار کرتے ہیں ہم دونوں سے بھی زیادہ۔

سُندس میری Princess ہے ہی بڑی اچھی۔حسن معصوم بھی بڑی ہے اس کی باتیں بڑوں بڑوں کو اس سے پیار کرنے پر مجبور کردیتی ہیں۔

☆......☆......☆

بارات خوشیوں کا موقع ہوتا ہے جب نہ صرف لڑکا لڑکی ایک ہو رہے ہوتے ہیں بلکہ دو خاندان ایک ہو رہے ہوتے ہیں بارات کے موقع پر لڑکی کے والدین خوش ہوتے ہیں کہ اُن کی بیٹی اپنے گھر کی ہو رہی ہے لڑکے کے والدین بھی خوش ہوتے ہیں کہ اُن کے خاندان میں ایک فرد کا اضافہ ہو رہا ہے جو اُن کے بیٹے کی زندگی کو خوشیوں سے بھر دے گی۔لڑکا لوگوں کو لے کر اپنے خاندان کے ساتھ دُلہن کو اُس کے والدین کے گھر سے لینے آتا ہے۔

بارات ہال میں داخل ہوتی ہے تو طلاب،شازیہ اور عثمان مہمانوں کے ساتھ بارات کا استقبال کرتے ہیں۔

طلاب اور بادلہ دُلہن والے کمرے میں ہوتی ہیں۔سُندس،سعدیہ اور گُل دُلن کو دیکھنے آتی ہیں سُندس اور سعدیہ بادلہ کو پیار کرتی ہیں بادلہ اور طلاب گُل کو پیار کرتی ہیں۔

وہ جانے لگتی ہیں تو طلاب جاؤ زوریز کو بُلا کر لاؤ۔

گُل"جی آپی"

گُل سیدھی زوریز کے پاس جاتی ہے زوریز بھائی طلاب آپی بُلا رہی ہیں۔

زوریز اُس سے کہو۔دس منٹ میں آتا ہوں۔

گُل طلاب کے پاس آ کر آپی زوریز بھائی کہہ رہے ہیں۔دس منٹ میں آتا ہوں۔

گُل وہاں پر ہی بیٹھ کر طلاب اور بادلہ سے باتیں کرنے لگ جاتی ہے۔

دس منٹ گزر جاتے ہیں لیکن زوریز نہیں آتا۔

http://kitaabghar.com

طلاب تم نے اس کو کیا کہا تھا۔دس منٹ ہو گئے نہیں آیا۔

گُل آپی میں نے کہا تھا طلاب آپی نے کہا ہے زوریز بھائی طلاب آپی کہہ رہی ہیں زوریز بھائی سے کہوں کہ زوریز بھائی آپ کو طلاب آپی بُلا رہی ہیں۔طلاب سخت لہجے میں بھائی ہو گا وہ تمہارا۔میرا بھائی نہیں ہے۔

گُل لیکن کیوں نہیں ہے۔

طلاب خود کو ٹھیک کرتے ہوئے میرا کزن ہے نا۔اسی دوران زوریز آجاتا ہے طلاب اتنی دیر کر دی ہے۔مجھے تمہارے ساتھ دودھ لینے جاتا ہے جو ہم بھول آئے ہیں۔

زوریز چلو۔۔۔۔

دونوں چلے جاتے ہیں۔

گُل اور بادلہ باتیں کرنے لگ جاتے ہیں۔

دُلہن کو اسٹیج پر لایا جاتا ہے۔ماں جی دونوں کو بہت پیار کرتی ہیں۔سب مہمان دُلہن کو سلامی دیتے ہیں۔

طلاب،شازیہ اور عثمان بادلہ کو دُرخصت کرتے ہیں۔سُندس،سعدیہ اور گُل دُلن کو کمرے میں لاتی ہیں۔ماں جی بادلہ کو اپنے خاندانی زیورات میں سے ایک سیٹ تحفے کے طور پر دیتی ہیں۔

ماں جی بہت خوش رہو۔سدا سہاگن رہو۔تمہارا آنا اس خاندان کے لیے خوشیوں کا باعث ہو۔بادلہ کو چومتی ہیں۔

سعدیہ بھی بادلہ کو سیٹ دیتی ہے اور پیار کرتی ہے سندس بادلہ کو کنگن دیتی ہے اور پیار کرتی ہے۔

زوریز جو گُل کا ہاتھ پکڑے کھڑا ہوتا ہے بولتا ہے ویسے تو ہم تمہارا منہ دیکھ چکے ہیں لیکن کیا یاد کرو گی تحفہ دیتے ہوئے یہ میرے اور گُل کی طرف سے تحفہ ہے۔

بادلہ شکریہ جناب!

سب چلے جاتے ہیں اور ذوہیب کمرے میں داخل ہوتا ہے۔

آکر بادلہ کے پاس بستر پر بیٹھ جاتا ہے۔

ذوہیب آپ کو بہت پیاری لگ رہی ہیں۔

بریسلٹ (Bracelet) نکال کر بادلہ کا ہاتھ پکڑ کر بازو میں پہناتا ہے۔

بادلہ طنزیہ انداز میں یہ کس نے خرید کر دیا ہے۔ذوہیب کسی نے بھی نہیں میں نے خود خریدا ہے۔بادلہ منہ بناتے ہوئے اچھا تو آپ بھی کچھ خود سے لے لیتے ہیں۔

http://kitaabghar.com

ذوہیب صرف خاص لوگوں ک لیے خود خریدتا ہوں۔ بادلہ تو کیا میں اُن خاص لوگوں میں ہوں؟

ذوہیب کیسی باتیں کر رہی ہو۔ تم تو بہت خاص ہو میرے لیے۔

بادلہ اس لیے آج تک کبھی فون نہیں کیا۔

اگر ذوہیب اس میں تم سے ہر وقت باتیں کرتا رہتا یا بار بار فون کرتا تو تمہارے خیال میں تب تم میرے لیے خاص ہوتی ورنہ نہیں ہو۔ پاگل ان دکھاوے کی چیزوں کے بغیر بھی تم میرے لیے خاص ہو۔ تم مجھے بہت پسند ہو۔ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ اس لیے تو تم سے شادی کی ہے۔

بادلہ شکر ہے محبت ہے ورنہ تو میں سمجھی تھی تم نے صرف خالہ کے کہنے پر مجھ سے شادی کی ہے۔ ذوہیب بادلہ کے دونوں ہاتھ پکڑتے ہوئے ایسی بات نہیں۔ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔

بادلہ ذوہیب کی طرف دیکھتی ہے اور ذوہیب مسکرا کر بادلہ کی طرف۔

ذوہب اور بادلہ ہنی مون کے لیے گئے ہوتے ہیں باقی سارا خاندان لاؤنج میں بیٹھا ہوتا ہے۔

توفیق صاحب اخبار پڑھ رہے ہوتے ہیں حَسن کتاب پڑھ رہا ہوتا ہے۔ عورتیں شادی کی تصویریں دیکھ رہی ہوتی ہیں۔

زوریز امی گُل کہاں ہے؟ مزہ نہیں آ رہا سب خاموش ہیں۔

سعدیہ وہ Rest کر رہی ہے اس نے بورڈ لگایا ہوا ہے Let me take some rest۔

زوریز میں اس کو لاتا ہوں خاموشی بالکل اچھی نہیں لگ رہی۔

زوریز کمرے میں داخل ہوتا ہے گُل لیٹی ہوتی ہے اُس کے اوپر بورڈ پڑا ہوا ہے جس پر لکھا ہوتا ہے Let me take some rest۔

زوریز بورڈ کو اُٹھا کر ایک طرف میز پر رَکھ دیتا ہے اور گُل کو اُٹھا لیتا ہے۔

گُل چھوڑو مجھے۔۔۔۔

زوریز اُس کو اُٹھا کر ہی لاؤنج میں لے آتا ہے۔

گُل زوریز آپ کو نظر نہیں آتا بورڈ پر کیا لکھا ہوا تھا۔

سب ایک دَم گُل کو دیکھتے ہیں۔

سُندس غصے سے یہ کیا بدتمیزی ہے زوریز بھائی کہتے ہیں۔

زوریز گُل کو نیچے چھوڑ دیتا ہے حیرت سے اس کو دیکھتا ہے بولتا ہے۔

http://kitaabghar.com

طوطے کو یہ سبق کس نے پڑھایا ہے؟

سُندس اس کا دماغ خراب ہے ورنہ کس نے پڑھانا ہے۔گُل بڑے جوش سے دادی اماں کے انداز میں ماما آپ بھی معصوم ہیں زوریز میرا کزن ہے بھائی نہیں۔طلاب آپی نے بتایا ہے کزن کو نام سے بُلاتے ہیں۔

حسن گل بُری بات ہے وہ بڑی ہیں وہ نام سے بُلا سکتی ہیں تم نہیں۔

گُل لیکن وہ کیوں بُلا سکتی ہیں اور میں کیوں نہیں۔

ماں جی سمجھتی ہیں بچوں کو باتیں منع کرنے سے سمجھ آتی نہیں ان کو منطق دینا پڑتی ہے وہ بولتی ہیں۔

''میرے پاس آؤ''۔

گُل جا کر ماں جی کے پاس بیٹھ جاتی ہے۔

ماں جی بولتی ہیں اس لیے کہ طلاب اور زوریز کی شادی ہوسکتی ہے اس لیے وہ نہیں بُلا سکتی۔جس کزن سے شادی ہونی ہو اس کو صرف نام لے کر بُلاتے ہیں ورنہ بھائی کہتے ہیں۔

گُل ماں جی پھر میں نے زوریز سے شادی کرنی ہے۔سب ہنس پڑتے ہیں۔

ماں جی تمہاری شادی ہم کسی اور سے کریں گے اور وہ تم کو یہاں سے لے جائے گا۔

گُل میں ماں جی اس کا مطلب ہے یہاں سے شادی کر کے چلی جاؤں گی۔میں نے نہیں جانا۔میں نے زوریز کے ساتھ ہی شادی کرنی ہے۔

دونوں ہاتھ جوڑ کر پلیز ماں جی میں نے زوریز کے ساتھ شادی کرنی ہے۔

زوریز ماں جی اب اس طوطے کو کیا کہیے گی۔

ماں جی ٹالتے ہوئے چلو تمہاری شادی زوریز سے کر دیں گے۔

سعدیہ اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے گُل میری Daughter-in-law بنے یہ میری Wish تب سے ہے جب یہ پیدا ہوتی تھی جب میں نے اس کو پہلی مرتبہ دیکھا تھا لیکن زوریز اس سے بڑا ہے۔

توفیق میری Princess کو تو کوئی خوش نصیب ہی بیاہے گا۔

زوریز مذاق سے تو میں ہی وہ خوش نصیب بن جاتا ہوں آپ کی Princess نے چُنا ہے۔

حسن ایسا ہو تو مجھے اور کیا چاہیے۔

ماں جی جب تک شہزادی نے بڑی ہونا ہے زوریز کے اپنے دو بچے ہوں گے۔

http://kitaabghar.com

سُندس زوریز کی دُلہن تو کوئی خوش قسمت ہوگی ہمارا زوریز اتناCaring ہے۔

زوریز مذاق سے تو آنی میری دُلہن گُل بن رہی ہے۔سب بات کو مذاق میں اُڑا دیتے ہیں مگر گُل تو اس دن کے بعد زوریز کو زوریز ہی کہہ کر پکارتی ہے۔

☆......☆......☆

گُل سیڑھیوں کے جنگلے سے چڑھ کر زوریز کے کمرے میں پہنچتی ہے زوریز شیو کر رہا ہوتا ہے۔گُل اس کے ارد گرد چکر لگاتی ہے غور سے دیکھتے ہوئے کہاں جارہے ہیں۔

زوریز ثمال اور کلاس فیلوز کے ساتھ ایجوکیشنل Trip پر مَری جارہا ہوں۔

گُل کب واپس آؤ گے؟ میں کارٹون کس کے ساتھ دیکھوں گی۔

زوریز دادی اماں کچھ دن اکیلی دیکھ لینا۔

وہ بولنے ہی لگتی ہے تو ثمال آجاتا ہے۔

زوریز آؤ یار بیٹھ بس میں دَس منٹ میں تیار ہو گیا ثمال ہمیشہ تم دیر کرتے ہو۔

زوریز بس یہ دادی اماں نے باتوں میں لگا لیا تھا۔

گُل اب زوریز تم مجھے دادی اماں مت کہا کرو۔

زوریز کو بھی مذاق سُوجھتا ہے ثمال تم اپنی بھابھی کے پاس بیٹھو۔میں نہا کر بس آیا۔

ثمال حیرت سے اِدھر اُدھر کمرے میں دیکھنا شروع ہو جاتا ہے سے بھابھی کہاں؟ کمرے میں تو صرف گُل ہوتی ہے۔

گُل ثمال بھائی آپ بیٹھیں میں پروین کے ہاتھ چائے بھیجتی ہوں۔

گُل چلی جاتی ہے۔

ثمال حیرت سے زوریز کے الفاظ کو ہی سوچتا رہتا ہے یہ بھابھی کہاں ہے؟

دس منٹ کے بعد زوریز نکلتا ہے۔

ثمال زوریز کمرے میں بھابھی کہاں ہے؟

زوریز گُل ہے نا تمہاری بھابھی!

ثمال مطلب؟

زوریز ہنستے ہوئے ثمال کو ساری کہانی سناتا ہے۔دونوں دوست بہت ہنستے ہیں۔ثمال ہنستے ہوئے یار اگر سچ میں گل

http://kitaabghar.com http://kitaabghar.com http://kitaabghar.com http://kitaabghar.com http://kitaabghar.com http://kitaabghar.com

تمہاری دُلہن بن گی تو؟

زوریز مذاق سے ہنستے ہوئے بنالوں گا دُنیا میں حُور مل جائے گی۔

ثمال میں مذاق نہیں کررہا ہوں۔

زوریز سنجیدہ ہو کر تمہارا دماغ خراب ہے وہ بچی ہے جب تک اس نے بڑی ہونا ہے ہوسکتا ہے میرے بچے بھی ہوں۔ یہ صرف مذاق ہی ہے۔

بچی ہے اب اس کو کیا کہیے پورا طوطا ہے جو جس نے سیکھا وہ سبق یاد کر لیتی ہے۔ اب کہاں ہے؟

ثمال ''چائے لینے''

زوریز تمہارے آنے سے پہلے تحقیق کر رہی تھی۔ کہاں جا رہا ہوں وہ کارٹوں کیسے دیکھے گی میرے بغیر۔ ثمال بھی مذاق سے تمہاری بیوی ہے جواب دو۔ دونوں دوست ہنستے ہیں۔

☆......☆......☆

ہر گھر کے کچھ طور طریقے ہوتے ہیں جو نئے آنے والے انسان کے لیے قابلِ قبول نہیں ہوتے۔ اُس کو اُن کو اپنانے اور سمجھنے کے لیے وقت چاہیے ہوتا ہے۔ آتے ہی وہ اُن پر پہلے تو اعتراض کرتا ہے رفتہ رفتہ اُن کا عادی ہو جاتا ہے اُس کو پتہ بھی نہیں چلتا۔

یہی حال بادلہ کا بھی ہے اُس کو ذوہیب اور زوریز کا حد سے زیادہ گُل کو اہمیت دینا اچھا نہیں لگتا۔ زوریز پر تو اُس کا بس نہیں چلتا اور وہ کچھ بولتی نہیں البتہ ذوہیب پر وہ دل کا غُبار بول کر نکلتی ہے زوریز اپنے دوستوں کے ساتھ ایجوکیشنل Trip پر گیا ہوتا ہے۔ تو گُل اکیلی کارٹوں دیکھ نہیں سکتی۔ ذوہیب کے کمرے میں جاتی ہے۔

گُل ذوہیب بھائی کیا کر رہے ہیں؟

فارغ ہوں کیا بات ہے؟

گُل ذوہیب بھائی کارٹوں دیکھنے ہیں آپ کے ساتھ دیکھ سکتی ہوں۔

ذوہیب آؤ میں فارغ ہی ہوں دونوں مل کر دیکھتے ہیں۔

وہ جا کر ذوہیب کے ساتھ بیٹھ جاتی ہے دونوں مل کر دیکھنا شروع ہو جاتے ہیں۔ بادلہ کبھی صوفے پر بیٹھتی ہے اور کبھی بستر پر غصے سے لال پیلی ہو رہی ہوتی ہے لیکن کہہ کچھ نہیں رہی ہوتی۔ گُل اور ذوہیب تین چار گھنٹے کارٹوں دیکھتے رہتے ہیں۔ گُل کارٹون دیکھتے دیکھتے سو جاتی ہے۔

ذوہیب گُل کو سوتے دیکھتا ہے تو اُوَ۔ تو یہ تو سو گئی ہے۔ بادلہ اچھا میں اس کو اس کے کمرے میں لٹا کر آتا ہوں۔

http://kitaabghar.com

وہ غصے سے جائیں جناب!

ذوہیب گُل کو اُٹھا کر اُس کے کمرے میں لے جاتا ہے بستر پر لٹا کر اُس پر کمبل اوڑھا کر واپس کمرے میں آتا ہے۔

بادلہ غصے میں جو بھری ہوتی ہے جیسے ہی ذوہیب کمرے میں داخل ہوتا ہے اُس پر برس پڑتی ہے تم دونوں بھائیوں کو گل کی بے بی سیٹنگ کرنے کے علاوہ کوئی کام نہیں۔

کیا مطلب ہے تمہارا ذوہیب؟!

وہ پھٹ پڑتی ہے وہی مطلب جو تم نے سنا ہے آپ نے میرا وقت بھی اُس کو بہلانے میں لگا دیا ہے۔ مجھے تو لگتا ہے وہ اس گھر کی مالکن ہے جو حکم کرے گی وہی ہوگا اُس کے حکم کی تعمیل کے لیے سارا گھر بڑے سے چھوٹا کھڑا رہتا ہے۔ خالہ کو بھی دیکھیں گُل نے کہا پراٹھا کھانا ہے تو سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر کچن میں بھاگی بھاگی جاتی ہیں۔ کیا اُس کی ماں مرگئی ہے وہ خود کرے۔

بادلہ یوں ہی بول رہی ہوتی ہے تو سعدیہ گزرتے گزرتے سب سُن لیتی ہے۔

ذوہیب تم حد میں رہو۔ گُل ہمارے گھر کی Princess ہے وہ کسی کو تنگ نہیں کرتی نہ بے جا ضد کرتی ہے اور نہ فرمائش۔ ہم سب اُس سے پیار کرتے ہیں اس لیے اگر وہ کچھ بھی کہتی ہے تو اُس کو پوری کرنے میں ہم لگ جاتے ہیں۔

اس کی ماں سُندس آنی ہمارا خیال ہماری ماں سے بڑھ کر رکھتی ہیں۔

بادلہ مجھے پسند نہیں کہ آپ اس کا اس طرح خیال کریں۔

وہ یوں ہی بول رہی ہوتی ہے تو سعدیہ اندر آجاتی ہے ''غصے سے بیٹھو بادلہ''۔

وہ بیٹھ جاتی ہے سعدیہ میری بات غور سے سنو۔ گُل اس گھر کی بیٹی ہے۔ اُس کا باپ اور ذوہیب کا باپ دونوں اس سارے جائیداد فیکٹریوں کے دونوں مالک ہیں جتنا حصہ توفیق کا ہے اتنا ہی حَسن کا۔ حَسن کی ایک بیٹی ہے اور توفیق کے دو بیٹھے۔ ان دونوں کی تعلیم اور دوسرے اخراجات اس کی ایک بیٹی سے کہیں زیادہ ہیں لیکن نہ کبھی حَسن نے حساب کتاب مانگا نہ کبھی سُندس نے۔ اُن کی ایک دس سال کی بیٹی ہے یہ دونوں بھائی جوان ہوگئے ہیں۔ ان کی تعلیم پر خرچہ بھی زیادہ ہوا ہے اس کی تو صرف سکول کی فیس جاتی ہے۔

سُندس ان کا خیال مجھ سے بھی زیادہ رکھتی ہے۔ ان کی کوئی بھی خوشی ہو مجھ سے زیادہ اچھے طریقے سے مناتی ہے۔ کبھی یہ نہیں کہا ان پر اتنا خرچہ کیوں ہو رہا ہے؟ تمہاری شادی پر جتنا خرچہ ہوا ہے اُس نے تو نہیں کہا میری بیٹی کا حصہ پہلے رکھوں۔ جمعہ جمعہ آٹھ دن ہوئے ہیں اور تم نے حساب بھی مانگ لیا ہے۔

سُندس توفیق اور حَسن کی پھوپھی کی بیٹی ہے اور میں ان کی ماموں کی بیٹی اُس نے کبھی فرق نہیں کیا ہے۔ ہم بڑے ماں

سے خاندان سے بھولائے ہیں کہ وہ ہمیں ہمارے گھر کو جانتی ہوگی کوئی مسئلہ نہیں ہوگا۔ باہر کی آئی تو اُس کو ہمارے طور طریقے سمجھنے میں مشکل ہوگی۔ گھر میں لڑائیاں ہوگی۔ بدامنی ہوگی اگر یہی کچھ ہونا تھا کہ آتے ہی گھر کے افراد میں فرق کرنا شروع ہوگئی تو باہر کی ہی لے آتے۔ ذوہیب کے لیے رشتوں کی کمی نہیں تھی۔

یہ یاد رکھنا توفیق کو گُل ذوہیب اور زوریز سے بھی زیادہ پیاری ہے اُس کی آنکھوں میں آنسو وہ برداشت نہیں کر سکتے آگے تم خود سمجھدار ہو۔

اور یہ کہ گُل اچھی بچی ہے بگڑی ہوئی نہیں اور نہ کسی کو تنگ کرتی ہے وہ تو اپنی باتوں سے خود پیار لے لیتی ہے۔

اس نے خالہ کے منہ سے پہلی مرتبہ اتنی لمبی تقریر اُردو میں سنی تھی جس میں انگریزی کا ایک لفظ بھی نہیں تھا پریشان ہوگی۔

وہ سعدیہ کا منہ دیکھتی رہ گئی اور وہ اُٹھ کر چلی جاتی ہے۔

صبح صبح سب ناشتے کی میز پر ناشتہ کر رہے ہوتے ہیں۔

سُندس کیا بات ہے بھابھی آج آپ بات نہیں کر رہی ہیں۔

گُل جھٹ سے ماما بڑی ماما کو زوریز کی یاد آ رہی ہے۔

سعدیہ گُل کو پیار کرتے ہوئے میرے پاس اتنی Pretty Princess ہے میں کیوں بھلا زوریز کو Miss کروں گی۔

ماں جی سُندس سعدیہ شاید آج خود سے لڑ رہی ہے اس کو لڑنے دو۔ انسان کو وقت دینا چاہیے کہ وہ خود فیصلہ کرے۔ اُسے آئندہ کیا کرنا اور کیا نہیں۔

سُندس ماں جی سعدیہ تو خود سے لڑ رہی ہے تو بادلہ کو کیا ہوا ہے۔

ان سب گھر والوں کی عادت ہوتی ہے اگر کوئی بات نہیں بتاتا تو وہ پوچھتے بھی نہیں ہیں تاکہ وہ خود اپنے مسئلے کو حل کرے اگر پھر بھی نہیں ہوتا تو دوسرے گھر والوں کو بتاتا ہے۔ ماں جی وہ بھی خود سے لڑ رہی ہے۔

ماں جی کو پتہ ہوتا ہے ہوا کیا ہے؟ لیکن وہ چاہتی ہیں دونوں خود اپنے مسئلے حل کریں پورا خاندان اس کی لپیٹ میں نہ آئے اور نہ ہی دلوں میں میل آئے۔ دراصل بادلہ اتنی اونچائی بول رہی تھی کہ ماں جی نے بھی سن لیا تھا کیونکہ ماں جی کا کمرہ ساتھ ہے۔

توفیق سعدیہ بیگم پھر خود سے لڑنا پہلے مجھے اور ذوہیب کو تو رُخصت کردو۔

''سعدیہ''جی آپ کو کیا چاہیے''۔

سُندس بھابھی میں بھائی کو دیتی ہوں وہ جلدی سے چائے بنا کر ایک کپ۔ آملیٹ اور پراٹھا دیتی ہے ذوہیب کو بھی چائے بنا کر دیتی ہے۔

سب سرد مہری سے ناشتہ کرتے ہیں ذوہیب گُل جلدی ناشتہ کرو سکول سے دیر ہو جائے گی۔

گُل بھائی ناشتہ تو ہو گیا ہے مگر پونی کون بنائے گا۔

ذوہیب وہ تو مجھے نہیں بنانی آتی چلو کوشش کرتے ہیں۔

سعدیہ میں بنا دیتی ہوں۔

سُندس بھابی آپ رہنے دیں میں بناتی ہوں۔ چلو گُل۔ وہ اُس کو کمرے میں لے کر جاتی ہے۔

تھوڑی دیر بعد وہ پونی بنا کر لاتی ہے۔

تینوں جانے لگتے ہیں تو ماں جی گُل کو پیار کرتی ہیں سعدیہ بھی گُل کو چومتی ہے حَسن اور سُندس بھی گُل کو پیار کرتے ہیں اور وہ نکل جاتے ہیں۔

ناشتے کے بعد ماں جی سعدیہ میرے کمرے میں آؤ۔ سُندس بھابی آپ جائیں میں پروین کے ساتھ کر لیتی ہوں۔

ماں جی بیٹھو۔ اتنی پریشان کیوں ہو؟

سعدیہ بیٹھتے ہوئے ماں جی جب طوفان آتا دکھائی دے تو پریشانی ہوتی ہے میں تو اپنے خاندان کی سمجھ کر لائی تھی مجھے اندازہ نہیں تھا کہ وہ بھی آتے ہی گھر والوں میں فرق کرنے لگ جائے گی وہ بھی ایسوں میں جو بہت اچھے ہیں جنہوں نے کبھی نہیں کیا۔

ماں جی اُس کو وقت دو اور سمجھاؤں پریشان مت ہو۔ سب کو محسوس ہو گا اور دلوں میں میل پیدا ہو جائے گا۔ اگر ایک بار دلوں میں میل آ جائے تو دُھلتا نہیں۔ بڑا دل کرو۔

سعدیہ جی ماں جی آپ سچ میں بڑی اچھی ہیں۔ آج مجھے احساس ہوا اپنے سُندس کتنی اچھی ہے حَسن کے تو ذوہیب اور زوریز بھتیجے تھے لیکن اُس نے بھی کبھی فرق نہیں کیا۔

اس نے آتے ہی میرے بچوں کو بہت پیار کیا۔ سچ میں ماں جی مجھے اب گُل اور سُندس سے اور زیادہ پیار ہو گیا ہے حَسن نے بھی کبھی حساب نہیں رکھا۔ کبھی پوچھتا ہی نہیں توفعق نے کیا کیا؟ کیا نہیں کیا؟ توفیق ڈانٹتے بھی ہیں تو غصہ ہی نہیں کرتا۔

بادلہ کو دیکھ! رات کو گُل اس کے کمرے میں جانے کی وجہ سے کتنا غصہ کیا۔

ماں جی پریشان نہ ہو سب ٹھیک ہو جائے گا۔ جاؤ تھوڑا آرام کرو بلکہ سو جاؤ پُرسکون ہو جاؤں گی۔ وہ جا کر سو جاتی ہے۔

رات کو ذوہیب آتا ہے تو بادلہ مجھے امی کے گھر جانا ہے۔

ذوہیب ٹھیک ہے تم تیار ہو جاؤ میں چھوڑ آتا ہوں۔

بادلہ تیار ہو جاتی ہے تو دونوں جا رہے ہوتے ہیں تو سعدیہ کہاں جا رہے ہو۔

http://kitaabghar.com

ذوہیب بادلہ کہہ رہی ہے امی کے گھر جانا ہے اس کو چھوڑنے جا رہا ہوں۔

سعدیہ No Problem جاؤ۔ بادلہ سے اپنا خیال رکھنا۔

دونوں چلے جاتے ہیں۔

ذوہیب بہت فراغ دل اور اچھا انسان ہوتا ہے وہ بادلہ کے گھر والوں کو احساس تک نہیں ہونے دیتا کہ کچھ ہوا ہے سب سے اچھے طریقے سے ملتا ہے۔

ذوہیب اچھا خالہ انکل مجھے اجازت دیں۔

شازیہ کچھ دیر کو بیٹھو بیٹا۔

ذوہیب نہیں آنٹی اب میں چلتا ہوں۔

عثمان آج رات اِدھر ہی رُک جاتے۔

ذوہیب پھر کبھی۔

وہ چلتے ہوئے بادلہ فون کر دینا میں لے جاؤں گا۔

عثمان اور شازیہ ذوہیب کو باہر تک چھوڑنے آتے ہیں۔

رات کو بادلہ، طلاب کمرے میں بیٹھی باتیں کر رہی ہوتی ہیں تو ماں بھی آ کر بیٹھ جاتی ہے۔

مائیں نجومی ہوتی ہیں بن کہے بچوں کے دل کا حال جان جاتی ہے وہ بادلہ سے بولتی ہیں۔

"کیا بات ہے تم پریشان ہو"؟

وہ ماں کو ساری بات بتاتی ہے۔

شازیہ میں نے تمھیں کہا تھا کہ دماغ دُرست کر کے جاؤ وہ سب ایک دوسرے کی پرواہ کرتے ہیں۔

بادلہ خالہ نے مجھے سمجھایا اور ایک لفظ بھی انگریزی کا نہیں بولا۔

شازیہ اس کا مطلب ہے وہ غصے میں تھی لیکن اُس نے پھر بھی تمہارا لحاظ کیا۔

امی خالہ کہتی ہیں۔ سُندس آنی بہت اچھی ہیں اُنہوں نے کبھی کسی چیز کا حساب ہی نہیں رکھا۔

شازیہ سعدیہ ٹھیک کہتی ہیے میں نے تو اس کو ہمیشہ زوریز اور ذوہیب کا خیال رکھتے ہوئے دیکھا ہے حساب تو دُور کی بات ہے۔

امی وہ کہتی ہیں گُل اُن کے گھر کی Princess ہے اور توفیق انکل اُس کی آنکھوں میں آنسو برداشت نہیں کر سکتے۔

http://kitaabghar.com

شازیہ تو تمہیں سمجھ جانا چاہیے کہ گُل اُس پورے گھر کے لیے کتنی اہم ہے۔

بادلہ امی پہلے تو وہ زوریز کو زوریز بھائی کہتی تھی جب سے طلاب نے کہا ہے وہ اس کا بھائی نہیں کزن ہے وہ بھی زوریز کہتی ہے اور کسی کو بُرا بھی نہیں لگتا اور وہ ناک چڑا زوریز اُس کی باتوں پر ہنستا ہے اُس کو طوطا کہتا ہے۔ اُس کو خوش کرنے کے لیے دونوں بھائی سب جتن کرتے ہیں۔

شازیہ گُل اچھی بچی ہے کسی کو تنگ نہیں کرتی مزے مزے کی باتیں کرتی ہے اس لیے سب ہنستے ہیں تم بھی بڑا دل کرو۔ تمہیں بھی اُس کی باتیں اچھی لگیں گی طلاب بڑی سمجھ دار اور دُور اندیش لڑکی ہوتی ہے آنے والے وقت کے فیصلے کو بھانپ لیتی ہے۔ تو امی یعنی میرا Chance ختم ہو گیا ہے۔

شازیہ بیٹی کو تسلی دیتی ہوئی ایسی بات نہیں پھوپھو کا دل بڑا ہے۔

طلاب لیکن خالہ اب زوریز پر اس طرح زور نہیں ڈالے گی جس طرح ذوہیب سے کہا تھا۔

شازیہ یہ تو ہے وہ بھی سرسری ہی کہے گی۔

دوسرے دن بادلہ گھر جاتی ہے سعدیہ کے کمرے میں جاتی ہے۔ سعدیہ تم آ گئی گھر والے کیسے ہیں۔

بادلہ سب ٹھیک ہیں۔

وہ رُکتے رُکتے بولتی ہے خالہ شاید آپ ٹھیک کہتی ہیں زندگی میں Compromise کرنا پڑتا ہے۔ سعدیہ نہیں میرا مطلب Compromise نہیں تھا میں نے حُسن کی فیملی کو اور اُنہوں نے مجھ کو دل سے تسلیم کیا ہوا ہے ہم نے Compromise نہیں کیا۔

Compromise سے رشتے چلتے ہیں محبتیں پیدا نہیں ہوتی ہیں۔

بادلہ جی خالہ بادل نخواستہ کہہ دیتی ہے۔ اچھا خالہ میں جا کر آرام کرنے لگی ہوں۔

سعدیہ جاؤ جا کر آرام کرو۔

☆......☆......☆

تجربات انسان کی زندگی میں بہت اہم ہوتے ہیں تجربے سے جب انسان سیکھتا ہے تو اُس کی سوچ بدل جاتی ہے جو انسان نہیں بدلتا اُس کو تجربہ کروا دو وہ خود بخود بدل جائے گا جو کام تجربہ کرتا ہے وہ کوئی اور نہیں کر سکتا۔

تجربے سے سعدیہ اور ماں جی کو احساس ہو گیا تھا کہ لڑکی خاندان کی ہو یا باہر کی ضروری نہیں کہ وہ آپ کے طور طریقوں کو اپنائے یا آپ کے ساتھ دل جوڑے۔ اس لیے اب دونوں خاندان کی لڑکی لانے پر باضد نہیں۔ دونوں زوریز کی پسند کو اہمیت دیتی

ہیں۔توفیق ماں جی اب زوریز کا بھی رشتہ طے کردیتے ہیں۔شازیہ کب تک طلاب کو بٹھائے گی۔

ماں جی زوریز سے پوچھ لیتے ہیں۔کیا خیال ہے سعدیہ؟

سعدیہ ماں جی آپ Right ہیں۔

حَسن تو سامنے بیٹھا ہے پوچھ لو۔

سُندس کیا خیال ہے زوریز بتاؤ۔ا

زوریز ابھی میں چھ سات سال تک شادی نہیں کرنا چاہتا۔

توفیق ''کیوں''۔

زوریز میں زندگی کو Enjoy کرنا چاہتا ہوں۔سُندس کوئی بات نہیں منگنی یا نکاح کر دیتے ہیں۔زوریز آنی مجھے کوئی Commitment نہیں کرنی ہے۔توفیق کئی اور پسند ہے تو بتاؤ۔

زوریز کوئی نہیں ابو۔لیکن مجھے زندگی ابھی جینی ہے کوئی Commitment نہیں۔

سعدیہ کوئی بات نہیں اگر وہ نہیں کرنا چاہتا جیسے وہ چاہتا ہے ویسے زندگی گزارے۔

توفیق ذوہیب تم اس کو سمجھاؤ اچھا رشتہ ہے۔ذوہیب کو بھی اندازہ ہو گیا تھا سب ہی رشتے اچھے ہوتے ہیں جو جوڑ جاتے ہیں کوئی بھی آئے اس سے فرق نہیں پڑتا۔انسان کی فطرت اچھی ہونی چاہیے خاندان سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔کوئی بات نہیں ابو وہ نہیں کرنا چاہتا تو جہاں نصیب ہو گئے ہو جائے گا۔

توفیق حَسن تم کچھ نہیں کہو گے۔

حَسن بھائی جس نے کرنی ہے اُس کی رائے اہم ہے میری نہیں۔میں کیا کہہ سکتا ہوں۔

زوریز جا کر ماں جی کے قدموں میں بیٹھ جاتا ہے۔ماں جی جب مجھے کوئی پسند آئے گی تو میں آپ کو بتا دوں گا۔

ماں جی اُس کو پیار کرتی ہیں کوئی بات نہیں جیسے تمہاری مرضی۔ سعدیہ تم شازیہ سے معذرت کر لینا۔سعدیہ ماں جی Don't worry میں بات کرلوں گی۔

بادلہ کو یہ سب سن کر غصہ آ رہا ہوتا ہے لیکن خود پر قابو پا کر بیٹھی رہتی ہے۔اُس کو پتہ بھی ہوتا ہے۔قصور اُسی کا ہی ہے لیکن انسان کی عادات کیا بدلتی ہیں۔

☆☆☆

http://kitaabghar.com http://kitaabghar.com http://kitaabghar.com http://kitaabghar.com http://kitaabghar.com http://kitaabghar.com

زوریز ماں جی میری یونیورسٹی میں Fare Well ہے مجھے جانا ہے رات کو دیر ہو جائے گی۔ ماں جی بیٹا رات دیر تک باہر رہنا اچھی بات نہیں۔

گُل جو پاس بیٹھی ہوتی ہے فٹ سے بولتی ہے ماں جی میں ساتھ جاؤں گی آپ پریشان نہ ہوں آپ کو تو پتہ ہے میرے ہوتے ہوئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ میں زوریز کا خیال رکھوں گی۔

ماں جی یہ ٹھیک ہے اس طرح ہمیں بھی فکر نہیں ہوگی۔

گُل کندھے اُچکاتے ہوئے زوریز میرا احسان مانو میں نے تمہیں اجازت لے دی ہے۔

زوریز شکریہ! دادی اماں!

شام کو زوریز اور گُل تیار ہو کر جاتے ہیں گُل نے گلابی رنگ کا فراک پہنا ہوا ہوتا ہے بالکل گڑیا لگ رہی ہوتی ہے۔

سعدیہ میری Princess بہت Beautiful لگ رہی ہے۔

ماں جی ماشاءاللہ! سعدیہ نظر اُتار لو کہیں نظر نہ لگ جائے۔

سعدیہ زوریز Princcess کی بہت سے Care کرنا۔

Party میں جا کر Princess کو بھول مت جانا۔ سُندس بھابھی آپ فکر نہ کریں زوریز گُل کا بہت خیال رکھے گا۔

زوریز آنٹی ٹھیک کہہ رہی ہیں میں گُل کا خیال نہیں کروں گا تو کس کا کروں گا۔

ماں جی اچھا خدا حافظ۔

دونوں چلے جاتے ہیں۔

یونیورسٹی میں جب زوریز داخل ہوتا ہے تو گُل کا ہاتھ پکڑا ہوتا ہے۔ دیکھتے ہی ثمال ہنستے ہوئے۔ ''اس کے بغیر پھر تم اب نہیں آسکتے''۔

زوریز بھی ہنستے ہوئے ایسی کوئی بات نہیں۔

گُل جھٹ سے ثمال بھائی وہ رات ہو جائے گی تو میں زوریز کی حفاظت کے لیے آئی ہوں۔

ثمال ہنستے ہوئے واہ کیا بات ہے ہاتھی کی حفاظت کے لیے چیونٹی۔

گُل اردگرد دیکھتے ہوئے ثمال بھائی ہاتھی کہاں ہے اور چیونٹی کہاں ہے؟

ثمال بات کو ٹالتے ہوئے بہت خوبصورت لگ رہی ہو Princess.

گُل ثمال بھائی آپ کو کیسے پتہ چلا بڑی ماما اور بڑے بابا Princess کہتے ہیں۔

http://kitaabghar.com http://kitaabghar.com

ثمال گل کے گال پر پیار کرتے ہوئے Princess کو سب Prindess ہی کہیں گے اور کیا؟

زوریز اور دادی اماں میں تمہیں سب سے ملواتا ہوں زوریز اُس کو اپنے سب دوستوں سے ملواتا ہے۔

ذراب یہ ہے میری کزن گل ہے۔

ذراب اچھا تو یہ گل ہے جس کی وجہ سے تم ہمیشہ Late ہو جاتے تھے۔

گُل آگے ہاتھ بڑھاتے ہوئے السلام علیکم آپی۔

ذراب بھی آگے ہاتھ بڑھا کر وعلیکم السلام۔ بہت پیاری بچی ہے۔

ثمال، ذراب اور زوریز باتیں کرنے لگ جاتے ہیں۔

کھانا کھانے کے بعد چاروں بیٹھے باتیں کر رہے ہوتے ہیں تو ذراب گُل تم ثمال بھائی کے ساتھ جاؤ مجھے تمہارے بھائی سے بات کرنی ہے۔

گُل غصے سے بھائی ہوگا آپ کا۔ میں نے تو زوریز سے شادی کرنی ہے۔

ذراب ایک دَم حیران ہو جاتی ہے۔

زوریز ثمال گُل کو لے کر جاؤ۔ گُل تم نے کارٹون نہیں دیکھنے ثمال بھائی تمہیں دکھائے ہیں۔

گُل فوراً تیار ہو جاتی ہے۔ بچی جو ہوتی ہے۔ ٹافی کو دیکھ کر موڈ بدل لیتی ہے دیکھوں گی کون سے والے۔

ثمال آؤ تمہاری پسند کے دکھاؤں گا۔

گل Doreamon دیکھوں گی۔

ثمال آؤ ہم دیکھتے ہیں وہ گُل کو لے کر چلا جاتا ہے۔ ذراب بڑی تیز ہے تمہاری کزن چھوٹی سی ہے مگر عجیب ہے۔ زوریز بچی ہے جس سے جو سُنا طوطے کی طرح یاد کر لیا۔ ذراب طنزیہ انداز میں واہ کیا بات ہے طوطے کو اس کا پتہ ہے تم سے شادی کرنی ہے تم اس کے بھائی نہیں ہو۔

وہ بولا اس لیے تو کہہ رہا ہوں طوطا ہے۔ تم چھوڑو کیا بات کرنی ہے۔

ذراب تم نے ہم دونوں کے بارے میں کیا فیصلہ کیا ہے؟

وہ بولا کیا مطلب ہے؟

ذراب لڑکے اور لڑکی کی دوستی کہاں ہوتی ہے۔ اگر ہو تو اسی صورت میں ہوتی ہے جب لڑکی لڑکے کے ساتھ زندگی گزارنے کے خواب دیکھتی ہے اسی لیے تو ذراب بھی اس دوستی کے پیچھے دیکھے ہوئے خوابوں کا حساب زوریز سے کروانا چاہتی

ہے تا کہ پتہ چل سکے تعبیر ہوگی بھی یا نہیں۔

وہ بولی ہماری شادی کا فیصلہ؟

زوریز تم بہت اچھی لڑکی ہو کوئی نہ کوئی تمہارے نصیب میں کہیں نہ کہیں ہوگا۔

ذراب میں نے تمہارا فیصلہ پوچھا ہے یہ نہیں پوچھا کون ہے میرے نصیبوں میں۔

زوریز میں نے کبھی تم سے اس قسم کی بات نہیں کی نہ کبھی اس Angle سے سوچا ہے۔

ذراب کو کوئی اور پسند ہے؟

زوریز اور تو کوئی پسند نہیں۔

وہ بولی تو پھر اب میرا نصیب بن جاؤ۔

زوریز لیکن میں تمہارا نصیب نہیں ہوں۔

ذراب طنزیہ انداز میں تو پھر گُل تمہارا نصیب ہے جاؤ اُس سے کر لو۔

زوریز چلو اگر وہ میرے نصیب میں ہوئی تو دیکھا جائے گا۔

دونوں غصے سے اُٹھ کر چلی جاتی ہے زوریز اُس کے پیچھے جاتا ہے۔

دونوں آتے ہیں تو گل کرسی پر بیٹھی بیٹھی سو چکی ہوتی ہے۔زوریز گُل کو دیکھتے ہوئے ذراب اس بچی کا کیا غصہ کرنا وہ تو لالی پوپ لے کر بہل جاتی ہے۔

ثمال یار اس کو لے جاؤ کارٹوں دیکھتے دیکھتے ہی سو گئی ہے۔

زوریز اُس کو اُٹھا لیتا ہے اور وہ چلے جاتے ہیں۔

☆......☆......☆

ٹھکرائے جانے کی تکلیف بہت ہوتی ہے لیکن انسان سب سہہ جاتا ہے اچھی فطرت کا ہو تو ٹھوکر مارنے والے سے حُسنِ اخلاق سے ملتا ہے کہ ٹھکرانے والا بھی خود ہی شرم سے مر جاتا ہے۔

طلاب بھی زوریز سے بڑے اخلاق سے ملتی ہے کہ زوریز شرم سے مر جاتا ہے زوریز کمرے میں بیٹھا گُل کے ساتھ کارٹوں دیکھ رہا ہوتا ہے۔لیکن گُل سو چکی ہوتی ہے۔

طلاب دروازے پر دستک دیتی ہے زوریز آؤ تمہیں کب سے Knock کرنے کی ضرورت پڑ گئی ہے۔طلاب جب سے اپنی حیثیت کا اندازہ ہوا ہے۔زوریز I am sorry۔(مجھے افسوس ہے)۔

http://kitaabghar.com

طلاب میرا مقصد تمہارا دل دُکھانا نہیں تجا۔ وہ مسکراتے ہوئے تم کہتے ہو چوٹ لگے تو درد بھی نہ ہو۔

زوریز کچھ کہنے لگتا ہے اُس سے پہلے طلاب پلیز یہ مت کہنا تم بہت اچھی ہو تمہیں کوئی اچھا انسان مل جائے گا۔

زوریز نہیں مجھے یہ نہیں کہنا بلکہ یہ کہنا ہے جو نصیب میں ہو وہی ملتا ہے میں تمہارے نصیب میں ہوں۔

طلاب لیکن میں کہتی ہوں ''تمہیں وہ ملے جو تمہیں دن میں بھی تارے گنوادے''۔

زوریز ''بد دُعا دے رہی ہو''

طلاب نہیں یہ کہہ رہی ہوں تمہیں بھی دوسروں کے جذبات جاننے کا موقع ملے۔

زوریز ایسے کیسے جانوں گا۔

طلاب جب ایسی ملی تو مجھے بتانا کیسے دوسروں کے جذبات جانے جاتے ہیں۔

''جاؤ تمہیں ایسی ہی ملے گی'' یہ کہتے ہی چلی جاتی ہے۔

زوریز طلاب بات تو سنو۔ مگر وہ نہیں سُنتی۔

☆......☆......☆

سات سال بعد

ان سات سالوں میں گُل کی سوچ میں تو کوئی تبدیلی نہیں آتی البتہ اس کے قد و قامت میں بتدیلی آجاتی ہے وہ چھوٹی سی بچی سے جوان لڑکی بن جاتی ہے۔ لیکن یہ سات سال زوریز پر کوئی اثر نہیں کرتے البتہ وہ پہلے سے زیادہ سحر انگیز شخصیت کا مالک بن جاتا ہے اب تو اس کو باتوں سے لڑکیوں کو متاثر نہیں کرنا پڑتا۔ بس لڑکیاں دیکھ کر رہی اُس کی گرویدہ ہو جاتی ہیں ان سات سالوں میں اس نے گُل کے دل و دماغ کو اپنے قابض میں لے لیا۔ دل کی باتیں زیادہ دیر دل میں نہیں رہتی زُبان تک آ ہی جاتی ہیں۔

گُل آج میں زوریز سے دل کی بات کہہ کر ہی آؤں گی ساتھ ساتھ سیڑھیاں جنگلے سے چڑھ رہی ہوتی ہے۔ سیڑھیاں چڑھ کر اُوپر جا کر کھڑی ہو جاتی ہے دیکھا اب تو میں بڑی ہو گئی ہوں دو منٹ میں سیڑھیاں چڑھ گئی ہوں اس لیے اب وہ میری بات سُنے گا پاگل بڑے ہونے کا یہی فائدہ ہوتا ہے ہر کوئی آپ کی بات کو اہمیت دیتا ہے۔

چلتے چلتے زوریز کے کمرے میں پہنچ جاتی ہے زوریز لیٹا ہوتا ہے وہ بولتی ہے تم سو رہی ہو۔

زوریز آج آفس میں بہت کام تھا تھک گیا ہوں سوری تمہارے ساتھ کارٹوں نہیں دیکھ سکتا۔

مجھے کارٹوں نہیں دیکھنے وہ جھٹ سے بولی۔

زوریز پھر خیریت ہے دادی اماں۔

http://kitaabghar.com

وہ بستر پر لیٹا ہوتا ہے گُل اُس کے سامنے کھڑی ہو کر جوان جہان لڑکی کو دادی اماں کہتے ہوئے شرم نہیں آتی ہے۔

زوریز شرارت سے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کون جوان جہان؟

وہ ہاتھ کے اشارے سے بے وقوف میں اور کون؟

زوریز بے زاری سے طوطے اب کس نے بتا دیا ہے تم جوان ہو گی ہو۔

گُل دو تین نے فون نمبر مانگ کر اور دو آنے تو محبت کا اظہار ہی کر ڈالا تو مجھے پتہ چلا میں جوان ہو گئی ہوں۔اب تم میری بات سنو گے۔بچی سمجھ کر ٹالو گے نہیں۔

زوریز کون کم بخت تمہاری بات کو ٹالتا ہے۔دادی اماں۔ہم تو ہمیشہ سے اہمیت دیتے ہیں۔

وہ جھٹ سے بولی تو مجھ سے شادی کر لو میں تم سے محبت کرتی ہوں۔

زوریز اُٹھ کر بستر پر بیٹھ جاتا ہے تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔

لیکن وہ ذرا بھر اپنی بات سے نہیں ہٹتی زوریز کے سامنے بیٹھ جاتی ہے تو پھر کر لو شادی۔خوبصورت ہوں سب شہزادی کہتے ہیں وہ اُس کو دیکھے جا رہا ہوتا ہے وہ بولی جا رہی ہوتی ہے۔کہتے ہیں میں جس کو ملوں گی اُس کو دُنیا میں حُور مل جائے گی۔تمہیں اور کیا چاہیے۔دُنیا میں حُور مل جائے گی۔

زوریز تھپڑ اُس کے منہ پر دے مارتا ہے اور غصے سے پہلے آفس میں دماغ خراب کر کے آیا ہوں باقی تم کر رہی ہو جاؤ یہاں سے۔

وہ بڑے پُرسکون انداز میں چلی جاتی ہوں کمرے میں جا کر شیشے میں منہ دیکھتی ہے سفید رنگ ہوتا تو اُنگلیوں کے نشان گال پر نقش ہوتے ہیں۔نشان کو دیکھ کر تم کیا سمجھتے ہو۔تھپڑ مار کر مجھے اپنے راستے سے ہٹا لو گے۔میں تو تمہیں بھی ہلا دوں گی۔

بستر پر جا کر سو جاتی ہے۔

زوریز کچھ سوچے بغیر سو جاتا ہے وہ سمجھتا ہے بات یہاں ہی ختم ہو گی مزید کیا سوچنا ویسے بھی بچی ہے۔

گُل ناشتے کے لیے میز پر آتی ہے۔سعدیہ آج میری Princess اتنی Late کیوں ہے؟ آج کالج نہیں جانا تھا۔

گُل نہیں بڑی ماما دل نہیں چاہ رہا ہے۔

سعدیہ پروین Princess کے لیے Breakfast لاؤ۔

اسی دوران زوریز بھی آ جاتا ہے۔گُل بڑی ماما آج زوریز آفس نہیں گیا اتنا Late ناشتہ۔

سعدیہ صبح Breakfast کے لیے آیا تھا پھر پتہ نہیں کیا ہوا واپس چلا گیا۔آفس بھی نہیں گیا۔سعدیہ گُل کا چہرہ دیکھتے

http://kitaabghar.com

ہوئے گال پر ہاتھ رکھتی ہے یہ کیا ہوا۔اُنگلیوں کے نشان What happend؟

وہ جلدی سے گُل کے چہرے کی طرف دیکھتا ہے گال پر اُنگلیوں کے نشان ہوتے ہیں۔

گُل زوریز کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بڑی ماما دراصل ہاتھ پر منہ رکھ کر سوئی تھی اس لیے نشان پڑ گئے ہیں۔

سُندس جو پروین کے ساتھ ناشتہ لے کر آتی ہے بولتی ہے بھابھی آپ کو تو پتہ ہے کالے رنگ سے زمانہ بھی گزر جائے تو پتہ نہیں چلتا سفید رنگ کو چھو بھی جائے تو نشان پڑ جاتے ہیں۔

رکھوں پروین ناشتہ تم دونوں ناشتہ کرو۔

سُندس آج پتہ نہیں زوریز کو کیا ہو گیا ہے صبح سے ناشتہ کی میز کے چکر لگا رہا ہے لیکن کر نہیں رہا۔

سعدیہ گُل Take Breakfast۔

گُل نیچے منہ کر کے ناشتہ کرنا باقی ہے زوریز ناشتے کی طرف کم دھیان دیتا ہے گُل کی طرف زیادہ نظریں گُل کی طرف ہوتی ہیں۔

سُندس کو محسوس ہوتا ہے زوریز گُل کے لیے پریشان ہے تو بولتی ہے چھوڑو اس طرح سوئے گی تو نشان پڑیں گے تم ناشتہ کو۔اس کے لیے اتنا پریشان مت ہوا کرو۔

زوریز گُل کو دیکھتے ہوئے آنی دادی اماں کے لیے پریشان نہ ہوں تو کس کے لیے آخر کو میری دادی اماں ہے۔

سعدیہ دادی اماں Princess,Don't say کہا کرو۔

گُل بڑی ماما پیٹ بھر گیا ہے۔

زوریز بھی اُٹھ جاتا ہے گُل تھوڑی آگے جاتی ہے تو اس کے پاس جا کر کان میں کہ کوئی سُن نہ لے۔رات کو نو بجے میرے کمرے میں آنا تم سے بات کرنی ہے۔

وہ ”غصے سے نہ آؤں تو“۔

زوریز پھر تمہیں دیکھ لوں گا۔

گُل دیکھ لینا۔پاؤں پٹختے ہوئے چلی جاتی ہے۔

زوریز کمرے میں لیٹا کتاب پڑھ رہا ہوتا ہے ساتھ میں گُل کا انتظار کر رہا ہوتا ہے۔خود سے بچی ہے پیار سے اُس کو سمجھنا ہے سمجھ جائے گی لیکن ایک بات ہے سچ مُچ میں دادی اماں ہے تو اُس نے کسی کو بھی نہیں بتایا۔

جب گُل دس بجے تک نہیں آتی تو نیچے جاتا ہے وہ سیڑھیاں اُتر رہا ہوتا ہے تو سعدیہ اور سُندس کھڑی باتیں کر رہی ہوتی ہیں۔

زوریز امی گُل کہاں ہے؟ مجھے اُس سے کام ہے۔

سعدیہ اب تم اپنے کام خود کیا کرو۔اب وہ Young girl ہے اُس کی Marriage کے بعد تمہارے کام کون کرے گا۔

سُندس بھابھی کوئی بات نہیں زوریز اُس کا بھائی ہے۔بہنیں بھائیوں کے کام کرتی ہیں۔

زوریز خود سے یہ اُسے میری بہن بنا رہی ہیں اور وہ دادی اماں میری بیوی بننے کی کوشش کر رہی ہے پھر خود سے تم اُس کو کیا بنانا چاہتے ہو؟

سُندس''زوریز ہم سے کچھ کہا''۔

وہ بولا آپ سے نہیں آنی۔

سُندس وہ اپنے کمرے ہے جاؤ۔

زوریز''جی آنی''۔

سُندس اور سعدیہ باتیں کر رہی ہوتی ہیں اور زوریز گُل کے کمرے میں چلا جاتا ہے۔

گُل ایان کے ساتھ بیٹھی کارٹوں دیکھ رہی ہوتی ہے ایان چاچو آئیں کارٹوں دیکھیں گُل آپی نے لگائیں ہیں۔

زوریز ایان جا کر سو جاؤ۔رات ہوگئی ہے۔صبح سکول جانا ہے۔

ایان جی چاچو۔اچھا گُل آپی کل دیکھیں گے۔

گُل ٹھیک ہے۔

اُس کے جاتے ہی زوریز میں نے تم سے کہا تھا نو بجے میرے کمرے میں آنا۔دَس بجے گئے لیکن تم نہیں آئی۔

وہ بھی بڑے رُعب سے نہیں آئی تو کیا کرو گے۔

زوریز''اُٹھا کر لے جاؤں گا''۔

گُل تو لے جاؤ۔میں چل کر جانے والی نہیں۔

زوریز اُٹھا کر لے جا رہا ہوتا ہے ابھی وہ سیڑھیاں ہی چڑھ رہا ہوتا ہے تو ماں جی آجاتی ہیں۔

''چھوڑو اس کو''۔

وہ نیچے چھوڑ دیتا ہے۔

ماں جی زوریز شرم کرو یہ اب بڑی ہوگئی ہے اب اس کو مت اُٹھایا کرو۔

زوریز ماں جی یہ میری بات نہیں سُن رہی۔

http://kitaabghar.com

ماں جی میری شہزادی بھائی کی بات سُنو۔

وہ غصے سے ماں جی میں اس کی بات سُن لیتی ہوں لیکن اس کو میرا بھائی مت بنائیں۔

ماں جی بات کو ٹالتے ہوئے اچھا میری شہزادی۔

زوریز گُل کو بازوؤں سے پکڑ کر اپنے کمرے میں لے جاتا ہے۔ کمرے میں جا کر بستر پر بٹھاتا ہے۔

''بیٹھو! میری بات غور سے سُنو''۔

خود اس کے پاس بیٹھ جاتا ہے مذاق سے۔۔۔

تمہاری شادی ہم بہت اچھی جگہ کر لے گئے اگر تمہیں چیزیں چاہیے تو میرا وعدہ ہے ہم تمہیں ایک فیکٹری اور بہت سی چیزیں بھی دیں گے۔ پھر سنجیدہ ہوتے ہوئے۔ تمہاری اور میری شادی نہیں ہوسکتی۔ میں تمہارا بھائی ہوں۔

وہ بغیر گھبرائے زوریز کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر میں تمہاری بہن نہیں ہوں تم میرے تائے کے بیٹے ہو۔ ہمارے مذاہب میں یہ شادی ہوسکتی ہے۔

زوریز لیکن میں نے تمہیں ہمیشہ چھوٹی بچی کی طرح پیار کیا ہے تمہیں کبھی اس نظر سے نہیں دیکھا اور نہ کبھی سوچا ہے۔

تو وہ بولی تو اب سوچ لو۔ مجھ میں کیا کمی ہے کہا نا تمہیں دُنیا میں حُور مل جائے گی۔

زوریز تھوڑے غصے سے مجھے حور نہیں چاہیے۔

وہ بھی سخت لہجے سے لیکن مجھے دُنیا میں اور آخرت تم ہی چاہیے اور میں لے کر رہوں گی۔

زوریز ابھی ہم اس Topic کو یہاں ختم کرتے ہیں پھر دیکھیں گے تم جاؤ ابھی تمہیں میری بات سمجھ نہیں آ رہی۔

وہ بولی چلو چلی جاتی ہوں لیکن یہ Topic ختم نہیں ہوگا۔ تم میرے ہو اور میں تمہاری یاد رکھتا۔

چلی جاتی ہے۔

زوریز اُس کے جانے کے بعد اب مجھے شادی کر لینی چاہیے کہیں کوئی مسئلہ نہ ہو جائے۔

صبح سب ناشتے کی میز پر بیٹھے ناشتہ کر رہے ہوتے ہیں تو زوریز ماں جی میں نے فیصلہ کیا ہے میں شادی کرلوں۔ سعدیہ کی طرف منہ کرتے ہوئے امی آپ میرے لیے لڑکی دیکھ لیں۔ گُل غور سے زوریز کو دیکھتی ہے زوریز بھی نظروں سے تو کیا ہے؟

ماں جی شُکر ہے میرے بچے نے بھی شادی کا فیصلہ کرلیا میں بہت خوش ہوں۔

سُندس زوریز تم فکر ہی نہ کرو ہم بہت اچھی لڑکی ڈھونڈنے گے۔

بادلہ جل کر خود سے ایسے ہی کسی لڑکی سے شادی کرنی تھی تو طلاب میں کیا خرابی تھی۔ وہ نوابزادے کے اس وقت ناک پر

http://kitaabghar.com

نہیں چڑھی۔اب کسی سے بھی شادی کو تیار ہے۔

حَسن اچھی بات ہے گُل سے پہلے یار تمہاری شادی ہو جائے تین چار سالوں میں گُل کی شادی ہو جائے گی۔توفیق اچھا ہے پہلے بھائی کی شادی ہو جائے۔

ذوہیب اچھا فیصلہ کیا ہے اب تم کو شادی کر لینی چاہیے سعدیہ میں اور سُندس آج سے ہی Try کرتی ہیں۔

سُندس مسز تنویر نے بھی کئی بار زوریز کا پوچھا ہے۔

سعدیہ You are right۔

سندس اُس کی بیٹی تو تم نے دیکھی ہے خوبصورت اور پڑھی لکھی ہے۔

سعدیہ تو پھر اُس کو O.k کر دیں۔

وہ گُل کی طرف دیکھتے ہوئے امی O.k ہے۔

زوریز اچھا بھائی اور ابو تم لوگ آنا مجھے گُل اور ایان کو چھوڑنا ہے۔

تینوں گاڑی میں بیٹھ کر جاتے ہیں پہلے ایان کو اس کے سکول اُتارتے ہیں۔

گُل اور زوریز گاڑی میں اکیلے رہ جاتے ہیں۔

گُل آفس جاتے ساتھ بڑی ماما کو رشتہ دیکھنے سے انکار کر دینا۔

زوریز کیوں منع کروں۔تم تو پاگل ہو کہیں کچھ کہہ دوں گی تو گھر میں مسئلہ کھڑا ہو جائے گا۔

گُل مسئلہ تو اس طرح بھی کھڑا ہو گا۔میں تمہاری شادی نہیں ہونے دوں گی۔تمہیں تو پتہ ہے جو میں کہتی ہوں کر کے رہتی ہوں۔تم سے بہتر مجھے کون جانتا ہے۔

زوریز اندر سے ڈر جاتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے جو وہ کہتی ہے کر کے رہتی ہے میں منع تو کر دوں گا۔لیکن میں نے تم سے بھی شادی نہیں کرنی یہ یاد رکھنا یہ۔

گُل یہ بعد میں دیکھیں گے کون جیتا ہے۔

زوریز اُس کو کالج چھوڑتا ہے اور آفس چلا جاتا ہے۔

آفس پہنچ کر سب سے پہلے سعدیہ کو فون کرتا ہے۔

زوریز امی وہ مجھے کہنا تھا میرے لیے لڑکی نہ دیکھنا مجھے شادی نہیں کرنی۔

سعدیہ O.k

http://kitaabghar.com

ساتھ ہی سُندس بیٹھی ہوتی ہے فون بند ہوتے ہی کیا ہوا بھابھی۔

سعدیہ صبح خود ہی کہا میرے لیے لڑکی Select کریں اور اب خود ہی انکار کر رہا ہے۔

سُندس عجیب سی بات ہے وہ تو اپنی زُبان کا پکا ہے اب اُسے کیا ہوا ہے؟

سعدیہ Let see کیا ہوتا ہے؟

☆......☆......☆

بادلہ ماں جی کے کمرے میں جا کر طنزیہ انداز میں ماں جی آپ کے لاڈلے نے شادی سے دوبارہ انکار کر دیا ہے۔

ماں جی حیرت سے وہ تو جو بات کہتا ہے کر کے دکھاتا ہے۔ایسا تو نہیں ہے۔اچھا میں رات کو اُس سے بات کروں گی۔

بادلہ سعدیہ کے ساتھ ہمدردی جتاتے ہوئے شُکر ہے خالہ نے مسز تنویر سے بات نہیں کی ورنہ کتنی شرمندگی اُٹھانی پڑتی آپ سب کو۔

ماں جی تم فکر نہ کرو میں ایسا کچھ نہیں ہونے دوں گی تم سعدیہ اور سُندس کو میرے ساتھ بھیجو۔میں اُن سے بات کرتی ہوں۔

بادلہ چلی جاتی ہے اور تھوڑی دیر میں سعدیہ اور سُندس آجاتی ہے۔

سُندس جی ماں جی آپ نے ہمیں بُلایا۔

ماں جی تم دونوں بیٹھو بتاؤ کیا ہوا ہے؟

سعدیہ زوریز نے مجھے Call کر کے کہا ہے وہ شادی نہیں کرے گا۔

سُندس ماں جی کہیں اُس کو کوئی لڑکی پسند تو نہیں ہے۔

سعدیہ ہم نے کب Objection لگایا ہے۔وہ بتائے ہم رشتہ مانگ لیں گے۔

ماں جی کچھ سوچتے ہوئے رات کو دیکھتی ہوں۔شام کو سب بیٹھے چائے پی رہے ہوتے ہیں تو ماں جی گل اور زوریز دونوں میرے کمرے میں آؤ۔

دونوں ماں جی کے ساتھ اُن کے کمرے میں جاتے ہیں ماں جی بیٹھو۔دنوں ماں جی کے ساتھ بستر پر بیٹھ جاتے ہیں۔

ماں جی زوریز کیا بات ہے پہلے شادی کے لیے ہاں کہا اور اب انکار کر دیا۔

زوریز گُل کی طرف دیکھتا ہے۔

ماں جی شہزادی کی طرف کیا دیکھتے ہو مجھ سے بات کرو۔

گُل جی میں نے کہا تھا نا مجھے زوریز سے شادی کرنی ہے تو اب مجھے اس سے شادی کرنی ہے۔

http://kitaabghar.com

زوریز ماں جی لیکن مجھے اس سے شادی نہیں کرنی کیونکہ میں نے کبھی اس نظر سے اس کو نہیں دیکھا۔

ماں جی گُل وہ تم سے شادی نہیں کرنا چاہتا۔

گُل ماں جی کیوں نہیں کرنا چاہتا اب تو میں بڑی بھی ہوگئی ہوں۔ اب کیا مسئلہ ہے۔

ماں جی وہ کہہ رہا ہے اُس نے کبھی اس نظر سے تمہیں نہیں دیکھا۔

تو وہ بولی تو پھر مجھے کہیں اور کر کے دکھایئے میں نہیں ہونے دوں گی۔

زوریز میں شادی نہیں کرتا لیکن دادی اماں تم سے بھی نہیں کروں گا۔

ماں جی شہزادی بھی کسی سے زبردستی نہیں کرتے یہ غلط بات ہے۔

گُل غلط یا صحیح کو میں نہیں جانتی لیکن تم کو شادی نہیں کرنے دوں گی۔ اُس کی طرف دیکھتے ہوئے اور چلی جاتی ہے۔

ماں جی زوریز چلو اس مسئلے کو وقت پر چھوڑ دیتے ہیں وہ کیا فیصلہ کرتا ہے؟

زوریز ماں جی وقت جو بھی فیصلہ کریں لیکن میں گُل سے شادی نہیں کرسکتا بلکہ سوچ بھی نہیں سکتا۔

توفیق اور زوریز پودوں میں گوڈی کر رہے ہوتے ہیں تو گل لان میں آجاتی ہے۔

وہ بڑے بابا مجھے پتہ تھا آج سنڈے ہے آپ لان میں ملے گئے اس لیے میں یہاں آگئی۔ زوریز کی طرف اشارہ کر کے یہ بھی آپ کے ساتھ ہوں گے حیرت کی بات ہے۔

توفیق میں نے ہی اسے کہا تھوڑا وقت پودوں کے ساتھ گزارہ کرو۔ اس سے انسان انسان رہتا ہے۔ وہ مسکراتی ہوئی بڑے بابا آپ نے ٹھیک کہا۔ یہ اب انسان کہاں رہے ہیں ظالم جن بن گئے ہیں۔ وہ چونک کر گُل کی طرف دیکھتا ہے تو گل آنکھوں کے اشارے سے تصدیق کرتی ہے کہ وہ ٹھیک کہہ رہی ہے وہ غصے سے منہ نیچے کر لیتا ہے۔

توفیق تو Princess اس مرتبہ Top کروگی۔

وہ جھٹ سے بولی نہیں بڑے بابا۔ میں Top نہیں کروں گی کیونکہ میں زوریز سے نیچے رہنا چاہتی ہوں پھر آہستہ سے توفیق کے کان کے پاس منہ لے جا کر کیونکہ اس سے شادی جو کرنی ہے۔

توفیق نے مسکرا کر اس سے بات کی۔

زوریز بھی تجسس سے دیکھتا اور سُننے کی کوشش کرتا ہے کہ وہ کیا بات کر رہے ہیں لیکن اُس کو کچھ سمجھ نہیں آتا۔

گُل بڑے بابا ابھی میدان میں اُتر رہی ہوں۔

توفیق ''میں بھی آؤں''۔

http://kitaabghar.com

گُل ہنس کر بڑے بابا جب آپ کی مدد کی ضرورت ہوگی تو آپ کو بُلا لوں گی۔

توفیق گُل کے کندے پر ہاتھ رکھ کر تم بس آواز دینا اور میں حاضر ہو جاؤں گا۔ پھر اونچی آواز میں Princess تمہیں کوئی تنگ تو نہیں کرتا۔

گُل بڑے بابا کچھ لوگوں نے تنگ کرنے کی کوشش کی ہے لیکن میں نے فوراً سے پہلے اُن کو گلے سے ہی پکڑ لیا ہے۔

توفیق شاباش میری Princess۔

وہ بڑے بابا میں Princess ہوں اور یہ زوریز Princee کیا خیال ہے ہم لوگوں کو مل جانا چاہیے۔

توفیق ضرور Prince اور Princess ہی تو ملتے ہیں۔ لیکن Princess تم کو اس کو ڈرا کر رکھنا چاہیے۔ تم تو جانتی ہو یہ Prince کسی کے قابو میں نہیں آتا۔ زوریز خود سے ساری دُنیا میں صرف اسی سے تو ڈرتا ہوں۔

توفیق ہم سے کچھ کہا۔

وہ بولا نہیں میری کیا مجال دادی اماں کو کچھ کہوں۔ بادشاہ سلامت کی چہیتی ہے سُولی پر چڑھوا دے گی۔

توفیق کچھ کہنا بھی نہ سمجھے اور وہ اندر چلے جاتے ہیں۔

تانیہ "ہیلو گل"۔

گُل آتو رہی ہوں تمہاری سالگرہ پر پھر کیوں فون کیا ہے؟

تانیہ اپنے Prince Charming کے ساتھ آنا سب دوستوں کو دیکھنے کا شوق ہے بچپن میں تو بڑا خوبصورت تھا اب کیسا ہے؟

وہ بولی اب اُسے دیکھو گی تو سانس لینا بھول جاؤں گی۔

تانیہ اگر میں سانس لینا بھول گئی تو تمہارا کیا بنے گا اچھا زیادہ باتیں نہ بناؤ۔ وقت پر آ جانا۔ ہم سب تمہارا انتظار کریں گے۔

گُل کمرے میں داخل ہوتے ساتھ بڑے بابا دیکھا! یہ زوریز میرے ساتھ تانیہ کی سالگرہ پر نہیں جا رہا۔

زوریز ابو کہا ہے چھوڑ کر آتا ہوں لیکن یہ کہہ رہی ہے میرے ساتھ چلو۔

گُل بڑے بابا مجھے اس کو ساتھ لے کر جانا ہے۔

سعد یہ زوریز جاؤ ہماری Princess کے ساتھ۔

توفیق بس تم میری Princess کے ساتھ جا رہے ہو کہہ دیا۔ وہ بادلِ نخواستہ جی ابو۔ اب میں اسی حُلیہ میں جاؤں گا۔

دونوں کمرے سے نکل رہے ہوتے ہیں گُل یوں Casual Dress میں بھی بہت اچھے لگ رہے ہو کوئی مسئلہ نہیں۔

دونوں پارٹی میں پہنچتے ہیں گُل زوریز کو تانیہ سے ملواتے ہوئے یہ میری دوست تانیہ ہے۔

تانیہ بڑی خوشی سے السلام علیکم! آپ سے ملنے کا بہت شوق تھا۔ آپ تو پہلے سے بھی زیادہ charming ہو گئے ہیں۔

زوریز وعلیکم السلام! شکریہ بیزاری سے۔

گُل زوریز کو اپنی دوسرے دوستوں سے بھی ملواتی ہے۔

ساری زوریز کو دیکھ کر اُس کی سحر انگیز شخصیت سے متاثر ہوتی ہیں۔ گُل زوریز کو اپنی دوستوں کے پاس چھوڑ کر خو تانیہ سے باتیں کرنے لگ جاتی ہے۔

تانیہ یار اپنے Prince Charming کو مضبوطی سے پکڑ لو کہیں کوئی اُڑا کر نہ لے جائے۔

گُل تم فکر نہ کرو کہیں نہیں جانے والا میرے ساتھ بڑے بابا ہیں اگر میں اُن سے کہوں کہ دن میں تارے چاہیں تو وہ بھی لینے چلے جائیں گے چاہے دن میں آسمان پر تارے نہ بھی ہوں۔

تانیہ اگر زوریز کسی اور کے ساتھ چلا گیا۔

گُل ہوسکتا ہے وہ مجھ سے شادی نہ کرے لیکن وہ کسی اور سے بھی نہیں کرنے والا۔ دل پھینک بندہ نہیں ہے۔

یار اس کو دیکھ کر میرا دل بھی بے ایمان ہو گیا ہے بڑی سحر انگیز شخصت کا مالک ہے تانیہ۔ وہ جھٹ سے بولی کزن کس کا۔ کیا مجھے دیکھ کر لوگوں کی سانسیں نہیں رُکتی۔

تانیہ لوگ تو تم کو دیکھ کر جیتے ہیں۔

دونوں گھر پہنچتے ہیں تو گُل کیا خیال ہے Prince کو اپنی Princess سے کب ملنا ہے۔ وہ غصے سے تم سے تو اس جنم میں ملنا ممکن نہیں میری جان چھوڑ دو۔

اُس کی بازو کو زور سے پکڑ کر اُس کو اپنے قریب کرتے ہوئے۔ تمہارے لیے بہتر ہے تم مجھے نظر نہ آیا کرو بلکہ یوں کرو کچھ دنوں کے لیے یہاں سے کہیں دُور چلی جاؤ جب دماغ ٹھیک ہو تو آجانا۔

وہ بولی سچ میں چلی جاؤں۔

زوریز جاؤ۔ جاتے جاتے ہاں سُنو۔ صبح ہی چلی جانا ہے اور چلا جاتا ہے۔

شام کو سب لان میں بیٹھے ہوتے ہیں تو گُل ماں جی مجھے خالہ عابدہ کے گھر جانا ہے۔

ماں جی جاؤ۔ تمہیں کون روک سکتا ہے۔

زوریز ماں جی کیوں اجازت دے رہی ہیں؟

http://kitaabghar.com

کیوں یہ جا کر کسی کے گھر میں رہے گی؟

ماں جی اُس کی خالہ کا گھر ہے۔حُسن تمہیں تو کوئی اعتراض نہیں۔

حُسن ماں جی جب آپ کو کوئی اعتراض نہیں تو مجھے کیوں ہوگا۔اچھا ہے تھوڑا اس کا ماحول بدلے گا۔

بادلہ خود سے ہاں جی Princess کا حکم تو اس گھر میں حرفِ آخر بن جاتا ہے ایک مرتبہ اُس نے کہا تو پورا گھر تعمیل میں لگ جاتا ہے۔

توفیق اچھا ہے دوسروں کو بھی Princess کی اہمیت کا اندازہ ہوگا زوریز کو بات لگاتے ہوئے بادلہ کسی کے سامنے تو کچھ کہہ نہیں سکتی لیکن خود سے ہی ان کی کسر باقی تھی۔اُنہوں نے بھی Princess کے حکم کی تعمیل کا حکم صادر کر دیا ہے۔

زوریز غصے سے گُل کو دیکھتا ہے وہ زوریز کو۔

سعدیہ چلو میں اور سُندس اس کے لیے ابھی ذوہیب کے ساتھ Dresses لے کر آتی ہیں New Princess کو Dresses چاہیے ہوں گے۔

ذوہیب فوراً کھڑا ہو جاتا ہے چلو آنی اور امی چلتے ہیں اور وہ چلے جاتے ہیں۔

بادلہ غصے سے اپنے کمرے میں چلی جاتی ہے۔

اُس کو گل پر بہت غصہ آتا ہے کہ اس کی چھوٹی سی بات پر وہ سب کچھ کر رہی ہے زوریز گُل کے قریب جا کر وہاں فرحان ہے اُس سے شادی بھی کر لینا تا کہ میرا راستہ صاف ہو جائے۔

وہ زوریز کے قریب ہوتے ہوئے دس دن میں اُٹھا کر نہ لائے تو گُل نام نہیں میرا۔

زوریز دیکھ لوں گا۔اب تو تمہیں بھی ساری عمر بھی نہیں اُٹھاؤں گا۔

گُل ایک بار نہیں بار بار اُٹھاؤ گی۔

وہ غصے سے سے تڑپ کر چلو جاؤ اپنا کام کرو۔

☆......☆......☆

زوریز کے کمرے میں جا کر گُل مجھے چھوڑ کر آؤ۔

غصے سے زوریز میں نہیں جانے والا۔ذوہیب سے کہو۔چھوڑ کر آئے۔

غصے سے گُل تم کیا سمجھتے ہو۔میں نہیں جاؤں گی میں چلی جاؤں گی۔

تو جاؤ زوریز کس نے روکا ہے؟

گُل ذوہیب کے ساتھ خالہ کے گھر چلی جاتی ہے۔

عابدہ گُل کو دیکھ کر آج چاند کہاں سے نکلا ہے؟ اُس کو پیار سے گلے لگاتی ہے پیار سے ماتھا چومتی ہیں۔

السلام وعلیکم خالہ ذوہیب!

عابدہ آگے بڑھ کر ذوہیب کو سر پر پیار دیتے ہوئے میرا بیٹا بھی آیا ہے میں نے تو دیکھا ہی نہیں وہ اُن کو اندر لے جا کر بٹھاتی ہے عابدہ رشیدہ چائے لاؤ۔

اسی دوران فرحان اور کرن بھی آجاتے ہیں فرحان اور کرن بھی اُن دونوں سے ملتے ہیں۔ پھوپھو، سب گھر والے ٹھیک ہیں عابدہ ذوہیب سے پوچھتی ہے۔

جی خالہ ذوہیب سب ٹھیک ہیں میں تو گُل کو چھوڑنے آیا ہوں۔ یہ تم لوگوں کے گھر رہنے آئی ہے۔اس کا اپنا گھر ہے عابدہ یہ تو ہماری خوش قسمتی ہے کہ گُل آئی ہے۔

ذوہیب بھائی ایان کیسا ہے؟ کرن شرارتی ہے۔ذوہیب شرارتی ہر وقت کوئی نہ کوئی شرارت کرتا رہتا ہے۔

خالہ اب میں چلتا ہوں۔

تھوڑی دیر تو رُکتے عابدہ اصرار کرتے ہوئے۔

ذوہیب پھر کبھی خالہ۔

سب ذوہیب کو باہر تک خدا حافظ کرنے آتے ہیں جاتے ہوئے ذوہیب گُل کے سر پر پیار کرتے ہوئے اگر آنے کو دل چاہے تو فون کر دینا میں لینے آجاؤں گا ویسے تمہارے بغیر گھر میں بالکل مزہ نہیں آئے گا کوشش کرنا جلدی گھر آجاؤ۔

بھائی سے ملتے ہوئے گُل جی بھائی جلدی آجاؤں گی۔

ذوہیب چلا جاتا ہے۔

امی گُل میرے ساتھ کمرے میں رہے گی کرن بڑی خوشی سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے۔

جیسے گُل کی مرضی عابدہ یہ سارا گھر اِسی کا ہے۔آہستہ سے فرحان گُل ہاں تو کرے ساری دُنیا اس کے قدموں میں رکھ دوں گا۔

میرا بیٹا ٹھیک کہتا ہے عابدہ یہ تو پورے خاندان کی Princess ہے۔

رات کو کھانے کی میز پر ماں جی شہزادی کے بغیر گھر کتنا اُداس لگ رہا ہے جب اُس کی شادی ہو جائے گی تو کیا ہوگا۔

ماں جی ایسا نہیں ہوسکتا توفیق کہ ہماری Princess گھر میں ہی رہ جائے۔

سعد یہ ایسا ہو جائے تو میری تو دِلی مراد پوری ہو جائے گی۔

خود سے چڑ کر بادلہ ہو گیا گُل نامہ شروع۔

ماں جی میرا تو دل چاہ رہا ہے حسن ابھی جا کر اُس کو لے آؤں اُس کے بغیر دل نہیں لگ رہا۔

چاچو ذوہیب میں نے اُس کو کہا تھا جب دل چاہے فون کرنا میں لے جاؤں گا۔

خود پر کنٹرول کریں سُندس اُس کی ہم نے شادی بھی کرنی ہے اُس کے بغیر رہنے کی عادت ڈالیں۔

زوریز سب کی باتیں غور سے سُنتا ہے لیکن بولتا کچھ نہیں۔

کرن اور گُل باتیں کر رہی ہوتی ہیں تو فرحان آ جاتا ہے۔ چلو باہر کچھ کھانے چلتے ہیں۔

کرن ہاں ''آئس کریم''۔

تمہیں تو پتہ ہے فرحان گُل کو میٹھا پسند نہیں۔ حالانکہ خود کتنی میٹھی ہے۔

کوئی بات نہیں کرن فرحان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے جو گُل کہے گی ہم وہی کھلائیں گے۔

گُل تو پھر مجھے لڈو پیٹھی کھلاؤ۔

چلو کوئی بات نہیں فرحان ہم تمہارے لیے وہ بھی کھا لیں گے۔

گُل زوریز بھی ہمیشہ میری پسند کی چیزیں کھاتا ہے حالانکہ اُس کا دل نہیں چاہ رہا ہوتا ہے۔

ویسے فرحان گُل سے حیرت کی بات ہے وہ تم سے ڈرتا ہے جس سے پورا خاندان ڈرتا ہے۔

کوئی ڈرنا وَرتا نہیں گُل تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔

چلو اب یہ بحث پھر کر لینا۔

کرن اور گُل لان میں بیٹھی باتیں کر رہی ہوتی ہیں تو فرحان آ جاتا ہے۔

فرحان ''کیا باتیں ہو رہی ہیں''۔

کچھ خاص نہیں کرن بس ادھر اُدھر کی باتیں۔ کرن فرحان تمہیں امی بُلا رہی ہیں۔

کرن اچھا میں امی کی بات سُن کر آتی ہوں تم گُل کو Company دو۔

فرحان اُس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ جاتا ہے۔ تم زوریز سے ناراض ہو کر آئی ہو۔

گُل ایسی کوئی بات نہیں''۔

وہ بولا جھوٹ مت بولو۔ تم اُس کو پسند کرتی ہو۔ سوری پسند نہیں اُس سے محبت کرتی ہو۔ گُل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال

کر بولتا ہے ایک عاشق دوسرے عاشق کو منٹوں میں پہچان لیتا ہے۔

تمہیں کیسے پتہ چلا گل حیرت سے۔

ذوہیب بھائی کی مہندی کی تقریب کے دن پتہ ہے فرحان جب اُس نے تمہارے ہاتھوں پر مہندی لگائی تھی اور تم بُت بن کر بیٹھ گئی تھی۔ میں سب دیکھ رہا تھا۔ لیکن اُس وقت تو ماں چھوٹی تھی گل پھر بھی تمہیں لگا۔

وہ بولا کیونکہ میں تمہیں تب سے چاہتا ہوں۔

اب تمہاری آنکھوں میں کسی اور کی محبت کے رنگ دیکھوں گا تو پھر پہنچا تھا تھا۔

یار میرے پاس آجاؤ۔ کہو گی تو سانس لینا بھی بھول جاؤں گا۔ ساری عمر تمہیں بُت بنا کر پوجوں گا۔

گُل لیکن وہ مجھے پسند نہیں کرتا۔

پسند کون کم بخت ہے جو تم کو نہ کریں فرحان یہ کہوں کہ محبت نہیں کرتا۔ بچی سمجھتا ہے لیکن کوئی بات نہیں تم محبت کروا لوگی۔

وہ مجھ سے شادی نہیں کرے گا گُل آہ بھرتے ہوئے۔

تم ہی تو ہو فرحان جو اُس کو دن میں تارے گنوا سکتی ہو۔ اُنہوں نے بہت سوں کا دل توڑا ہے اُن کو بھی تو مزہ چکھنا چاہیے۔

گُل اُٹھ کر جانے لگتی ہے تو فرحان یار جب وہ ٹوٹنے لگے تو اُس کو معاف کر کے سنبھال لینا ایسے لوگ بُری طرح ٹوٹتے ہیں کہیں ٹوٹ کر بکھر ہی نہ جائے۔

رقیب سے ہمدردی گُل حیرت سے۔

یار کیا کرو فرحان وہ میرے محبوب کا محبوب ہے وہ بھی ایسا محبوب جو اُس کو ایک مرتبہ دیکھے اُس کا عاشق بن جاتا ہے۔

کہنا کیا چاہتے ہو؟ گُل فرحان کی طرف دیکھتے ہوئے یار یہ کہہ رہا ہوں فرحان اگر تم Princess ہو تو وہ Prince Charming ہے میری ہی ماں سے کہو زوریز کرن کا ہاتھ مانگ رہا ہے تو خود جا کر کرن اُس کو دے آئیں گی اور کرن خود کو نصیبوں والی سمجھے گی۔

جیسے لوگ تم کو دیکھ کر سانس لینا بھول جاتے ہیں تو اُس کو دیکھ کر جینے لگتے ہیں۔

گُل کچھ کہے بغیر اندر چلی جاتی ہے جا کر بستر پر لیٹ جاتی ہے لیکن فرحان کی باتیں اُس کے دماغ میں گھومتی رہتی ہیں۔

وہ ساری رات سو نہیں پاتی۔

صبح کرن گُل کو ناشتے کے لیے اُٹھاتی ہے لیکن وہ نہیں اُٹھتی۔ کرن اُس کو بازو سے ہلاتی ہے تو گرم ہوتا ہے۔

کرن امی۔۔۔۔

http://kitaabghar.com

گُل کو بخار ہو گیا ہے۔

عابدہ اور فرحان بھاگے بھاگے آتے ہیں۔

یہ کیسے ہوا؟ عابدہ میں سُندس کو کیا منہ دکھاؤں گی فرحان فون لگاؤ۔۔میں سُندس سے بات کروں۔ساتھ گُل کے ماتھے پر ہاتھ لگاتی ہے۔

''ہائے اللہ کتنا تیز بخار ہے جانے کیا ہوا ہے''۔

فرحان فون ملاتا ہے اور ماں کو دیتا ہے۔

''ہیلو''سُندس عابدہ پریشانی کے لہجے میں۔

سُندس باجی پریشان ہیں کیا ہوا؟

گُل کو بخار ہو گیا ہے نجانے کیا ہوا ہے؟

آپ پریشان نہ ہوں سُندس ہم ابھی آتے ہیں اور فون بند کر دیتی ہے۔

امی کیا ہوا؟ فرحان خالہ نے کیا کہا؟

وہ آرہے ہیں عابدہ تم کرن جاؤ تازہ پانی لے کر آؤ میں اس کو پٹیاں کرتی ہوں۔

کرن جلدی سے جاتی ہے۔

سُندس کو پریشان دیکھ کر حَسن کیا ہوا ہے؟

حَسن گُل کو بخار ہو گیا ہے سُندس۔

حَسن فوراً سے پریشان ہو کر میری Princess کو کیا ہو گیا ہے میں تو اس کے جانے کے حق میں نہیں تھا لیکن انکار نہیں کر سکتا تھا۔

کوئی بات نہیں سُندس ایک نہ ایک دن اس کو بیاہ کر بھی جانا ہے۔

لیکن بیوی کی باتیں اس پر کوئی اثر نہیں کرتی۔تو وہ بھاگا جاتا ہے۔ماں جی۔۔۔گُل کو بخار ہو گیا ہے۔

سارے بھاگے آتے ہیں۔

کیسے ہوا؟ توفیق پریشان ہوتے ہوئے۔

سعدیہ میں توکل سے کہہ رہی تھی کوئی اس کو جا کر لے آئے۔

کوئی بات نہیں جا کر لے آؤ ماں جی پُرسکون انداز میں چلیں توفیق بھائی حَسن آگے چلتے ہوئے جلدی سے آگے ہوئے

ہوئے سعدیہ پوچھنے کی کیا ضرورت ہے چلتے ہیں سُندس تم ذوہیب کو آفس بھیج دینا۔

ذوہیب جی امی میں چلا جاؤں گا۔

سعدیہ سُندس تم گھر پر رہنا ہم ابھی آئے۔

چاروں چلے جاتے ہیں۔

صوفے پر بیٹھتے ہوئے ماں جی سُندس میرا بھی دل پریشان ہو رہا ہے لیکن میں نے حَسن کے سامنے کچھ نہیں کہا۔ وہ تو پہلے ہی پریشان تھا۔

آدھے گھنٹے میں سارے عابدہ کے گھر پہنچ جاتے ہیں۔ توفیق اور حَسن کرن کو پیار دیتے ہیں فرحان اور زوریز ملتے ہیں عابدہ کو سلام کرتے ہیں۔ عابدہ اور سعدیہ گلے ملتی ہیں۔

کب سے Fever ہے سعدیہ تفصیل سے پوچھتے ہوئے صبح ہوا ہے عابدہ اس لیے میں نے جلدی سے آپ کو فون کیا ہے۔

حَسن گُل کو اُٹھانے لگتا ہے تو اُس کو چکر آجاتے ہیں۔ توفیق جلدی سے حَسن کو پکڑتا ہے یار حوصلہ کرو بخار ہی ہے ٹھیک ہو جائے گی۔

چاچو میں اُٹھاتا ہوں زوریز اُٹھا کر گُل کو گاڑی تک لاتا ہے۔

باجی مجھے فون کر کے گُل کا حال بتایئے گا عابدہ ہم سب اس کے لیے پریشان ہیں۔

میں اور فرحان کل آئیں گے۔

گُل کو لے جا کر ماں جی کے کمرے میں لٹا دیتے ہیں ڈاکٹر کو فون کر کے بلایا جاتا ہے۔ ڈاکٹر اس کا چیک اپ کرتا ہے اور دوائیاں لکھ کر دیتا ہے۔

یہ دوائیاں دیں ڈاکٹر کل تک ٹھیک ہو جائے گی گبھرانے کی ضرورت نہیں معمولی بخار ہے۔

حَسن تو گُل کا ہاتھ پکڑ کر ہی بیٹھ جاتا ہے خود کو تسلی دینے کے لیے ماں جی سے پوچھتا ہے۔

"ماں جی گُل ٹھیک ہو جائے گی"۔

حَسن صاحب ڈاکٹر آپ پریشان کیوں ہیں کہا نا معمولی بخار ہے۔

ڈاکٹر صاحب حَسن آج تک اس کو بخار نہیں ہوا۔ میرے لیے تو یہ بہت پریشانی کی بات ہے۔

زوریز ڈاکٹر صاحب کو چھوڑ کر آؤ۔

توفیق اور دوائی بھی لے آؤ۔

http://kitaabghar.com

بادلہ خود سے اب سارا گھر گُل کے گرد جمع رہنا ہے تم تو جا کر آرام کرو۔

دس دن گزر جاتے ہیں لیکن گُل کا بخار ٹھیک نہیں ہوتا۔حَسن گُل سے زیادہ بیمار ہو جاتا ہے بس بیٹی کا ہاتھ پکڑے بیٹھا رہتا ہے۔سُندس بھی بیمار دکھائی دیتی ہے سعدیہ تو پاگلوں جیسی حرکتیں کرنے لگتی ہے کبھی نوکروں کو ڈانٹتی ہے جو اُس نے پہلے کبھی نہیں کیا تھا کبھی کچن میں جا کر عجیب طرح کھانا پکاتی ہے۔

سعدیہ خود کو سنبھالو ماں جی اُس کو تسلی دیتے ہوئے سُندس نے تو گُل کو جنم دیا ہے سعدیہ لیکن میں نے تو اس کو پالا ہے اور جب اُس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہوتے ہیں مجھ سے اس کی یہ حالت دیکھی نہیں جاتی ہے۔

زوریر پاس بیٹھا بُت بنا سُن رہا ہوتا ہے۔

میری Princess ہے کیا کروں مجھے چین نہیں آ رہا۔ذوہیب حسن کو لے کر جاؤ ماں جی اس کو کوئی نیند کی گولی دو تا کہ سو جائے ورنہ بہت بیمار ہو جائے گا۔ذوہیب حسن کو پکڑ کر لے جاتا ہے۔اس کو کمرے میں بستر پر جا کر لٹاتا ہے گولی دیتا ہے اور اس کے پاس بیٹھا رہتا ہے یہاں تک کہ اُس کو محسوس ہوتا ہے کہ وہ سو گیا ہے۔

دیکھو! سعدیہ ماں جی سُندس کتنی بُہادر ہے۔

ماں جی میں نہیں ہو سکتی سعدیہ روئی جا رہی ہوتی ہے۔اسی دوران کرن،فرحان اور عابدہ بھی آ جاتے ہیں۔سب اُن سے ملتے ہیں۔

پھوپھو اس کا بخار کیوں نہیں اُتر رہا عابدہ تشویش کرتے ہوئے۔

پتہ نہیں ماں جی میری بیٹی کو کسی کی نظر لگ گئی ہے۔ذوہیب کمرے میں جاتا ہے تو بادلہ غصے سے اچھا تو یاد آ گیا کہ بیوی اور بچہ بھی ہے ان کو بھی آپ کی ضرورت ہے سارے گھر کو گُل کے علاوہ کچھ نظر ہی نہیں آتا۔

ذوہیب پہلے ہی پریشان ہوتا ہے۔

بادلہ منہ بند کرو۔سارا گھر پریشان ہے اور تم کو اپنی پڑی ہے۔

میرا تو تم ہمیشہ منہ بند کروا دینا۔آپ کی Princess نے کب ٹھیک ہونا ہے؟ جس کے ہجر میں بیمار رہے اُس کو تو احساس نہیں اور تم اُس کے غم میں گُھلے جا رہے ہو۔

ذوہیب اُس کا تو دماغ خراب ہے اور تمہارا بھی۔

بادلہ میری بہن کی مرتبہ تو کسی نے اُس سے کچھ نہیں کہا۔اب سارے گھر میں آگ لگی ہوئی ہے۔

ذوہیب تو اچھا اب طلاب کا غصہ یوں نکالو گی۔

میری بہن کو نہیں ملا بادلہ اللہ کرے گُل کو بھی نہ ملے اور وہ یوں ہی مر جائے۔

ذوہیب کا اِک دَم ہاتھ اُٹھ جاتا ہے لیکن وہ خود کو روک لیتا ہے۔

بادلہ مار واب مار کیوں نہیں رہے ہو یہ ہونا رہ گیا تھا۔

ذوہیب غصے سے کمرے سے چلا جاتا ہے۔

ماں جی کرن زوریز سے کہیے نا اس سے شادی کر لے ٹھیک ہو جائے گی۔

حَسن جو آ رہا ہوتا ہے وہ بھی یہ بات سُن لیتا ہے۔

کرن منہ بند کرو عابدہ غصے سے بیٹی کا منہ بند کرواتے ہوئے۔

اچھا ہم چلتے ہیں عابدہ پھر آئیں گے وہ چلے جاتے ہیں۔اُن کے جاتے ہی حَسن زوریز سے

''یار کر لو نا اس پاگل سے شادی''۔

ایسے زوریز سے فریاد کرتا ہے جیسے کوئی باپ اپنی بیٹی کی بھیک مانگتا ہے۔

غصے سے توفیق دو تھپڑ زوریز کے منہ پر دے مارتا ہے تم کون سے شہزادے ہو جو اتنے نخرے کر رہے ہو زوریز بت بنا سُنتا رہتا ہے۔

تمہیں تو خدا کا شُکر ادا کرنا چاہیے کہ حور مل رہی ہے۔غصے سے توفیق چلا جاتا ہے سعدیہ اُس کے پیچھے جاتی ہے سُندس حسن کو لے کر اُس کے کمرے میں جاتی ہے۔

بیٹھو زوریز ماں جی بڑے اطمینان سے وہ گُل کے قریب بیٹھ جاتا ہے اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے۔

ماں جی کون کم بخت ہے جس کو حُور پسند نہ آئے یا وہ اُس سے شادی نہ کرنا چاہیے لیکن کیا کروں میرے سامنے پیدا ہوئی ہے میرے ہاتھوں میں پلی بڑھی ہے۔

میں اگر ایسا سوچتا ہوں تو خود سے گھن آتی ہے۔زوریز کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے ماں جی تمہاری گُل سے شادی جائز ہے۔

''خود کو سمجھاؤ''۔

وہ اُٹھ کر چلا جاتا ہے۔

زوریز کمرے میں جا کر ثمال کو فون کرتا ہے۔

ثمال ہیلو کیسے ہو اس وقت فون خیریت تو ہے۔

زوریز ثمال کو سب بتاتا ہے۔

ثمال یار کرلو اس میں شادی میں کیا برائی ہے۔

سوچتا ہوں زوریز تو اپنا آپ گھٹیا لگتا ہے اور گرا ہوا لگتا ہے۔اس کے علاوہ کوئی اور مشورہ ہے تو دو۔

اور اس کے علاوہ کیا کہوں ثمال اگر اس کو بچپن میں ہی ٹوک دیا ہوتا تو بہتر تھا تب تو سب نے مذاق ہی سمجھا بلکہ تمہیں اب تک شادی کرلینی چاہیے تھی۔

یہ ہی غلطی ہوئی ہے زوریز میں نے شادی ہی نہیں کی۔اگر اب کرتا ہوں تو وہ مرجائے گی جو ہم سب میں سے کوئی برداشت نہیں کرپائے گا۔

حَسن چاچو تو مرنے والے ہوئے ہیں باقی سب مردوں کی طرح نظر آتے ہیں۔

حوصلہ کرو زوریز ثمال تسلی دیتے ہوئے خدا بہتر کرے گا۔

اگلے دن سب لاؤنج میں بیٹھے ہوتے ہیں تو توفیق سنجیدگی سے حکم دیتے ہوئے زوریز آج تمہارا نکاح گل سے ہے شام کو تیار رہنا۔

زوریز ''لیکن ابو''

میں لیکن ویکن کچھ نہیں سُنوں گا توفیق غصے سے میں اپنے ہاتھوں سے اپنی Princess کو مار نہیں سکتا۔

نہ ہم سب تمہاری وجہ سے مرسکتے ہیں تم کو اس گھر میں کوئی جیتا نظر آرہا ہے۔

خاموشی سے سب زوریز سُنتا رہتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے اُس کا باپ صحیح کہہ رہا ہے۔

خود سے بادلہ اپنے پاؤں جلے ہیں تو سب کو کیسے تکلیف ہوئی ہے کسی کا احساس تک نہیں ہوا تھا۔

☆......☆......☆

توفیق ماں جی گُل کو تیار کردیں ذوہیب مولوی صاحب کو لینے گیا ہے۔

تم فکر نہ کرو ماں جی سب تیاری ہوگئی ہے گُل کے سر پر پیار کرتے ہوئے توفیق پریشان نہ ہو تمہارے بابا ابھی زندہ ہیں۔

گُل توفیق کی طرف دیکھتی ہے تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہوتے ہیں۔

سب لاؤنج میں بیٹھے ہوتے ہیں ذوہیب مولوی صاحب کو لے کر آتا ہے مولوی صاحب پہلے توفیق حَسن اور ذوہیب کے ساتھ ماں جی کے کمرے میں جاتے ہیں اور گُل کا نکاح پڑھاتا ہے۔

مولوی صاحب گُل حسن ولد حَسن احمد تمہارا نکاح زوریز توفیق ولد توفیق احمد سے مبلغ شرعی حق مہر کیا جاتا ہے آپ کو قبول ہے۔

’’قبول ہے‘‘ گل ماں جی کی طرف دیکھتے ہوئے۔ مولوی صاحب یہ الفاظ تین مرتبہ دُہراتے ہیں تینوں مرتبہ گل ’’قبول ہے‘‘۔

پھر مولوی صاحب لاؤنج میں آتے ہیں اور زوریز کا نکاح پڑھاتے ہیں۔

زوریز توفیق ولد توفیق احمد تمہارا نکاح مبلغ شرعی حق مہر گل حَسن ولد حَسن احمد سے کیا جائے کیا تمہیں ’’قبول ہے‘‘۔

زوریز ’’قبول ہے‘‘۔

یہ الفاظ تین مرتبہ مولوی صاحب دُہراتے ہیں زوریز تین مرتبہ ’’قبول ہے‘‘۔

مولوی صاحب دُعا کرواتے ہیں اس کے بعد زوریز سے سب باری باری گلے ملتے ہیں۔

مولوی صاحب کے رُخصت ہوتے ہی سب ماں جی کے کمرے میں آجاتے ہیں۔

گُل کا بخار ٹھیک ہوتا ہے تو پھر دھوم دھام سے اس کی رُخصتی کرتی ہیں ماں جی خوشی سے۔

جی ماں جی توفیق آپ کا جو حکم۔

ماں جی کب گُل کا بخار ٹھیک ہوگا حَسن گل کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے میری بچی۔ کتنی کمزور ہوگئی ہے۔

تم پریشان مت ہو ماں جی تسلی دیتے ہوئے اب میری شہزادی بہت جلدی ٹھیک ہوجائے گی۔

کیوں میری شہزادی اُس کا ماتھا چومتے ہوئے۔

یہ زوریز کہاں ہے؟

اپنے کمرے میں چلا گیا ہے سعدیہ۔

کوئی بات نہیں ماں جی اُس کو پریشان نہ کرے نہ اس موضوع پر اُس سے بات کرے سعدیہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تم بھی نہ کرنا۔

ماں جی آپ فکر نہ کریں سعدیہ جانتی ہوں۔

بستر پر لیٹا ہوا زوریز سوچ رہا ہوتا ہے کیسے گُل کو Face کروں گا بیوی کے رُوپ میں۔ میں نے تو کبھی اُس کے بارے میں اسی طرح سوچا ہی نہیں۔ سوچ کر بھی خود سے شرم آرہی رہی ہے وہ بچی جو میرے ہاتھوں میں پلی بڑھی ہے وہ اب میری بیوی ہوگی نہیں۔ ایسا نہیں ہوسکتا۔

خود کو تسلی دیتے ہوئے یار اتنی تو خوبصورت ہے تمہیں تو دُنیا میں ہی حُور مل گئی ہے۔ پھر خود سے ہی نہیں۔ مجھے گُل بیوی نہیں چاہیے۔ زور سے آنکھیں بند کرتے ہوئے دیکھا جائے گا۔

لاؤنج میں سے جاتے جاتے زوریز ایان کو روک لیتا ہے۔

''ایان جاؤ دیکھ کر آؤ تمہاری گُل آپی کا بخار ٹھیک ہوا ہے''۔

تم خود کیوں نہیں جا کر دیکھ لیتے ذوہیب ویسے بھی وہ سو رہی ہے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ یہ کہہ کر ذوہب چلا جاتا ہے۔

ویسے بھائی نے ٹھیک کہا ہے زوریز میں خود جا کر دیکھتا ہوں۔

وہ جا کر کمرے کے دروازے میں کھڑا ہو کر دیکھتا ہے تو گل سوئی ہوئی ہے اور کمرے میں کوئی نہیں ہوتا۔

جا کر آرام سے گُل کے پاس بیٹھ جاتا ہے اُس کا بازو پکڑ کر چیک کرتا ہے بخار نہیں ہوتا۔

''شُکر ہے خدا کا ٹھیک ہوگی''۔

پھر ماتھے پر ہاتھ رکھ کر دیکھتا ہے۔

اسی دوران ماں جی غُسل خانے سے نکل رہی ہوتی ہیں لیکن زوریز کو گُل کے پاس بیٹھا دیکھ کر واپس لوٹ جاتی ہیں۔

کتنی کمزور ہوگئی ہے زوریز اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے۔بس تو جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ۔خود سے ہی میں تمہیں بیوی کے رُوپ میں کیسے دیکھوں گا۔لیکن اس کے بدلے میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ تم ہمیشہ کے لیے بیمار رہو۔

یہ جنگ ہم دونوں آمنے سامنے لڑیں گے دیکھیں گے کون جیتا ہے اس مرتبہ میں آسانی سے ہاروں گا نہیں جناب! مقابلہ سخت ہوگا۔

تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد اُٹھ کر چلا جاتا ہے اس کے جانے کے بعد ماں جی بھی باہر آ جاتی ہیں۔

تو یہ اس سے پیار کرتا ہے ماں جی چلو! محبت یہ خود ہی کروا لے گی۔گُل ہے ہی ایسی ہوا کی طرح دل کی نالیوں میں خود ہی جا کر بیٹھ جائے گی۔

ریحانہ۔۔۔ماں جی آوازیں دیتے ہوئے۔

ریحانہ بھاگی بھاگی آتی ہے جی ماں جی۔

جاؤ ماں جی ریحانہ سے سعدیہ اور توفیق کو میرے پاس بھیجو۔

تھوڑی دیر میں سعدیہ اور توفیق آ جاتے ہیں۔

آپ نے بُلایا ماں جی توفیق خیریت تو ہے۔

سب خیریت ہے ماں جی تم دونوں بیٹھو۔

دونوں بیٹھ جاتے ہیں۔

http://kitaabghar.com http://kitaabghar.com http://kitaabghar.com http://kitaabghar.com http://kitaabghar.com http://kitaabghar.com

سُنو! ماں جی دونوں سے گُل ٹھیک ہوگئی ہے میں نے سوچا ہے۔اس اتوار کو گُل اور زوریز کی شادی کی تقریب دھوم دھام سے کردیتے ہیں۔گُل کو دُلہن بنا کر زوریز کے حوالے کردیتے ہیں۔

آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں توفیق خوشی سے۔

''کیوں سعدیہ''

سعدیہ I have no objection بلکہ میں بہت خوش ہوں۔

آپ لوگ تیاری کرلیں ماں جی چار دن ہیں حَسن بھی خوش ہوجائے گا اُس کی بیٹی گھر میں ہی رہ جائے گی دیوانہ ہے اپنی بیٹی کا۔سُندس تو پھر حوصلے والی ہے۔وہ تو ہمت ہار گیا تھا۔شُکر ہے خدا کا سب ٹھیک ہوگیا۔

گُل اور زوریز کی شادی کی بہت بڑی تقریب کی جاتی ہے سب خاندان والے دوست احباب کو مدعو کیا جاتا ہے۔

بادلہ،کرن اور طلاب گُل کو اسٹیج پر لے کر آتی ہیں جب وہ لا رہی ہوتی ہیں تو زوریز کی گُل پر نظر پڑتی ہے لیکن وہ نظریں نیچی کرلیتا ہے۔

گُل کو لاکر زوریز کے ساتھ اسٹیج پر بیٹھایا جاتا ہے۔زوریز گُل کی طرف منہ کرنے کی بجائے دوسری طرف منہ کر کے ثما سے باتیں کرنے لگ جاتا ہے۔

پہلے ماں جی آکر گُل اور زوریز کو چومتی ہیں پھر سعدیہ سُندس اسی طرح توفیق اور حَسن اسٹیج پر آکر دونوں کو پیار کرتے ہیں۔

گُل تو حد سے زیادہ خوبصورت لگ رہی ہے ثمال کی بیوی تعریف کرتے ہوئے کہیں کوئی پَری تو پرستان سے نہیں آئے گی۔

لیکن زوریز کوئی دھیان نہیں دیتا بس ثمال سے باتیں کیے جاتا ہے۔

یار زوریز ایک مرتبہ دیکھو لو ثمال زوریز کو اُکسائے ہوئے اتنی خوبصورت شاید وہ زندگی میں دوبارہ نہ لگے۔اب ساری عمر یہ ہی شکل دیکھنی ہے۔

میں جانتا ہوں زوریز ثمال کو جواب دیتے ہوئے یہ خوبصورت ہے لیکن مجھے نہیں دیکھنا۔

ویسے تو گُل بہت خوش ہوتی ہے لیکن زوریز کی بے رُخی اُس کو پریشان کررہی ہوتی ہے۔

زوریز کے پاس آکر طلاب بیٹھتے ہوئے بہت مُبارک ہو۔

جناب!اب دیکھیں گے آپ آسمان کے تارے کیسے گنتے ہو۔تارے گنوانے والی تمہارے پہلو میں آبیٹھی ہے۔اگر تم کلو ہو تو وہ سو!کلو ہے۔سارے تمہارے بل نکال دے گی۔

عزیز بھی تمہیں اتنی ہے کہ اُس کو سوئی چُبھی تو تکلیف تمہارے دل کو ہونی ہے۔سارے سمجھ رہے ہیں تم اُس کو کہیں

http://kitaabghar.com

تکلیف نہ دو۔اُن کو کیا پتہ وہ تم سے کیا کیا کروائے گی۔

طنز کرنے آئی ہو زوریز خود سے ہی نہیں ہیں تمہارا تو حق بنتا ہے تم فکر نہ کرو جذبات سے آشنا ہو گیا ہوں۔

آپ کو بہت بہت مبارک ہو فرحان آپ دونوں کی جوڑی چاند سورج کی جوڑی لگ رہی ہے آپ دونوں ہی ایک دوسرے کے لیے بنے ہیں۔

اُس کو دیکھنے کے لیے وہ شادی سے خوش ہے زوریز شکریہ!

گُل سے تمہیں بھی بہت مبارک ہو فرحان جس کو چاہا پالیا۔

خیر مبارک گُل خوشی سے جواب دیتے ہوئے ساتھ ہی اُس کے جذبات کا خیال کرتے ہوئے انشاءاللہ تمہیں بہت اچھی لڑکی مل جائے گی۔

فرحان اور گُل باتیں کرنے لگ جاتے ہیں۔

اتنی بے رُخی اچھی نہیں طلاب ایک نظر اُٹھا کر دیکھ لو۔آج تو ویسے بھی قیامت ڈھا رہی ہے۔پاس کھڑا اثمال میں بھی اتنی دیر سے یہی مشورہ دے رہا ہوں۔

لیکن زوریز نہیں دیکھتا۔

ذوہیب آ کر زوریز کے گلے ملتا ہے اُس کو زوریز کی کیفیت کا اندازہ ہوتا ہے یار پریشان نہ ہو سب ٹھیک ہو جائے گا نکاح میں بڑی طاقت ہے خود بخود تمہارا دل و دماغ اُس کی طرف مائل ہو جائیں گے۔

زوریز کوئی جواب نہیں دیتا سب خاموشی سے سُنتا رہتا ہے۔

تقریب کے بعد گُل کو لے کر جا کر زوریز کے کمرے میں بٹھایا جاتا ہے۔سب کے کمرے میں سے جانے کے بعد بھی گُل تیار ہی بیٹھی رہتی ہے۔

اچھا کوئی بات نہیں گُل خود سے نہیں دیکھا تو اب میں اسی طرح تیار بیٹھی رہوں گی جب کمرے میں آؤ گے تو نظر تو پڑے گی۔

وہ صوفے پر سو جاتی ہے۔

زوریز کمرے میں جاؤ ذوہیب اُس کو سمجھاتے ہوئے کب تک اس طرح باہر بیٹھے رہو گے اس طرح کیا ہو گا۔

وہ نہیں جانا چاہتا بادلہ زوریز سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے کیوں اُس کو مجبور کر رہے ہو تم منہ بند رکھو ذوہیب اس سے پہلے کہ کوئی آئے تم کمرے میں جاؤ۔

ماں جی سب کو اپنے کمرے میں بٹھا کر نصیحت کرتی ہیں۔دیکھو! تم سب غور سے سُنو کوئی گُل اور زوریز کے معاملات

http://kitaabghar.com

میں نہیں آئے گا۔

سعدیہ کو خبردار کرتے ہوئے تم سن لو نہ تو زوریز پر زور ڈالنا یہ کرو نہ کرو گُل کا خیال رکھو۔ان کو اپنی جنگ خود لڑنے دینا۔

اس گھر میں سب کا رویہ ایسا ہونا چاہیے کوئی کچھ نہیں جانتا۔

سُندس تم بھی گُل کو مت کہنا یہ کرو نہ کرو۔

حسن اور توفیق آپ لوگوں نے بھی پہلے کی طرح رہنا ہے۔

سب جی ماں جی ہم ایسا ہی کریں گے۔

ذوہیب کے کہنے پر زوریز کمرے میں چلا جاتا ہے۔

زوریز کمرے میں داخل ہوتا ہے تو دیکھتا ہے کہ گُل بستر پر نہیں ہوتی۔پریشان ہو جاتا ہے۔جانے کہاں چلی گئی ہے پھر دوسری طرف دیکھتا ہے تو صوفے پر سو رہی ہوتی ہے۔

جب اُس کو دیکھتا ہے تو وہ اُسے یوں لگ رہا ہوتا ہے سچ میں کوئی پری پرستان سے آئی ہے۔خود کو جھٹکتے ہوئے۔

اُٹھو گُل یہاں کیوں سو رہی ہو؟ بستر پر جا کر سو جاؤ میں تمہیں کھاؤں گا نہیں۔

میں یہاں ٹھیک ہوں وہ اُٹھ کر بیٹھتے ہوئے مجھے میری اوقات یاد رہے گی۔

بستر پر سوئی تو لگے گا آپ مجھے چاہتے ہیں میں ایسی خوش فہمی پالنا نہیں چاہتی۔

آپ کی بڑی مہربانی آپ نے مجھے اپنا لیا۔

اُس کو زور سے بازو سے پکڑتے ہوئے زوریز تمہارا دماغ کچھ زیادہ ہی خراب ہے۔

خراب ہے تو کیا کرو گے گُل جواب دیتے ہوئے ساتھ ہی شکایت کرتے ہوئے اسٹیج پر تو ایک نظر دیکھنا گوارہ نہیں کیا اب بھی آنکھیں بند کر کے اندر آتے۔

اس جنگ کا آغاز تم نے کیا تھا۔زوریز اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کیوں دادی اماں اس کی طرف دیکھتا ہے۔

غصے سے تپ کر گُل اب تم شرم کرو دادی اماں مت کہو۔تمہاری بیوی ہوں۔

خوش ہوتے ہوئے زوریز چلو! یہ تمہیں بُرا لگتا ہے تو دادی اماں ہی اب کہا جائے گا۔اگر اب تقریر ختم ہو چکی ہو تو Change کر کے سو جاؤ۔میری بلا سے جہاں مرضی سو۔

وہ بھی غصے سے تمہیں کیا لگے میں Change کروں نہ۔

لگتا ہے اتنی خوبصورت لڑکی دیکھ کر دل اُس پر آ رہا ہے۔

http://kitaabghar.com

جاؤ اپنا کام کرو زوریز تمہیں کوئی پہلی مرتبہ تھوڑا دیکھا ہے پچھلے اٹھارہ سالوں سے دیکھ رہا ہوں۔ تب تو آیا نہیں اب کیا خاک آئے گا۔ دل آیا نہیں یا تمہاری اَنا آڑے آ رہی ہے گُل بڑے رعب سے۔

غصے سے غسل خانے میں چلا جاتا ہے اور کپڑے بدل کر آ کر بستر پر لیٹ جاتا ہے۔

گُل کا چونکہ مقصد پورا ہو گیا تھا وہ بھی کپڑے بدل کر صوفے پر آ کر لیٹ جاتی ہے۔ خود سے گُل یار آج تو اور بھی پیارا لگ رہا ہے۔ خدا کا شکر ہے کیا ہیرو بندہ اُس نے میرے نصیب میں لکھا ہے جو عادات اور کردار میں بھی ہیرو ہے۔

میرے مالک اُس کے دل میں میری محبت بھی ڈال دے۔ میں تو اُس کے ساتھ ساری زندگی گزارنا چاہتی ہوں۔ خود سے باتیں کرتی کرتی سو جاتی ہے۔

☆......☆......☆

مرضی کے خلاف کیے ہوئے فیصلوں کو قبول کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ چاہے فیصلے کتنے ہی اچھے اور خوبصورت کیوں نہ ہوں۔ انسان اُن کے خلاف ردِعمل بھی ظاہر کرتا ہے جس کی وجہ سے سب ہوا ہوتا ہے اُس سے تو خدا واسطے کا بیر ہوتا ہے۔

صبح اُٹھتے ساتھ جیسے ہی زوریز کی نظر گُل پر پڑتی ہے تو غصے سے آگ بگولہ ہو جاتا ہے غُسل خانے میں جاتا ہے کپڑے تبدیل کر کے آفس کے لیے تیار ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

وہ تیار ہو رہا ہوتا ہے تو گُل اُٹھ جاتی ہے زوریز کے چہرے پر غصہ دیکھ کر۔

تمہیں کیا ہوا ہے؟ میں نے تو صبح صبح کچھ نہیں کیا۔ اب کچھ کہنے کی گنجائش ہے اور تم کیوں کرو گی۔ گُل چپ ہو جاتی ہے غسل خانے میں جا کر منہ ہاتھ دھو کر اور برش کر کے آتی ہے۔

زوریز تب تک تیار ہو چکا ہوتا ہے دونوں نیچے ناشتے کے لیے آتے ہیں۔

گُل سیڑھیاں جنگلے سے نیچے اُترنے کے لیے جنگلے پر بیٹھتی ہے تو زوریز اب تمہاری شادی ہو گئی ہے لہٰذا انسانوں کی طرح سیڑھیوں سے نیچے جاؤ۔ شادی کے بعد سیڑھیاں جنگلے سے اُترنا منع ہو جاتی ہیں۔ گُل جواب دیتے ہوئے کس کتاب میں لکھا ہے؟

میری کتاب میں لکھا ہے زوریز اور مجھ سے بحث مت کیا کرو۔ چُپ چاپ سیڑھیوں سے نیچے اُترو۔ وہ سیڑھیاں اُس کے ساتھ اُتر کر نیچے چلی جاتی ہے۔

ناشتے کی میز پر سب بیٹھے ہوتے ہیں دونوں اسلام علیکم!

سب وعلیکم السلام۔

گُل جا کر ماں جی سے ملتی ہے ماں جی اُس کو پیار کرتی ہیں پھر زوریز سے تم بھی آؤ۔ وہ بھی اُن کے پاس جاتا ہے تو ماں

جی آس کا ماتھا چومتی ہیں۔

خدا کرے تم دونوں بہت خوش رہوں ماں جی دُعا دیتے ہوئے ماشاءاللہ چاند سورج کی جوڑی لگ رہی ہے۔

سعدیہ گُل کو بہت پیار کرتی ہے اپنے پاس بیٹھا لیتی ہے۔

زوریز کی طرف دیکھتے ہوئے توفیق کہاں جا رہے ہو؟

''آفس'' زوریز بیزاری سے۔

کل تمہاری شادی ہوئی ہے توفیق اور آج تم آفس جا رہے ہو۔

کوئی بات نہیں ماں جی بات سنبھالتے ہوئے اگر وہ آفس جا رہا ہے تو اس کو جانے دو۔ سب خاموش ہو جاتے ہیں۔

پراٹھا دیتے ہوئے سُندس یہ کھاؤ یہ آملیٹ بھی ہے۔

''شکریہ آنی''

ناشتہ کرنے کے بعد زوریز اُٹھو گُل کالج نہیں جانا۔

اب پڑھنے کی کیا ضرورت ہے گُل لاپرواہی سے۔ کیوں پڑھنے کی ضرورت نہیں زوریز غصے میں میں جا کر گاڑی میں بیٹھا انتظار کر رہا ہوں دس منٹ میں تیار ہو کر آؤ۔

چلو اُٹھو! ایان تمہیں سکول چھوڑ دوں گا۔

توفیق بولنے لگتا ہے تو حسن جلدی سے اُٹھو گُل جو زوریز کہے رہا ہے جلدی سے کرو۔ وہ ٹھیک کہہ رہا ہے تمہیں پڑھنا چاہیے۔

بادلہ دل میں بہت خوش ہوتی ہے شکر ہے گُل نامہ پڑھنے کی بجائے اُس کو بھی ڈانٹنے والا پیدا ہوا۔ یہ شادی پہلے کیوں نہیں ہوئی۔

اب مزہ آئے گا۔

ایان اور زوریز چلے جاتے ہیں۔

چلو جاؤ گُل ماں جی اب جو زوریز کہے وہ تم کو کرنا ہے۔

نہ چاہتے ہوئے گُل کمرے میں جاتی ہے اور دس منٹ میں تیار ہو کر باہر گاڑی کے پاس پہنچ جاتی ہے۔ زوریز اُس کو دیکھ کر آگے کا دروازہ کھولتا ہے تو وہ اُس کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ جاتی ہے۔

تینوں چُپ چاپ گاڑی میں بیٹھے جا رہے ہوتے ہیں تو ایان گُل آپی آپ بول کیوں نہیں رہی کیا ہوا ہے؟ آپ پریشان

نہ ہوں۔زوریز چاچو ٹھیک کہتے ہیں پڑھنا اچھی بات ہے۔

لیکن گُل کوئی جواب نہیں دیتی چُپ چاپ بیٹھی رہتی ہے۔

ایان کا سکول آجاتا ہے تو اس کو اس کے سکول اُتار دیتے ہیں۔

ایان کے جانے کے بعد زوریز مجھے اس طرح غصہ دکھانے کی ضرورت نہیں اور جہاں تک پڑھائی کا سوال ہے تو تم کو پڑھنا ہے۔شادی کر کے تم نے کوئی بڑا معرکہ نہیں مارا۔

وہ رونا شروع ہو جاتی ہے۔

اس رونے دھونے کی ضرورت نہیں زوریز غصے سے میں نے تم پر کوئی پہاڑ نہیں توڑا۔ اپنی پڑھائی پر Concentrate کرو۔

گُل کے لیے زوریز کا یہ رویہ ناقابلِ قبول تھا اُس نے زوریز کو کبھی اس طرح اُس سے بات کرتے نہیں دیکھا تھا وہ تو وہ تھا جو اُس کی ہر خواہش بولنے سے پہلے پوری کرنے کو تیار رہتا تھا۔

اس لیے وہ سارا راستہ روتی ہوئی اُس کو دیکھتی رہی۔

آفس پہنچ کر خود سے میں نے اُس کو اس قدر ڈانٹ دیا ہے کس بُری طرح رو رہی تھی۔ پتہ نہیں کالج میں کیا کر رہی ہوگی۔

کالج میں تانیہ گُل تمہاری آنکھیں کیوں Swell ہوئی ہیں۔

اُس نے مجھے ڈانٹا ہے گُل کے بتاتے ہوئے آنکھوں سے آنسو نکل آتے ہیں۔

یار یہ سب تو ہونا تھا تانیہ اُس کو تسلی دیتے ہوئے تمہیں اس کے لیے ذہنی طور پر تیار رہنا ہوگا۔اُس کی ہر بات برداشت کرنی ہوگی تبھی زندگی آگے چلے گی۔

یہ سب وقت کی بات ہے تانیہ وہ وقت اور تھا اور یہ وقت اور ہے۔

وقت سے کیا ہوتا ہے؟ گُل انسان بدل جاتے ہیں کیا؟ معصومیت سے۔

تمہارے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے تانیہ جواب دیتے ہوئے یہ وقت کی کہانی ہے تمہیں پھر بھی سمجھ نہیں آرہا۔ یار تم بہت عقل مند ہو گُل اُس کو سراہتے ہوئے کتنی بڑی بڑی باتیں کر لیتی ہو وہ بھی اتنی آسانی سے۔

زوریز یہ دیکھنے کے لیے کہیں وہ سارا دن روتی تو نہیں رہی۔ پریشان تو نہیں؟ یہ دیکھنے کے لیے فون کرتا ہے بہانے سے حالانکہ اُس کو پتہ ہوتا ہے اُس کو چھٹی کب ہونی ہے۔

فون کی گھنٹی بجتی ہے

http://kitaabghar.com

گُل ہیلو۔

کب چھٹی ہونی ہے زوریز رسمی انداز سے تا کہ میں تمہیں Pick کرلو۔

اتنی بے رُخی سے بات کرتا ہے کہ گُل کو شک بھی نہیں ہوتا۔

تین بجے تک آج Classes off ہوگیں۔

میں آجاؤں گا زوریز پورے تین بجے گیٹ پر ہو تم اور فون بن کر دیتا ہے۔

السلام علیکم ماما گُل سُندس کو سلام کر کے جلدی سے اُوپر جانے لگتی ہے۔

وعلیکم السلام سُندس اُس کی سوجھی ہوئی آنکھیں دیکھ لیتی ہے لیکن بولتی کچھ نہیں۔

اسی دوران سعدیہ آجاتی ہے گُل کو دیکھتے ہوئے'' آگئی میری Princess''

گُل کی آنکھیں دیکھ کر تم روئی ہو؟

سُندس سعدیہ کا ہاتھ پکڑ کر دَباتی ہے کہ چُپ رہو سعدیہ خاموش ہو جاتی ہے۔

بڑی ماما میں کمرے میں جارہی ہوں گُل جلدی سے جاتی ہوئی پروین سے کہو کھانا کمرے میں لے آئے۔ زوریز چونکہ گُل کے پیچھے ہوتا ہے سُن لیتا ہے کہ گُل کی آنکھیں سوجھی ہوئی ہیں۔ پریشان ہو جاتا ہے صرف سلام کر کے کمرے میں چلا جاتا ہے۔

گُل منہ ہاتھ دھو کر غُسل خانے سے نکلتی ہے تو وہ منہ ہاتھ دھونے غُسل خانے میں چلا جاتا ہے۔ وہ باہر نکلتا ہے تو گُل سنگھار میز (ڈریسنگ ٹیبل) کے سامنے کھڑی ہو کر بالوں میں برش کر رہی ہوتی ہے۔

زوریز آکر گُل کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے۔ صرف گُل کی آنکھیں دیکھنے کے لیے سنگھار میز کے شیشے میں اُس کا چہرہ دیکھتا ہے۔ آنکھیں رونے سے سرخ ہوئی ہوتی ہے اور ان پر سوجن ہوتی ہے۔

کہیں گُل کو پتہ نہ چل جائے کہ وہ اُس کے لیے پریشان ہے آگے بڑھ کر سنگھار میز سے بالوں میں کرنے کے لیے برش پکڑتا ہے۔

گُل پیچھے ہٹ جاتی ہے وہ اپنے بالوں میں کنگھی کر کے بستر پر آکر لیٹ جاتا ہے۔

خود سے میں جو اُس کی آنکھ میں ایک آنسو نہیں دیکھ سکتا تھا آج اُس کو خود ہی رُلا رہا ہوں۔ وقت تُو کتنا ظالم ہے۔

سعدیہ اور سُندس دونوں کی گُل جان ہوتی ہے۔ دونوں ماں جی کے کمرے میں بھاگی بھاگی جاتی ہیں۔

ماں جی سُندس اس کی آنکھیں سوجھی ہوئی ہیں ماں جی سعدیہ پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے میری Princess بہت Worried ہے کچھ کریں۔

تم دونوں کو اُن کے معاملے میں نہیں بولنا ماں جی اُن کو اپنی جنگ خود لڑنے دو۔

''اچھا زوریز کے کیا تاثرات تھے''

وہ بھی پریشان تھا سُندس لیکن بولا کچھ نہیں؟

تو پھر پریشان نہ ہوں ماں جی وہ اس کے دل میں اُتر جائے گی۔

ماں جی Please سعدیہ تھوڑا زوریز کو سمجھائیں ورنہ مجھ سے Bear (برداشت) نہیں ہوگا۔

خود پر قابو رکھو ماں جی ورنہ معاملہ بگڑ جائے گا ماں جی ٹھیک کہتی ہیں سعدیہ سُندس سعدیہ کو حوصلہ دیتے ہوئے'' مجھے تو دیکھو! کیسے دل پر پتھر رکھی بیٹھی ہوں۔

دروازے پر گُل اور زوریز کا استقبال کرتے ہوئے فرحان شُکر ہے آپ آ گئے ورنہ میں تو سمجھ رہا تھا آپ نہیں آئیں گے۔

ماں کو آواز دیتے ہوئے امی۔۔۔گُل اور زوریز آئے ہیں۔

عابدہ اور کرن آتی ہیں عابدہ گُل کو گلے ملتی ہے چومتی ہے اور زوریز کو پیار دیتی ہے کرن بھی گُل سے گلے ملتی ہے۔

سب جا کر لاؤنج میں بیٹھتے ہیں تو گُل زوریز کے ساتھ صوفے پر بیٹھ جاتی ہے زوریز اُس کے کان کے پاس منہ لا کر فاصلے پر بیٹھو زیادہ محبت Show کرنے کی ضرورت نہیں۔

اُس کو گھور کر دیکھتا ہے تو وہ ذرا فاصلے پر بیٹھ جاتی ہے۔

عابدہ اور کرن کچن میں چلی جاتی ہیں فرحان اور اُن کے ساتھ باتیں کرنا شروع کر دیتا ہے۔

آپ دونوں کی جوڑی چاند اور سورج کی جوڑی ہے آپ دونوں ایک دوسرے کے لیے ہی بنے ہیں ورنہ دونوں کے اُمیدوار تو بہت تھے۔گُل کی طرف دیکھتے ہوئے۔

زوریز میں ذرا انکل سے مل کر آتا ہوں۔تم دونوں باتیں کرو۔تم فکر نہ کرو گُل فرحان سے تمہیں بھی بہت اچھی لڑکی ملے گی۔تمہاری جوڑی پر بھی لوگ یہی Comments کریں گے۔

لیکن وہ تم تو نہیں ہوگی فرحان گُل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے۔

وہ بات کو ٹالتے ہوئے میں ذرا خالہ کو دیکھ کر آتی ہوں۔

بات ٹالنا تو کوئی تم سے سیکھے فرحان جواب تو دو۔بعض باتوں کے جواب میں نہیں ہوتے گُل یہ کہتے ہوئے کچن میں چلی جاتی ہے۔

عابدہ کرن گُل کو لے کر جاؤ میں کھانا تیار کروا کر رشیدہ کے ساتھ لگواتی ہوں۔

http://kitaabghar.com

سب کھانا کھاتے ہیں اس کے بعد سب گل اور زوریز کو رخصت کرتے ہیں۔

عابدہ بیٹا آتے جاتے رہنا تم دونوں مجھے بہت پسند تھے تم دونوں کو میں اپنی بیٹی اور بیٹا بنانا چاہتی تھی لیکن جو فیصلہ خدا کرتا ہے وہ بہتر ہوتا ہے۔

ہم ابھی بھی خالہ آپ کے بچے ہیں زوریز مروت سے۔

کیوں نہیں؟ عابدہ زوریز کو پیار کرتے ہوئے۔

فرحان زوریز سے عابدہ ور کرن گُل سے ملتی اور اُن کو خدا حافظ کرتے ہیں۔

گھر آ کر گُل اور زوریز دونوں سیدھے کمرے میں جاتے ہیں۔ گُل کو بازو سے زور سے پکڑ کر زوریز کسی کو یہ Show کروانے کی ضرورت نہیں کہ ہم Happy couple ہیں سمجھ آئی! اور نہ اتنا میرے ساتھ Frank ہونے کی ضرورت ہے۔

مجھے آپ سے Frank ہونے کی ضرورت نہیں گُل مجھے شروع سے آپ کے ساتھ اس طرح بیٹھنے کی عادت ہے کوئی نئ بات نہیں اپنے بازو کو اُس سے چھڑواتے ہوئے۔

غصے سے جا کر صوفے پر سو جاتی ہے۔

زوریز غصے سے بیڈ پر جا کر سو جاتا ہے رات کو پانی پینے اُٹھتا ہے تو گل کو دیکھتا ہے وہ بازو منہ پر رکھ کر سوئی ہوئی ہے اُس کے بازو پر زوریز کی اُنگلیوں کے نشان ہوتے ہیں۔

پانی پینا بھول جاتا ہے جا کر بستر پر دوبارہ لیٹ جاتا ہے اور گُل کو دیکھتے ہوئے۔

یار تو نازک تو اتنی ہو زور سے ہاتھ لگاتا ہوں تو مُرجھانے لگتی ہوں کیسے گزرے گی زندگی۔ تم نے ہم دونوں پر ظلم کیا ہے کاش میں طلاب سے ہی شادی کر لیتا تو کم از کم تمہیں مجھے دُکھ تو نہ دینا پڑتا۔

اب مجھے طلاب کے جذبات کا احساس ہو رہا ہے شاید وہ اچھی لڑکی تھی میں نے اس کی قدر نہیں کی۔ اُس کی سزا مجھے مل رہی ہے لیکن میں کیا کرتا میرے دل میں اُس کے لیے جذبات نہیں تھے نہ آج ہیں۔ سوائے اس کہ میں تو اس سے شادی کرتا تو گُل کو تکلیف نہ دینا پڑتی۔ خود سے ہی میں گُل کے ارد گرد ہی کیوں گھومتا رہتا ہوں کسی اور کا سوچتا کیوں نہیں ہوں۔

اس کو تکلیف دیتا ہوں اور خود بھی جلتا ہوں شاید میری قریب گُل ہی سب سے زیادہ رہی ہے مجھے اس کو خوش کرنے کے علاوہ زندگی میں کوئی اور کام ہی میرے نہیں تھا۔

پھر خود سے دراصل ہم سب گھر والوں کی جان ہے۔

پھر ماں باپ کا سوچتے ہوئے پتہ نہیں امی اور ابو کیسے دل پر پتھر رکھ کر سب برداشت کر رہے ہیں چاچو اور سُندس آنی تو بعد میں آتے ہیں اُن کو کیا پتہ میں بھی یہ مشکل سے کر رہا ہوں۔

☆......☆......☆

گُل کی صبح آنکھ کھلتی ہے تو بستر پر دیکھتی ہے زوریز نہیں ہوتا وہ سمجھ جاتی ہے یقیناً لان میں بڑے بابا کے ساتھ پودوں کو گوڈی دے رہا ہوگا کیونکہ بڑے بابا نے اس کے اندر نرمی اور محبت پیدا کرنے کے لیے پودوں کے قریب رہنے اور اُن کے ساتھ وقت گزارنے کی ڈیوٹی لگائی ہے۔

وہ جلدی سے اُٹھ جاتی ہے خود سے ہی وہ بڑے بابا کے ساتھ Gardening کر رہا ہوگا چلو چلتی ہوں چاہے ڈانٹ ہی کیوں نہ پڑے ویسے بھی بڑے بابا کے ہوتے ہوئے وہ ڈانٹ نہین سکتا۔ بڑے بابا سے ڈرتا جو ہے۔

سیڑھیوں کے پاس پہنچتی ہے تو خود سے اب کون سا وہ مجھے دیکھ رہا ہے چلو جنگلے سے سیڑھیاں اترتی ہوں پھر وہ سلائیڈ لیتی ہوئی جنگلے سے نیچے آتی ہے بڑی خوشی سے خود سے یار آج مزہ آ گیا۔ وہ کتنے اچھے دن تھے جب میں اُس کے ساتھ ایسے اُترتی تھی۔

یوں خود سے باتیں کرتی کتی لان میں پہنچ جاتی ہے دونوں کو پودوں کی گوڈی کرتا دیکھتی ہے خود سے ہی کہا نا تھا وہ لان میں ہی ہوگا۔

بڑے بابا گل بڑے جوش سے

آؤ Princess توفیق بڑے پیار سے

زوریز گل کی طرف دیکھتا ہے پھر نیچے منہ کر کے کام کرنے لگ جاتا ہے۔

بڑے بابا مجھے پتہ تھا آپ لان میں ہی ہوگے گل اپنی دور اندیشی کا مظاہر کرتے ہوئے۔

توفیق کے کان کے قریب منہ لے جا کر گل یہ بھی آپ کے ساتھ یہاں پائے جاتے ہیں۔

اونچی آواز سے توفیق میں اس کو فطرت کے قریب لا کر اس کے اندر دوبارہ محبت پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

زوریز بڑے غصے سے گُل کی طرف دیکھتا ہے۔

بڑے بابا آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں گُل یہ آج کل ظالم جنّ بنے ہوئے ہیں یہ نہیں دیکھتے آ گے کون ہے؟ سب کھانا شروع کر دیتے ہیں۔

تم سے تو نہیں کچھ کہا توفیق گُل سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے۔

میں تو آج کل اس جنّ کی قید میں ہوں کچھ بھی کہہ سکتا ہے گُل لیکن آپ فکر نہ کریں میں سب سنبھال لوں گی۔

http://kitaabghar.com

گُل سے بڑی رازداری سے توفیق اگر کبھی مدد چاہیے ہو تو آواز دے لینا ابھی بھی آپ کے بابا میں بڑی جان ہے اس جیسے جنوں سے لڑ سکتے ہیں۔

میں جانتی ہوں گُل بڑے بابا آپ میری خاطر جنّ کیا کسی بھی طوفان سے لڑ سکتے ہیں لیکن ابھی میں اکیلی مقابلہ کرنا چاہتی ہوں۔

جیسے تمہاری مرضی توفیق کندھے کو تھپتھپاتے ہوئے خود کو اکیلی مت سمجھنا۔

زوریز ان کی باتیں سننے کی کوشش کرتا ہے لیکن سن نہیں پاتا۔

بڑی رازداری سی گُل بڑے بابا سمجھا کریں جنّ یہ نہ سمجھے کہ مجھ میں لڑنے کی سکت نہیں حمایتی بُلا لیے ہیں۔

گُل کے سَر پر پیار دیتے ہوئے توفیق میری Princess ہی جیتے گی تُو تو میرے گھر کی شان ہے اُونچی آواز سے۔

زوریز سنتے ہوئے میں نے کب انکار کیا ہے یہ دادی اماں گھر کی شان ہی تو ہے اسی سے تو سارے گھر کی رونق ہے۔

توفیق اُٹھ کر چلا جاتا ہے لان میں زوریز اور گُل اکیلے رہ جاتے ہیں۔

گُل زوریز کے پاس جا کر سُنا نہیں میں بابا کی Princess ہوں۔

جانتا ہوں زوریز بے زاری سے صرف بابا کی نہیں پورے گھر کی تو پھر میں کیا کروں۔

خدا کا شکر ادا کرو گُل فخر سے کہ تمہیں Princess مل گئی ہے۔

تم خود جاؤ زوریز شیشہ دیکھو! اپنی خوبصورتی دیکھو اور خدا کا شکر ادا کرو اُس نے تمہیں Princess بنایا ہے۔

میں تو روز ہی دیکھتی ہوں گُل لیکن اب اس چہرے کو دیکھنے کی باری آپ کی ہے اب آپ نے زندگی بھر دیکھنا ہے۔

زوریز اُٹھ کر جاتے ہوئے مجھے چہرہ بدلنے کا اختیار بھی ہے۔

زوریز جانے لگتا ہے تو وہ بھاگ کر اُس کے آگے کھڑی ہو جاتی ہے ایسا خواب میں بھی مت سوچنا کیونکہ میں ایسا ہونے نہیں دوں گی۔

تم سے پوچھے گا کون؟ زوریز گُل کو دونوں بازوؤں سے پکڑتے ہوئے میں مرضی کا مالک ہوں۔

تمہیں میری طاقت کا اندازہ ہے گُل اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے اور خود کو زوریز سے چھڑوانے کی کوشش کرتی ہے۔

زوریز یوں ہی تھوڑی دیر گُل کو زور سے بازوؤں سے پکڑے رکھتا ہے اور اُس کی آنکھوں میں دیکھتا رہتا ہے پھر اُس کو ایک دَم چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔

اندر چلا جاتا ہے گُل خود کو سنبھالتی ہے پھر اندر چلی جاتی ہے۔

سُندس حَسن کو اُٹھاتے ہوئے اب اُٹھ بھی جائیں سنڈے کا یہ مطلب نہیں کہ اُٹھنا ہی نہیں۔

آنکھیں مَلتے ہوئے حَسن اُٹھتا ہے۔

سُندس بیٹھو! مجھے تم سے بات کرنی ہے حَسن سُندس کا ہاتھ پکڑ کر اُس کو اپنے پاس بٹھاتا ہے۔

سُندس زوریز کافی Hurt ہوا ہے حَسن اس نے گُل کے متعلق کبھی ایسا نہیں سوچا تھا۔ میں نے بھی باپ بن کر سوچا! زوریز کا تو ہم میں سے کسی نے سوچا ہی نہیں۔

حسن تم ٹھیک کہتے ہو سُندس حَسن کی بات کی تائید کرتے ہوئے شادی کے بعد مُرجھا سا گیا ہے۔ مجھے بھی اس کی فکر ہو رہی ہے نہ اب شرارتیں کرتا ہے یا روہ پہلے جیسا شوخ پَن اُس میں نہیں ہے۔

تمہارے ساتھ تو اُس کی دوستی ہے حَسن تم اُس کے جذبات احساسات سنو تا کہ وہ Relax ہو ہم سب کو تو گُل کی فکر لگی ہوئی تھی۔

آپ ٹھیک کہتے ہیں سُندس میں آج اس کی پسند کا ناشتہ بنایا ہے بس آپ آجائیں ذرا اُس سے بات چیت کرنے کی کوشش کریں۔

ٹھیک ہے میں کروں گا حَسن اُس کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے۔

سعدیہ توفیق سے میں تو اپنی Princess کے بارے میں Worried ہوں وہ تو اُس کو اب منہ نہیں لگاتا۔ میری Princess کو وہ اُس کے حصے کی خوشیاں دے گا؟

توفیق سعدیہ کو تسلی دیتے ہوئے فکر نہ کرو ہماری Princess کو ساری خوشیاں ملیں گی اور ہم کس لیے ہیں اگر اُس نے نہ دیں تو میں اُس کے کان کھینچوں گا۔

تو کب؟ سعدیہ سوالیہ! نظروں سے دیکھتے ہوئے۔

ماں جی نے منع کیا ہے توفیق وہ کہتی ہیں زوریز کو وقت دو۔ خود کو سنبھالنے کے لیے اس لیے خاموش ہوں۔

لیکن توفیق میں گُل کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتی سعدیہ یہ مجھ سے برداشت نہیں ہوگا۔

تم فکر نہ کرو کوئی کیوں ہماری Princess کو آنسو دے گا توفیق تسلی دیتے ہوئے کیا ہم مر گئے ہیں۔

سب ناشتے کی میز پر بیٹھے ہوتے ہیں۔ سُندس اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے زوریز آج تمہاری پسند کا ناشتہ بنایا ہے۔

اُس کو چکن منچورین اور ایگ فرائیڈ (Egg Fried) رائس دیتے ہوئے۔

http://kitaabghar.com http://kitaabghar.com

شکریہ! آنی زوریز محبت سے جواب دیتے ہوئے اور کھانا شروع ہو جاتا ہے۔

ایان کو پراٹھا دیتے ہوئے میں نے اپنے بیٹے کے لیے اس کی پسند کے آلو والے پراٹھے بنائے ہیں۔ ساتھ ہی لُقمہ توڑ کر اُس کے منہ میں ڈالتی ہے۔

توفیق بھائی آپ بھی تو لے نا قیمے والے پراٹھے آپ کے لیے بنائے ہیں۔ سُندس پراٹھے دیتے ہوئے توفیق پراٹھے پکڑتے ہوئے شُکریہ!

ماں جی آپ نہیں کھا رہی کیا ہوا ہے؟ سعدیہ دیکھتے ہوئے۔

میں تو خوش ہو رہی ہوں ماں جی میرا پورا خاندان محبت سے رہ رہا ہے سب ایک دوسرے کا خیال کر رہے ہیں۔

کیا کسی کو Princess کا بھی خیال ہے؟ گُل خفگی ظاہر کرتے ہوئے۔

تم تو سارے گھر کی جان ہو Princess سعدیہ محبت کا اظہار کرتے ہوئے تمہاری فکر کیوں نہیں ہو گی۔ چلو اپنے بڑے بابا کے ساتھ پراٹھے کھاؤ۔ بادلہ خود سے اس کو تو ہر وقت توجہ چاہیے۔ کہیں توجہ کم ہوئی نہیں میڈم پریشان ہوئی نہیں۔ سب ناشتہ کرتے ہیں اس کے بعد ماں جی گُل میرے کمرے میں آؤ۔

وہ دونوں چلی جاتی ہیں۔

زوریز یار تم لائبریری میں آکر میری بات سُنو گے حَسن التجائیہ لہجے میں۔

کیوں نہیں چاچو آپ چلیں میں آتا ہوں۔

ماں جی گُل کا ماتھا چومتی ہوں اُس کو بڑے پیار سے میری شہزادی زوریز کے رویے سے پریشان مت ہونا۔ دراصل وہ خود بہت پریشان ہے اس کو سمجھ نہیں آ رہا وہ تمہارے ساتھ کیسے برتاؤ کرے۔ ماں جی آپ پریشان نہ ہوں آپ کی شہزادی بڑی ہو گئی ہے وہ خود ہی غصہ کرتا ہے اور پھر خود ہی ٹھیک ہو جاتا ہے میں سمجھتی ہوں وہ سب یہ ان حالات کی وجہ سے کر رہا ہے۔

شاباش میری شہزادی ماں جی اُس کو گلے لگاتے ہوئے۔

حسن ''بیٹھو زوریز''۔

وہ حَسن کے سامنے کُرسی پر بیٹھ جاتا ہے۔

مجھے احساس ہے حَسن اپنی زوریز کے ساتھ محبت کا اظہار کرتے ہوئے تمہارے ساتھ زیادتی ہوئی ہے میں نے بھی باپ بن کر ہی سوچا تھا تمہارا تو ہم نے سوچا ہی نہیں تمہارے کیا جذبات و احساسات ہیں۔

ایسی کوئی بات نہیں زوریز مروت و لحاظ کا اظہار کرتے ہوئے۔

حَسن زوریز کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے جب گُل تھوڑی Mature ہو جائے یعنی اُس کو خود پر اور جذبات پر کنٹرول کرنا آ جائے تو تم اس کو طلاق دے دینا۔

زوریز ایک دَم چونک کر اُٹھ جاتا ہے چاچُو آپ نے ایسا سوچا بھی کیسے؟ کیا آپ کو لگتا ہے میں ایسا کر سکتا ہوں۔ وہ مجھے بہت عزیز ہے یہ سچ ہے میں یہ کبھی ایسا سوچا نہیں تھا اس لیے اس فیصلے کو قبول نہیں کر پا رہا ہوں۔

مجھے احساس ہے حَسن تم میرے بیٹے ہو میرے ہاتھوں میں پلے بڑے ہو اور مجھے بہت پیارے ہو۔

زوریز حَسن کو گلے لگاتے ہوئے چاچُو مجھے آپ سے کوئی شکایت نہیں۔ میں گُل کو کبھی چھوڑ نہیں سکتا اور نہ کبھی آپ کی اور آنی کی محبت پر شک کر سکتا ہوں۔

زوریز کو بہت پیار کرتے ہوئے حَسن جیتے رہو خدا تمھیں بہت خوشیاں دے۔

تانیہ اور گُل کالج کے کھیل کے میدان اس میں بیٹھی ہوتی ہے تانیہ کیسے ہیں زوریز بھائی؟

بہت غصے میں آج کل رہتے ہیں گُل ایسا تو میں نے اُن کو کبھی بھی نہیں دیکھتا تھا۔

تم نے جو اُن پر بم پھوڑا ہے تانیہ ظاہر ہے غصہ تو آنا تھا۔

میری طرف تو دیکھتے بھی نہیں ہیں گُل اگر نظر پڑ بھی جائے تو منہ دوسری طرف موڑ لیتے ہیں۔

تمھیں اُن کا خیال رکھنا چاہیے تانیہ ان کی خدمت کیا کرو۔

سب کچھ تو اُن کے پاس ہے گُل معصومیت سے کیسے خیال کروں۔

پاگل تانیہ گُل کو سمجھاتے ہوئے اُن کا سَر دبا دیا اُن کے کپڑے سیٹ کر دیئے۔

سوچتے ہوئے گُل تم ٹھیک کہتی ہو۔

شام کو زوریز بستر پر لِٹا ہوتا ہے گُل کتابیں بکھیرے پڑھ رہی ہوتی ہے تو سعدیہ کمرے میں آتی ہے۔

سعدیہ زوریز کو سَر درد کی گولی دیتے ہوئے Tablet لے لو تمہارا Headache ٹھیک ہو جائے گا۔

''جی امی'' زوریز گولی پکڑ کر لے لیتا ہے۔

واہ کیا بات ہے Princess تو پڑھ رہی ہے گُل کو دیکھتے ہوئے سعدیہ اچھا تم اپنی Study پر Concentrate کرو۔

پھر چلی جاتی ہے۔

سعدیہ کے جاتے ہی گُل کتابیں چھوڑ کر زوریز کے پاس آ کر بیٹھ جاتی ہے اور ہاتھ سر پر ہاتھ رکھنے ہی لگتی ہے تو

http://kitaabghar.com http://kitaabghar.com http://kitaabghar.com http://kitaabghar.com http://kitaabghar.com http://kitaabghar.com

زوریز''یہ کیا کررہی ہو''۔

سَر دبانے لگی ہوں گُل بڑے پیارے سے اور کیا کروں گی۔

اب یہ کس نے طوطے کو پٹی پڑھائی ہے زوریز طنزیہ انداز سے۔

ظاہر ہے تانیہ نے کہا ہے گُل بڑی لاپرواہی سے اور کس نے کہنا تھا۔

جاؤ یہاں سے زوریز گُل کو ڈانٹتے ہوئے مجھے نہیں دبوانا۔

گُل ہاتھ کو اُس کے سَر کے قریب لے جاتے ہوئے لیکن مجھ کو دبانا ہے۔

زوریز اُس کا ہاتھ پکڑ کر جھٹک دیتا ہے اس قدر زور سے پیچھے کرتا ہے کہ سائیڈ ٹیبل کے لیپ پر لگتا ہے اور وہ نیچے گر کر ٹوٹ جاتا ہے۔

گُل اُٹھ کر اس کو اُٹھانے لگتی ہے تو اُس کے دوپٹے سے گلاس گرا کر اُس کے ہاتھ پر لگ جاتا ہے لیکن زوریز چونکہ آنکھوں پر بازو رکھ کر سو جاتا ہے اُس کو پتہ نہیں چلتا۔ گلاس گُل کے ہاتھ پر اس بُری طرح لگتا ہے کہ سارا ہاتھ خون سے بھر جاتا ہے وہ زوریز کو بتاء بغیر نیچے آجاتی ہے سارا گھر اکٹھا ہو جاتا ہے۔

سعدیہ Princess زوریز کہاں ہے؟ اُس کو نہیں بتایا۔

وہ تو سو چکے ہیں گُل گلاس میرے دوپٹے سے لگنے سے گر کر ٹوٹا ہے۔

ذوہیب امی تفتیش بعد میں کیجئے پہلے فسٹ ایڈ بکس تو لاؤ میں پٹی کروں۔

پروین بھاگ کر بکس لے کر آتی ہے ذوہیب پٹی کرتا ہے۔

پروین ریحانہ سے کہو کمرے سے کانچ اُٹھائے سُندس بلکہ تم اُس کو بلاؤ میں اُس کے ساتھ چلتی ہوں۔

سعدیہ تو گُل کا ہاتھ پکڑ کر ماں جی کے پاس بیٹھ جاتی ہے۔

سُندس اور ریحانہ کمرے میں جاتی ہیں سُندس ریحانہ چاروں طرف سے اچھی طرح کانچ اکٹھے کرو کسی کے ہاتھ میں نہ لگیں۔

کیا ہوا ہے؟ آنی زوریز حیرت سے آنکھوں سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے۔

وہ گُل کے ہاتھ میں کانچ لگ گیا ہے سُندس اس کے دوپٹے کے ساتھ گلاس گر کر اُس کے ہاتھ پر لگ گیا ہے۔

ایک دَم زوریز آنی وہ کیسی ہے زیادہ دَرد تو نہیں ہو رہا ہے۔

تم خود اُس سے پوچھ لو سُندس اُس کی فکرمندی دیکھ کر خوش ہو جاتی ہے۔

چلو ریحانہ جلدی کانچ سمیٹ کر آجانا۔

http://kitaabghar.com http://kitaabghar.com

نیچے جا کر سب سے سُندس گُل کے ہاتھ میں کانچ لگنے سے وہ بہت پریشان ہو گیا ہے۔

مجھ سے پوچھتا کیسی ہے وہ میں نے بھی کہہ دیا تم خود پوچھ لو۔

بہت اچھا کیا ماں جی خوشی سے اب سب ٹھیک ہے۔اس کا مطلب ہے سعدیہ وہ ہماری Princeess کو Like کرتا ہے صرف انا اندر آئی ہوئی ہے۔

جاؤ گُل کمرے میں ماں جی بلکہ سعدیہ تم اس کو چھوڑ کر آؤ۔ دیکھو! جلدی آنا بیٹھ نہ جانا۔ جی ماں جی سعدیہ فرمانبرداری ظاہر کرتے ہوئے سعدیہ گُل کو کمرے میں لے کر جاتی ہے اُس کو بستر پر بیٹھا کر آ جاتی ہے۔سعدیہ کے جاتے ہی زوریز گُل کے قریب آتے ہوئے ایک ہی سانس میں بہت سوال کر ڈالتا ہے۔

کیسے کانچ لگا مجھے بتا دیتی۔تکلیف زیادہ تو نہیں ہو رہی۔

آپ کو کیا فرق پڑتا ہے گُل مجھے تکلیف زیادہ ہو یا کم۔آپ جا کر سوئیں۔

زوریز پیچھے ہٹتے ہوئے ہاں مجھے فرق نہیں پڑتا۔جا کر دوبارہ بستر پر لیٹ جاتا ہے لیکن نیند کہاں آنے والی تھی کیونکہ گُل کو چوٹ لگی تھی۔

گُل اُٹھ کر جانے لگتی ہے۔

بستر پر ہی سو جاؤ زوریز میں تمہیں کھاؤں گا نہیں۔میں تمہارے کھانے سے ڈرتی نہیں گُل ویسے ہی تمہارا احسان نہیں لینا چاہتی سمجھ آئی۔

وہ چُپ ہو کر آنکھیں بند کر کے لیٹ جاتا ہے۔

گُل لیٹتی ہے اور سو جاتی ہے جیسے ہی گُل سوتی ہے۔زوریز بستر سے اُٹھ کر گُل کے پاس آ کر بیٹھ جاتا ہے اُس کا ہاتھ پکڑ کر دیکھتا ہے کہیں زیادہ کانچ تو نہیں لگا۔اُس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں پکڑ کر بیٹھ جاتا ہے۔یوں بیٹھا بیٹھا سو جاتا ہے۔پوری رات گزر جاتی ہے۔صبح جب گُل کی آنکھ کھلتی ہے تو وہ صوفے کے پاس اُس کا ہاتھ پکڑے سو رہا ہوتا ہے تو جلدی سے آنکھیں بند کر لیتی ہے۔زوریز کی آنکھ کھلتی ہے تو جلدی سے اُٹھ کر بستر پر آ کر لیٹ جاتا ہے۔گُل صبح اُٹھتے ساتھ بھاگی بھاگی ماں جی کے کمرے میں جاتی ہے ماں جی۔

کیا بات ہے ماں جی کیوں چیخ رہی ہو؟

آپ کو پتہ ہے وہ ساری رات میرا ہاتھ پکڑ کر سویا رہا ہے گُل بڑی خوشی سے بتاتی ہے۔

ماں جی گُل کو پیار کرتے ہوئے ظاہر ہے وہ بھی تم سے محبت کرنے لگا ہے اس رشتے کو آہستہ آہستہ قبول کر لے گا۔

جی ماں جی گُل اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے وہ صرف میرا ہے کیونکہ میرے دل اور دماغ پر پہلی تصویر اس کی ہی تھی اور وہ میری پہلی دُعا ہے۔ جی میری شہزادی ماں جی گُل کی گال پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ تمہارا ہی ہے۔

زوریز آفس کے لیے تیار ہو رہا ہوتا ہے تو گُل ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی بالوں میں کنگھی کرنے کے بہانے زوریز کو شیشے میں دیکھ رہی ہوتی ہے۔ دل میں سوچتی ہے Prince Charming کب تم میرا ہاتھ محبت سے پکڑو گے سوتے ہوئے نہیں جاگتے ہوئے۔ ساتھ ساتھ اُس کی ہر ہر ادا پر فدا ہو رہی ہوتی ہے۔

کب تم اُس محبت کا اظہار کرو گے جو تم دل میں تو رکھتے ہو لیکن کہتے نہیں ہو۔

تمہیں کیا پتہ Prince Charming میں تو تجھے دیکھ دیکھ کر جیتی ہوں محبت کرنا تو کوئی چیز نہیں۔ لیکن زوریز تو گُل کے ہاتھ کو ہی چوری چوری دیکھ رہا ہوتا ہے سوچتا ہے کہیں کانچ زیادہ تو نہیں لگا، کہیں تکلیف زیادہ تو نہیں ہو رہی۔ بدتمیز دادی اماں بتا ہی نہیں رہی کم از کم بتا دے تو تسلی ہی ہو جائے۔ دل میں اتنی بے چینی نہ ہو۔

کالج میں گُل خوش ہوتے ہوئے آج میں بہت خوش ہوں تمہیں پتہ ہے رات کو کیا ہوا؟ وہ ساری رات میرا ہاتھ پکڑ کر میرے پاس بیٹھا رہا اور وہیں سو گیا۔

اس کا مطلب ہے وہ تم سے محبت کرتا ہے تانیہ اُس آپس کی بات کی تصدیق کرتے ہوئے۔

یہ بات تو Confirm ہو گی ہے محبت تم سے اُس کو بھی ہے لیکن چونکہ تم اُس کے ہاتھوں میں پلی بڑی ہو اس لیے وہ اس رشتے کو قبول نہیں کر رہا۔

اب کیا کروں کہ وہ محبت کا اظہار کرے گُل تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اور مجھ سے محبت کرے۔ یار میں اُس کے بغیر زندگی کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔

اُس کو وقت دو تانیہ سمجھداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے۔

تم وقت کہتی ہو گُل وہ ساری زندگی لے لے لیکن آخر میں کہہ دے وہ بھی مجھ سے محبت کرتا ہے۔

ایک اور Idea ہے تانیہ جس سے وہ اپنی محبت کا اظہار کر دے گا۔ اُس سے تمہاری تکلیف برداشت نہیں ہوتی تو خود کو اُن کے سامنے زیادہ تکلیف دو۔ چونکہ گُل تانیہ کو بہت عقل مند سمجھتی ہے اس لیے فوراً اُس کی بات پر متفق ہوتے ہوئے۔

تم ٹھیک کہہ رہی ہو میں آج سے ہی اس پر عمل کروں گی کیونکہ مجھے ہر صورت میں اُس کی محبت لینی ہے ورنہ تو میں ادھوری ہوں۔

واہ! کیا بات ہے؟ تانیہ میڈم اتنی بڑی ہو گئی ہے کہ اتنی بڑی بڑی باتیں کرنے لگی ہے۔

پاگل محبت بڑے بڑوں کو بنا دیتی ہے گُل تو میں کیا چیز ہوں۔ Let see which way the wind

blow (دیکھتے ہیں اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے)۔

فکر نہ کرو سب اچھا ہوگا تانیہ اُس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے۔

زوریز بستر پر لیٹا لیپ ٹاپ پر کام کر رہا ہوتا ہے گُل کھڑکی میں کھڑی باہر کے موسم سے لطف اندوز ہو رہی ہوتی ہے اچانک بارش شروع ہو جاتی ہے۔

واہ ہو! مزہ آ گیا بارش میں چل کر نہاتی ہوں۔

گُل بیمار ہو جاؤ گی زوریز روکتے ہوئے واپس آؤ۔ لیکن وہ سُنی اَن سُنی کر کے بھاگ جاتی ہے۔

وہ کمرے سے بھاگی بھاگی لان میں چلی جاتی ہے۔ چونکہ رات ہوتی ہے سب اپنے کمرے میں ہوتے ہیں۔ کوئی روکنے والا نہیں ہوتا۔

گُل بارش میں نہاتی ہے خوشی سے گھومتی ہے جب آدھا گھنٹہ ہو جاتا ہے اور گُل کمرے میں نہیں آتی تو زوریز پریشان ہو جاتا ہے اُس سے رہ نہیں جاتا۔ وہ اُس کے پیچھے لان میں جاتا ہے۔

کمرے میں آؤ زوریز غصے سے

میں نہیں آؤں گی گُل صاف صاف انکار کرتے ہوئے تم جاؤ تمہیں کیا لگے میں بارش میں نہاؤں یا کچھ اور کروں۔

تم بیمار ہو جاؤ گی زوریز اور کچھ نہیں ہوگا۔

پریشان ہونے کی ضرورت نہیں گُل گھر میں بہت ہیں میری Care کرنے والے آپ جا کر سو جائیں۔

غصے سے زوریز اندر چلو میں تمہیں کہہ رہا ہوں زیادہ Attitude دکھانے کی ضرورت نہیں۔

نہیں جاؤں گی گُل بھی غصے سے

زوریز اس کا بازو زور سے پکڑ کر اُس کو زبردستی اندر لے آتا ہے کمرے میں پہنچتے ہی زوریز جاؤ جا کر کپڑے تبدیل کرو بیمار ہو جاؤں گی۔

گُل جا کر صوفے پر بیٹھ جاتی ہے زوریز کی بات سُنی اُن سُنی کر کے۔

گُل نہیں کروں گی انہیں گیلے کپڑوں میں سو جاؤں گی۔

کیوں مجھے اذیت دے رہی ہو زوریز پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے۔

اچھا تو آپ کو بھی اذیت ہوتی ہے گُل طنزیہ انداز سے پھر تو میں ساری رات ایسے ہی بیٹھی رہوں گی کم از کم تم میرے لیے پریشان تو ہو گئے۔

http://kitaabghar.com http://kitaabghar.com

گُل کپڑے تبدیل نہیں کرتی دونوں صوفے پر ایک کونے پر اور دوسرا دوسرے کونے پر بیٹھے رہتے ہیں وہی پر سو کر رات گزرتے ہیں۔

صبح اُٹھ کر زوریز دیکھتا ہے گُل اُس کے سامنے صوفے پر ہی سوئی ہے اُس کو اُٹھتا ہے۔

چلو! اُٹھو رات گزر گئی ہے اب جا کر کپڑے تبدیل کر لو۔

گُل آنکھیں بھی یقین ہو جاتا ہے کہ زوریز کو اُس کی پرواہ ہے۔

شام کو زوریز بستر پر بیٹھا لیپ ٹاپ پر کام کر رہا ہوتا ہے۔

گُل ہاتھ میں چُھری لے کر کمرے میں داخل ہوتی ہے زوریز میں نے سوچا ہے میں تمہیں اس اذیت سے نجات دلوا دو۔ میں اپنی Vein (رَگ) کاٹ لیتی ہوں اس طرح مر جاؤں گی اور تم سکون میں آ جاؤ گے۔

وہ چُھری بازو پر رکھ لیتی ہے اور چلانے لگتی ہے۔

زوریز ایک دَم پریشان ہو جاتا ہے اور بھاگ کر آتا ہے اور اُس سے چھری چھینتا ہے۔

چُھری کو بیڈ پر پھینکتے ہوئے کوئی بات نہیں تمہیں مرنے کا اتنا شوق ہے تو میں اپنے ہاتھ سے ہی مار دیتا ہوں۔

گُل کے گلے کو دونوں ہاتھ سے پکڑ کر دبانے لگتا ہے لیکن اس دوران وہ گُل کو دیکھتا ہے اور اس کے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے تو اپنی محبت کے ہاتھوں مجبور ہو کر مار نہیں پاتا۔

جاؤ یہاں سے میرا دماغ خراب نہ کرو۔

گُل چلی جاتی ہے لیکن چونکہ چُھری لگنے سے اُس کے بازو پر کٹ لگ جاتا ہے۔

جا کر فسٹ ایڈ بکس سے سنی پلاس لگاتی ہے لیکن کسی کو بتاتی نہیں کیونکہ اُس کو پتہ ہوتا ہے سب سے اُس کو ڈانٹیں گے پھر آ کر صوفے پر سو جاتی ہے۔

صبح سب ناشتے کی میز پر ناشتہ کر رہے ہوتے ہیں تو زوریز کی نظریں گُل پر ہی ہوتی ہیں اُس کو نظر آ جاتا ہے کہ گُل کی بازو پر سَنی پلاس لگا ہوا ہے۔

گُل آج تم تیار نہیں ہوئی سُندس کیا کالج نہیں جانا اس کو آج گھر ہی رہنے دیں آنی میں چلتا ہوں۔

تم تھوڑی دیر کو رُک جاؤ توفیق میں اور ذوہیب بھی تمہارے ساتھ چلتے ہیں۔

نہیں ابو آپ آ جایئے گا زوریز مجھے شمال سے ملنا ہے اُس سے ضروری کام ہے۔

ابو اس کو جانے دیں ذوہیب آپ میرے ساتھ چلے جایئے گا۔

http://kitaabghar.com

اچھا خدا حافظ زوریز کہتے ہوئے چلا جاتا ہے۔

ناشتے کے بعد تینوں ماں جی، سُندس اور سعدیہ ماں جی کے کمرے میں جمع ہوتی ہیں۔

ماں جی سعدیہ آپ نے Feel کیا آج وہ گُل کو ناشتے کے دوران مسلسل دیکھ رہا تھا۔

خوش ہوتے ہوئے سُندس ماں جی اس کی نظریں صرف گُل پر ہی تھیں۔

شُکر ہے خدا کا ماں جی آہستہ آہستہ وہ گُل کو قبول کرنے لگا ہے۔

دونوں ثمال کے آفس میں زوریز گُل رات میں اپنی Vein کاٹنے لگی تھی میں بہت پریشان ہوں تھوڑا سا کٹ لگ بھی گیا شُکر ہے میں وقت پر پہنچ گیا۔

اگر تمہیں اُس سے فرق نہیں پڑتا تو وہ Vein کاٹے یا کچھ اور کرے تمہیں کیا لگے۔

فرق پڑتا ہے زوریز اُس کی تکلیف میرے سے برداشت نہیں ہوتی اس کو چوٹ لگتی ہے تو درد مجھے ہوتا ہے۔

تو یہ کیا ہے ثمال بے وقوف یہ محبت ہے جو تم اس سے کرتے ہو اپنی محبت کو قبول کرو اس کا اظہار اُس سے کرو۔

کیسے کروں زوریز یہ بہت مشکل کام ہے۔

سب کچھ بھول جاؤ ثمال اُس کو تسلی دیتے ہوئے بس یہ یاد رکھوں کہ وہ اب تمہاری بیوی ہے۔ یہی تو جاننا مشکل ہے زوریز کہ وہ میری بیوی ہے۔

یہ جان لو ثمال تم بھی اس سے جانے کب سے محبت کرتے ہو لیکن تمہیں کبھی احساس نہیں ہو۔ خدا جہاں جوڑی بناتا ہے وہاں محبت ہوتی ہے۔

اچھا تم لیکچر شروع مت کرو زوریز میں جا رہا ہوں پھر اس موضوع پر بات کریں گے۔ اچھا خدا حافظ ثمال اپنا اور اس کا خیال رکھنا۔

رات کو سوتے ہوئے گُل زوریز سے تم آج میرے ساتھ Barbie دیکھ سکتے ہو۔ دراصل میں تمہارے ساتھ اور اپنے ساتھ لڑلڑ کے تھک گئی ہوں دوستی کر لیتے ہیں۔

وہ اس قدر معصومیت سے کہتی ہے کہ زوریز انکار نہیں کر پاتا "چلو آؤ دیکھتے ہیں"۔

گُل اُس کے ساتھ بستر پر بیٹھ جاتی ہے دونوں مل کر Barbie دیکھنا شروع ہو جاتے ہیں۔

کتنا اچھا لگ رہا ہے ہم دونوں مل کر پہلے کی طرح Barbie دیکھ رہے ہیں کوئی لڑائی بھی نہیں ہے۔

تم ٹھیک کہہ رہی ہو زوریز ورنہ ہم دونوں لڑتے ہی رہتے ہیں۔ تم بھی پریشان ہوتی ہو اور میں بھی پریشان ہوتا ہوں پتہ

ہے تم کو ڈانٹتا ہوں تو خود بھی Distrub رہتا ہوں۔

مجھے بھی تمہیں تکلیف دینا اچھا نہیں لگتا گل میں کہاں خوش ہوں۔

یوں Barbie دیکھتے دیکھتے گل زوریز کے بازوٗ پر سَر رکھ کر سو جاتی ہے۔

زوریز بالکل پاگل ہے Baribie دیکھنے لگی تھی دو منٹ میں ہی سو گئی ہے۔

اُس کا سر اپنے بازو سے اُٹھا کر تکیے پر رکھتا ہے لیپ ٹاپ اُٹھاتا ہے اور صوفے پر جا کر سو جاتا ہے۔

گُل جب صبح اُٹھتی ہے زوریز کو صوفے پر لیٹا دیکھ کر خود سے آج میں تمہیں اس تکلیف سے نجات دلوا دوں گی۔

زوریز اُٹھتا ہے تو گل اس کے پاس جاتی ہے۔

زوریز ہم دونوں اس لڑائی سے تنگ آ گئے ہیں میرے پاس اس کا ایک حل ہے۔

بتاؤ کھڑے ہوتے ہوئے زوریز۔

تم مجھے طلاق دے دو گُل۔

زوریز اس کے منہ پر تھپڑ دے مارتا ہے تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے رشتوں کو مذاق بنایا ہوا ہے۔

غصے سے کمرے سے چلا جاتا ہے۔

☆......☆......☆

غصے سے سیدھا ثمال کے پاس جاتا ہے ثمال اس کو پریشان کیوں لگ رہے ہو یار خیریت تو ہے؟ یار اُس نے مجھ سے طلاق مانگ لی ہے زوریز کیسے بتاؤ اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا وہ بھی اب جبکہ مجھے بھی اس سے محبت ہو گئی ہے۔

اس کو یہ کہنا ہی تھا ثمال گُل کی طرفداری کرتے ہوئے۔

وہ کہتی ہے کہ وہ مجھے اذیت میں نہیں دیکھ سکتی زوریز اُس کو میری اذیت نظر آتی ہے میری آنکھوں میں اُس کے لیے جو محبت ہے وہ نظر نہیں آتی۔

اس کو بتاؤ گے تو اس کو پتہ چلے گا ثمال اس کو الہام نہیں ہو گا ویسے بھی ہر کوئی لفظ سُننا چاہتا ہے جاؤ جا کر اس کو بتاؤ۔

سعدیہ بھابھی صبح سے آج زوریز نظر نہیں آ رہا۔ سُندس تشویش کا اظہار کرتے ہوئے۔

You are right سندس میں سعدیہ جواب دیتے ہوئے میں نے بھی نہیں دیکھا۔

گُل بھی میرے کمرے میں صبح سے سوئی ہوئی ہے ماں جی لیکن ابھی تک اس نے کچھ نہیں کہا۔

سعدیہ ماں جی Something happend

اس کا مطلب ہے زندگی کا آغاز ہونے لگا ہے ماں جی جب دھماکہ ہوتا ہے تو پھر امن ہو جاتا ہے۔

ماں جی آپ کہنا چاہتی ہیں سُندس دونوں میں لڑائی ہونا شروع ہو گئی ہے اب جمود ختم۔ ظاہر ہے کوئی نہ کوئی تو جیتے گا۔

Happynews Means سعدیہ اب دونوں Happy ہو جائیں گے۔

ماں جی کمرے میں جاتی ہے تو گُل بستر پر اُٹھ کر بیٹھی ہوتی ہے۔

ماں جی میں آپ کے ساتھ سو جاؤں۔

کیوں نہیں میری شہزادی ماں جی اُس کو پیار کرتے ہوئے گال پر اُنگلیوں کے نشان دیتے ہوئے پہلے بتاؤ کیا ہوا ہے؟

گُل ساری بات بتا دیتی ہے ماں جی میں اس کو مزید اذیت نہیں دینا چاہتی۔

چلو جیسے تمہاری مرضی ماں جی تم میرے ساتھ میرے کمرے میں ہی رہو پھر دیکھیں گے کیا ہوگا؟

زوریز شام کو گھر آتا یہ سعدیہ اس کو دروازے سے آتے ہوئے اور کمرے میں جاتے ہوئے دیکھتی ہے لیکن پوچھتی کچھ نہیں ہے۔

زوریز کمرے میں آتا ہے لیکن گُل نہیں ہوتی وہ سمجھتا ہے ہوسکتا ہے نیچے گئی ہو چلو انتظار کر لیتا ہوں لیکن ایک گھنٹہ گزر جاتا ہے گُل نہیں آتی۔

یوں انتظار کرتے کرتے وہ سو جاتا ہے رات گزر جاتی ہے۔

صبح اُٹھتے ساتھ منہ ہاتھ دھو کر جلدی سے نیچے ناشتے کے لیے جاتا ہے تو دیکھتا ہے گُل بھی ناشتے کے لیے بیٹھی ہوتی ہے۔

گُل کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ جاتا ہے اور ٹکٹکی باندھ کر اُس کو دیکھے جاتا ہے وہ تھوڑی دیر دیکھتی ہے پھر منہ نیچے کر لیتی ہے۔

پراٹھا اُٹھا کر گُل کو دیتے ہوئے زوریز یہ تو کھاؤ تمہاری پسند کے آلو والے پراٹھے ہیں۔

سب دونوں کو دیکھتے ہیں سعدیہ توفیق سے ناشتہ کریں اُن کو مت دیکھیں اور سُندس حَسن سے۔

بادلہ تو جل بُھن جاتی ہے خود سے لو اس کی کسر تھی آج وہ بھی پوری ہو گئی۔ چار دن بھی اس سے دُور نہیں رہ پایا۔

مجھے نہیں کھانے گُل بے زاری سے

گُل کھا لو ماں جی اتنے پیار سے دے رہا ہے۔

بادل نخواستہ گُل لے لیتی ہے اور کھانا شروع کر دیتی ہے۔

تم بھی کھاؤ زوریز سندس محبت کا اظہار کرتے ہوئے۔

''کھا ہی رہا ہوں آنی''

دوران ناشتہ زوریز گل کو ہی دیکھتا رہتا ہے پھر ناشتے کے بعد چلا جاتا ہے تیار ہو کر آفس جانے کے لیے سیڑھیاں اُتر رہا ہوتا ہے تو گل ماں جی کے کمرے میں جا رہی ہوتی ہے اُس کو بازو سے پکڑ لیتا ہے۔

چھوڑو میرا بازو گل غصے سے

چھوڑتے ہوئے زوریز کمرے میں آ کر میری بات سنو مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے۔

نہیں سُنی کوئی بات گل بے زاری سے مجھے اس طلاق دے دو۔

زور سے اُس کے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے زوریز اب بکواس مت کرنا کبھی تو آؤ گی کمرے میں پھر تم سے بات ہو گی۔

کبھی نہیں آؤں گی گُل مجھے ضرورت ہی نہیں آنے کی سمجھے!

اچھا اچھا زوریز کہتا ہوا چلا جاتا ہے۔

جب خدا کسی کو نوازنا چاہتا ہے تو دُنیا کا کوئی انسان اس کو شکست نہیں دے پاتا۔ اگر ہزار کوشش کے باوجود کسی کو شکست نہیں دے پاتا تو شکست دینے والے فرد کی حالت بھوکے باز کی طرح ہوتی ہے جو شکار پر جھپٹ پڑتا ہے پھر چاہے خود بھی زخمی کیوں نہ ہو۔ بادلہ کا حال بھی کچھ ایسا ہی ہوا ہوتا ہے زوریز کا بھی گل کی طرف محبت کا بڑھتا ہوا ہاتھ بادلہ سے برداشت نہیں ہوتا۔ بادلہ زوہیب اب اور برداشت نہیں ہوتا اب ہم نے علیحدہ ہونا ہے ساری چیزوں پر گُل کا راج برداشت نہیں کر سکتی۔ تم دونوں بھائی علیحدہ ہو جاؤ۔

پہلی بات تو یہ ہے میں علیحدہ نہیں ہونا چاہتا ذوہب بادلہ کی طرف اُنگلی سے اشارہ کرتے ہوئے دوسرا اگر ہم علیحدہ ہو بھی جاتے ہیں تو سُنو گل کو تین حصے ملیں گے۔

جل کر بادلہ وہ کیسے؟

پہلے جائیداد ابو اور چاچو میں آدھی آدھی تقسیم ہو گی ذوہیب تفصیل بتاتے ہوئے پھر ابو کے حصے میں سے آدھی زوریز کو ملے گی اور آدھی مجھے اس میں سے ابو اور امی کا حصہ بھی جائے گا ابو امی اپنا حصہ گُل اور زوریز کو دیں گے اور یہ حویلی تو ماں جی کے نام ہے اور اُنہوں نے تو پہلے ہی بتا دیا تھا کہ وہ یہ گھر گُل کو دیں گی۔

یہ سب سن کر بادلہ کو تو جیسے برف لگ گئی ہو چُپ ہو جاتی ہے۔

تم بیٹھ کر حساب کرو ذوہیب ایان کہاں ہو؟

ہم تو چلتے ہیں۔

جی بابا ایان آیا ہے۔

بادلہ کے قریب جا کر ذوہیب میں اور ایان گُل کو گول گپے کھلانے چلتے ہیں۔

ایان دومنٹ بابا میں بیگ سمیٹ کر آیا۔

زوریز نیچے آرہا ہوتا ہے تو گُل اس کو مل جاتی ہے چلو گول گپے کھانے چلیں۔

غصے سے گُل اب مجھے گول گپے پسند نہیں رہے۔

اسی دوران ذوہیب اور ایان آجاتے ہیں ذوہیب چلو گل گول گپے کھانے چلتے ہیں۔

زوریز کی طرف دیکھتے ہوئے گُل چلو بھائی میرا بھی آج دل چاہ رہا ہے۔

زوریز بھی گُل کو دیکھتا ہے گُل آنکھوں کے اشارے سے جی جہاں جارہی ہوں۔

آج کل گُل ماں جی کے کمرے میں رہ رہی ہے توفیق لگتا ہے زوریز سے جھگڑا ہوا آپ اپنے بیٹے کو سمجھا دینا میری Princess کو کمزور مت سمجھئے!

(آپ فکر نہ کریں Don't worry) سعدیہ ہماری Princess اینٹ کا جواب پتھر سے دیتی ہے۔

بالکل ٹھیک کرتی ہے توفیق بھلا ڈرنے کی کیا ضرورت ہے۔

سُندس گُل اور زوریز میں جھگڑا ہوا ہے حَسن دونوں الگ الگ رہ رہے ہیں۔

کوئی بات نہیں جھگڑے گئے تو ایک دوسرے کے قریب ہو کے دیکھا! نہیں زوریز کیسے گُل کے آگے پراٹھے رکھ رہا تھا اُس کو منانے کے لیے۔

ہاں اچھا لگ رہا تھا حَسن خوش ہوتے ہوئے ہم بڑے خوش قسمت ہیں کہ زوریز جیسا داماد ملا جو داماد کم اور بیٹا زیادہ ہے۔

آپ ان کے جھگڑوں پر دھیان نہ دیا کریں سُندس بس دونوں خوش ہیں اتنا ہی کافی ہے۔ تم ٹھیک کہہ رہی ہو حَسن دونوں خوش نظر آتے ہیں۔

کوئی بات نہیں آہستہ آہستہ ایک دوسرے کے قریب بھی ہو جائیں گے سُندس تم ذوہب اور زوریز میں کبھی فرق مت کرنا۔

کیا آپ کو میں ایسی لگتی ہوں سُندس جب زوریز داماد نہیں تھا تب بھی میں اُس کا اور ذوہیب کا خیال رکھتی تھی وہ دونوں مجھے عزیز ہیں۔

زوریز بستر پر لیٹا ہوا کوئی بات نہیں کتنی دیر خیر مناؤں گی کبھی تو ہاتھ لگو گی پھر تمہیں پوچھوں گا۔

ذوہیب ایان اور گُل کو گھماتا اور گول گپے کھلاتا ہے تینوں خوب مزہ کرتے ہین رات کو لیٹ واپس آتے ہیں۔

گُل بستر پر لیٹی ہوئی آج سنڈے ہے بڑے بابا یقیناً لان میں ہوں گے جاتی ہوں لیکن پھر خود سے ہی وہاں پر وہ بھی تو ہوگا اُس کو تو کل رات کا بھی غصہ ہوگا پھر خود سے ہی میں کوئی اس سے ڈرتی ہوں ویسے بھی بڑے بابا کے ہوتے ہوئے وہ مجھے کچھ نہیں کہہ پائے گا۔

بستر سے اُٹھ کر باہر جانے لگتی ہے تو ماں جی کہاں جا رہی ہو شہزادی؟

بڑے بابا کو کمپنی دینی ہے آج سنڈے ہے نا وہ پودوں سے باتیں کر رہے ہوں گے۔

وہاں وہ بھی تو ہوگا ماں جی چھیڑتے ہوئے میں کوئی اُس سے ڈرتی ہوں گُل ویسے بھی بڑے بابا کے ہوتے ہوئے مجھے گھور بھی نہیں سکتا۔

گھومتی ہوئی لان میں آتی ہے لیکن جب وہاں پر زوریز نہیں ہوتا۔

خود سے شُکر ہے جِنّ نہیں ہے۔

بڑے بابا گُل میں نے سوچا! آپ کے ساتھ وقت گزارا جائے۔

آؤ دیکھو! میری Princess توفیق پیار سے پودوں کے ساتھ وقت گزارنے سے کتنی خوش ہوتی ہے جب میں آتا ہوں تو پودے مجھے پورے ہفتے کی شکایتیں لگاتے ہیں کہ شرافت ان کے ساتھ کیا کیا سلوک کرتا ہے۔

وہ کیسے بڑے بابا گُل حیرت سے یہ تو بول نہیں سکتے جن کے ساتھ آپ نے وقت گزرا ہوتا ہے توفیق اُن کی باتیں آپ بغیر کہہ سمجھ جاتے ہیں۔

زوریز آ رہا ہوتا ہے وہ یہ بات سُن لیتا ہے اور بولتا ہے۔

کچھ لوگ بے وقوف بھی ہوتے ہیں اُن کو ساتھ رہنے والوں کی باتیں سمجھ نہیں آتی ہیں۔ بڑے بابا گُل جواب دیتے ہوئے کچھ لوگوں کے دماغ خراب ہوتے ہیں اُن کو بھی ٹھیک کرنا ہوتا ہے۔توفیق سمجھ جاتا ہے ایک دوسرے کو باتیں لگا رہے ہیں تو Princess جلدی ٹھیک کر دو ورنہ لوگ بے چارے ادھر اُدھر بھٹکتے رہیں گے۔ بابا میں نے سوچا ہے گُل ان کے دماغ کے پیچ کسنے سے بہتر ہے لوگوں کو چھوڑ دیا جائے۔

زوریز بڑے تحمل سے باتیں سن رہا ہوتا ہے بڑے پُرسکون انداز میں۔

لوگوں کے خود کے پیچ ڈھیلے ہیں اور دوسروں کو کہہ رہے ہیں ویسے بھی ہم چھوڑے گئے تو وہ کہیں جا پائیں گے۔

Princess چھوڑنا مت توفیق بے چارے لوگ بکھر جائیں گے۔

توفیق کے فون کی گھنٹی بجتی ہے تو وہ فون سننے اندر چلے جاتے ہیں۔

گُل جانے لگتی ہے تو زوریز اُس کا بازو پکڑ لیتا ہے میں تو یہ شکل ساری زندگی دیکھنا چاہتا ہوں مگر اب تم نہیں دیکھنے دے رہی۔

مجھے چھوڑو ویسے بھی اب وقت گزر گیا ہے مجھے تمہیں یہ شکل نہیں دکھانی۔

زوریز ابھی بولنے ہی لگتا ہے تو وہ ہاتھ پر دانت کاٹ کر اندر بھاگ جاتی ہے۔

مسکرا کر ہاتھ کو ملتے ہوئے دادی اماں کوئی بات نہیں کبھی تو ہاتھ آؤ گی پھر پوچھوں گا۔

گُل کھڑکی میں کھڑی موسم کا مزہ لے رہی ہوتی ہے کہ گاڑی کے چلنے کی آواز آتی ہے تو اُس کو لگتا ہے زوریز گاڑی پر جا رہا ہے۔

خود سے یقیناً جن اپنے دوست کو ملنے جا رہا ہے چلو کمرے سے اپنے سارے کپڑے لے آتی ہوں۔ وہ سیڑھیاں چڑھ کر اوپر جانے لگتی ہے پھر خود سے نہیں جنگلے سے چڑھ کر جاتی ہوں بچپن کی یادیں تازہ ہو جائیں گیں۔ ویسے بھی وہ جن ٹوکنے والا نہیں ہے۔

وہ مزے سے جنگلے سے سیڑھیاں اوپر چڑھ کر جاتی ہے اوپر پہنچ کر یار مزہ آ گیا۔

ابھی وہ دروازے کے پاس ہی پہنچتی ہے تو زوریز کو پتہ چل جاتا ہے گُل آ رہی ہے کیونکہ اُس کا آنا طوفان کا آنا ہوتا ہے ۔وہ جلدی سے باتھ روم میں چلا جاتا ہے۔

کمرے میں داخل ہونے سے پہلے خود سے پہلے دیکھ لوں کہیں جن تو اندر نہیں ہے۔

اندر جھانک کر دیکھتی ہے کوئی اندر نہیں ہوتا۔

کمرے میں آ کر الماری سے کپڑے نکالنے لگ جاتی ہے۔

زوریز غسل خانے سے نکل کر دروازے کی آہستہ سے کنڈی لگا دیتا ہے۔ وہ اپنے دھیان میں اس قدر مگن ہوتی ہے کہ اس کو پتہ بھی نہیں چلتا۔ زوریز اس کے پاس جا کر آہستہ سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیتا ہے کہ کہیں چیخ نہ مار دے۔

وہ خوف سے چیخ مارتی ہے لیکن آواز نہیں نکلتی۔

اس کو الماری کے ساتھ کھڑا کر کے اُس کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے۔ اتنا قریب ہوتا ہے کہ گل اس کی سانسوں کو بھی محسوس کر رہی ہوتی ہے۔

اُس کو اس قدر قریب پا کر گُل کی اپنی سانسیں کہاں دُرست ہوتی ہیں۔

تم میری بات کیوں نہیں سُن رہی تھی زوریز یار میں نے تم سے بہت اہم بات کرنی تھی۔ تم کو یہ بتانا تھا میں تم سے محبت کرتا ہوں۔

گُل ہاتھ کے اشارے سے پہلے ہاتھ کو ہٹاؤ۔

وہ ہاتھ اُس کے منہ سے ہٹاتا ہے۔

مجھے بھیک نہیں چاہیے گُل زوریز کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مجھے پتہ چل گیا ہے محبت اعزاز کی طرح ملتی ہے میری طرح بھیک میں نہیں لی جاتی۔

http://kitaabghar.com

یار اب تم سے محبت کرنے لگا ہوں اور تم اس کو بھیک کہہ رہی ہو۔

تم میرے دل اور دماغ پر بننے والی پہلی تصویر ہو گل میں تم کو اذیت نہیں دے سکتی جب تم میرے ساتھ ہوتے ہو تو اذیت میں ہوتے ہو۔

میرے دل اور دماغ پر بننے والی تم بھی پہلی تصویر ہو زوریز گل کی آنکھوں میں محبت سے دیکھتے ہوئے اس لیے تو میں نے اب تک شادی نہیں کی تھی شاید لاشعوری طور پر تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔

نہیں نہیں گُل یہ کیسے ہوسکتا ہے؟

یہ بات پہلی مرتبہ طلاب نے کہی تھی زوریز لیکن میں نے ہمیشہ کی طرح اُس کی بات کو اہمیت نہیں دی۔شاید محبت کرنے والے دوسرے کی محبت کو اُس جاننے سے بھی پہلے جان لیتے ہیں۔

تم یہ سب مجھے طلاق نہ دینے کے لیے کہہ رہے ہو گُل تاکہ خاندان نہ ٹوٹے۔

بے وقوف لڑکی اُس کو زور سے پکڑتے ہوئے زوریز میری آنکھوں میں دیکھوں تمہیں پیار نظر نہیں آتا۔

گُل اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہے تو وہ سانس لینا بھول جاتی ہے۔

زوریز اُس کو دونوں بازوؤں سے پکڑتے ہوئے انسان اگر کسی کو چھوڑنا چاہے تو خاندانوں کے ٹوٹنے سے نہیں ڈرتا یہ محبت ہے جو آڑے آجاتی ہے۔

زوریز اس کو دونوں ہاتھوں سے پکڑتے ہوئے تم میرے دل و دماغ پر بننے والی پہلی تصویر ہو میں تمہارے ساتھ زندگی گزارنا چاہتا ہوں بلکہ اس خوبصورت چہرے کو دن رات دیکھنا چاہتا ہوں۔میں بکھیر رہا ہوں مجھے بکھیرنے سے بچالو۔

گُل محبت سے زوریز کا ہاتھ پکڑلیتی ہے اگر تم بکھیرے تو میں پہلے بکھر جاؤں گی۔

دونوں محبت سے ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔

ختم شد

http://kitaabghar.com